وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ط
جو مظلوم ہو بعد انتقام لینے انپر کوئی الزام نہیں

آریہ دھرم

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضلدین کے اہتمام
سے چھپکر شایع ہوا۔
۱۸ فروری سنہ ۱۹۰۳
بار دوم۔ قیمت ۳ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کریم و رحیم خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے قرآن مجید جیسی پاک کتاب بھیجکر اور جناب خاتم الانبیاء سید الاولین والآخرین کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرماکر وحشی انسانوں کو پھر نئے سرے سے انسانیت سکھلائی اور کروڑہا دلوں کو ایمان اور عمل صالح سے منور کیا۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے مذہب اور ملت کس چیز کا نام تھا اور کن طریقوں کو اعمال صالحہ سمجھ رکھا تھا تو اسوقت اسلام کی بے انتہا نیکیوں کی قدر معلوم ہوتی ہے اس بات کو کون نہیں جانتا کہ اب تک جن عقاید اور اعمال کے پابند دوسرے مذاہب کے لوگ نظر آتے ہیں وہ سب قابل نفرت کلام اور بیحیائی کے طریقے ہیں وہ لوگ اس حقیقی خدا کو اپنی کتابوں میں نہیں دکھلاتے جس کو قانون قدرت اور صحیفہ فطرت دکھلا رہا ہے بلکہ ایک ایسے نئے اور مصنوعی خدا کو پیش کر رہے ہیں جو کہ انہیں کے خیالات کا بنایا ہوا ہے چنانچہ بعضوں نے تو انسان کو ہی خدا اوتار کہا ہے اور بعض پتھروں کے آگے سر جھکا رہے ہیں اور بعض سرے سے خدا ہی کو نہیں مانتے اور بعض منہ سے خدا کے وجود کا اقرار تو کرتے ہیں لیکن اسکو روحوں اور مادوں کا پیدا کرنیوالا اور ہر یک فیض کا مبدا اور منبع نہیں سمجھتے بلکہ ہر یک جیو کو اپنی قوی کا آپ حافظ اور ہر یک روح کو اپنی طاقتوں کا آپ ہی نگہبان خیال کرتے ہیں حتی کہ ہر یک کیڑے مکوڑے کی جان کو بھی ایسی قدیم اور ازلی اور واجب بالذات سمجھتے ہیں کہ جسکی کسی قوت کو خدا کے ہاتھ کی حاجت نہیں اور اس کامل اور نور الانوار کے سہارے سے غافل ہیں جسکے وجود کے سوا کوئی ہستی حقیقی نہیں۔ افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ وہی تو ہے جو ہر یک فیض کا مبدا اور ہر یک زندگی کا سرچشمہ اور ہر یک قوت کا ستون اور ہر یک وجود کا سہارا اور انہیں معنوں کے رو سے تو اسکو خدا ماننا پڑتا ہے سو اسی کا یہ فضل و احسان ہے کہ دنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پاکر ایک نور بھیجا اور وہ جسکا نام **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** ہے دنیا میں آیا اور خدا کا مقدس کلام **قرآن شریف** اسپر نازل ہوا اور ہمکو علمی اور عملی پاکیزگی کیلئے بھی راہیں دکھلائیں پس اس عالیشان نبی اور اسکی آل و اصحاب پر ہماری طرف سے بیشمار درود اور سلام ہو جسنے کروڑہا لوگوں کو تاریکی سے نکالا اور پلید عقیدوں اور قابل شرم عملوں اور نفرتی رسموں سے رہائی بخشی **اللھم صل علیہ وآلہ وبارک وسلم آمین**۔

اما بعد اس مختصر رسالہ کے لکھنے کا یہ موجب ہے کہ ایک مدّت ہوئی کہ مجھے بعض لوگوں کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتابوں میں اس بات پر بہت ہی زور دیے رہے ہیں کہ آریہ لوگ ضرور رسم نیوگ کو اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں میں وید کی شرائط کے موافق جاری کریں میں نے ان خبروں کو سنکر باور نہ کیا اور خیال کیا کہ یہ دشمنوں کا افترا ہوگا بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ شریف لوگ اپنی پاکدامن عورتوں کو صرف اولاد کی خواہش سے غیر مردوں سے ہمبستر کرا دیں مگر میں چپکے چپکے بعض آریوں سے پوچھتا رہا کہ یہ کیا بات ہے وہ صاف انکار کرتے رہے کہ یہ بیانات غلط ہیں ایسا ہرگز نہیں مگر میں دیکھتا تھا کہ بعض کے چہروں پر انکار کیوقت کچھ شرم اور انفعال کے آثار ہوتے تھے گویا انکو ایک بھاری ندامت کا سامنا درپیش ہے لیکن میرے لئے کافی نہ تھا کہ صرف اسیقدر قرائن سے کوئی رائے ظاہر کرسکوں اتنے میں ۱۸۸۶ء یا ۱۸۸۷ء میں ایک برہموں صاحب کا ایک رسالہ جو نیوگ کے بارہ میں ستیارتھ پرکاش کے حوالہ سے اُنہوں نے لکھا تھا مجھ کو ملا اُس رسالہ میں صاف طور پر تحریر تھا کہ ایک عورت زندہ خاوند والی اولاد کے لالچ سے نیوگ کرسکتی ہے یعنی کسی دوسرے سے مجامعت کرا سکتی ہے جبتک کہ اُس غیر آدمی کا حمل ٹھہر جاوے میں نے اُس رسالہ کو بھی خوب توجہ سے پڑھا مگر سچ تو یہ ہے کہ مجھے اُس رسالہ پر بھی اعتبار نہ آیا اور میں نے یہ خیال کیا کہ غالباً یہ رسالہ پنڈت اگنی ہوتری صاحب کے ہاتھ سے نکلا ہے اور میں سنتا ہوں کہ آریہ صاحبوں اور اُنکے باہم سخت عداوت ہے اسلئے ممکن ہے کہ پنڈت صاحب نے عداوت کے جوش سے اپنی طرف سے کوئی حاشیہ چڑھا دیا ہو لیکن جب میں ستیارتھ پرکاش کے حوالے اُسمیں دیکھتا تھا تو میرا پھر خیال اسطرف جھک جاتا تھا کہ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی ثقہ آدمی جھوٹے حوالوں سے ناحق اپنے تئیں الزام کے نیچے لاوے مگر بہرحال اُسوقت بھی میں قابل تسلی کوئی فیصلہ نہ کرسکا۔ پھر مجھے کلکتہ کے بعض نامی پنڈت صاحبوں کی رائے کی کیفیت بذریعہ ایک اخبار کے معلوم ہوئی جو بڑے جوش سے نیوگ کے مسئلہ کے حامی تھے مگر پھر بھی میں نے دل میں کہا کہ کلکتہ ہم سے بہت دور ہے ممکن ہے کہ کسی اخبار والے نے اسمیں جھوٹ ملا دیا ہو۔ بالآخر یہ دل میں آیا کہ پنڈت دیانند کی کتابوں کو آپ ہی سُنیں اور ساتھ یہ بھی قرین انصاف سمجھا گیا کہ اگر دیانند صاحب نے نیوگ کے بارے میں صرف اپنی ہی رائے لکھی ہو اور وید کا کوئی حوالہ نہ دیا ہو تو آریہ مذہب پر حقیقی طور سے کوئی الزام نہیں آسکتا وید پر تو تبھی الزام آئیگا کہ جب وہ ناپاک تعلیم اُس کتاب میں پائی بھی جاوے جو الہامی مانی جاتی ہے۔ غرض میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دیکر دیانند صاحب کی کتابیں بہم پہونچائیں اور چونکہ سنا گیا تھا کہ پہلی چھاپہ کی ستیارتھ پرکاش کو آریہ صاحب قبول نہیں کرتے اسلئے اس تمام فیصلہ کا

✤ نوٹ ہمارا منشا اس رسالہ کے لکھنے سے صرف دو باتیں ہیں (۱) یہ کہ ایسی کتاب یعنی وید جسمیں ایسی گندی باتیں لکھی ہیں کیونکر خدا تعالیٰ کیطرف سے ہو سکتی ہے (۲) یہ کہ تا اس ملک کے لوگ متنبہ ہو کر ایسی فحش اور فسق و فجور کی رسموں سے پرہیز کریں اور نیز گورنمنٹ بھی جس نے ملک کی جسمانی خیر خواہی کے خیال سے پہلے اس سے ستی اور جل پروا کی رسم کو بند کر دیا ہے وہ اب تہذیب پھیلانے کی نیت سے اس ناپاک رسم کو بھی بند کردے۔ منہ

دوسرے چھاپہ کی ستیارتھ پرکاش پر مدار رکھا گیا چنانچہ وہ کتاب مجلس میں منگوائی گئی اور ایک صاحب ہماری جماعت میں سے صفحہ نمبر ۱۳۱ سے عبارت کو پڑھنے لگے اور پڑھتے پڑھتے اس مقام تک پہونچے

دیانند صاحب کی عبارت معہ ترجمہ	(اُتّر) نہیں نہیں کیونکہ جو استری پرش برہم چرج میں استھتہ رہنا چاہیں تو کوئی بھی اُپدرو نہ ہوگا اور جو کل کی پرمپرا رکھنے کے لئے کسی اپنے سوجاتی کا لڑکا گود میں لیں گے

اُس سے کُل چلیگا اور ویبھی چار نہ ہوگا اور جو برہم چرج نہ کر سکیں تو نیوگ کرکے سنتان اُتپت کرلیں ؀

یعنی بے اولادی کی حالتمیں دوسرا نکاح کرنا ہرگز درست نہیں اور نہ حاجت ہی کیونکہ دو تدبیریں ایسی ہیں جن سے نکاح کی کچھ بھی ضرورت باقی نہیں رہتی ایک تو یہ کہ جس مرد کی بیوی نہ رہی یا جس بیوی کا خاوند نہ رہے وہ رہبانیت اختیار کرلیں یعنے تارک اور تارکہ ہوکر زندگی بسر کریں اور قوم کی ترقی رکھنے کیواسطے کوئی لڑکا اپنی ذات کا متبنّیٰ کرلیں۔ اس لڑکے سے خاندان باقی رہیگا اور زنا بھی نہ ہوگا (یعنی نیوگ کی حاجت نہیں پڑیگی) لیکن اگر٭ رہبانیت اختیار نہ کرسکیں اور جوش شہوت فرد نہ ہوتب نکاح تو کسی طرح کرنا ہی نہیں چاہیئے ہاں نیوگ سے شہوت فرو کریں اور اولاد حاصل کرلیں٭

یہ ہدایت بیوہ اور رنڈوے مرد کیلئے ہے کہ جب عورت مرگئی یا مرد ہی مرگیا تو گویا عیالداری کی صف خدا نے آپ ہی لپیٹ دی اب مجرّد رہو اور خوش رہو ایک مدّت نکاح کرکے بھی دیکھ لیا اور حظ اُٹھا لیا اب سبکدوش ہوکر زندگی بسر کرو اور اگر شہوت نہ در کرے اور رہا نہ جائے تو نکاح کا تو نام مت لو کہ وہ وید کے رو سے حرام ہے ہاں چپکے سے ایک مرد کسی دوسری عورت سے یا ایک عورت کسی دوسرے مرد سے یارانہ جوڑ لیوے اور اگر اُس سے کامیابی نہ ہو تو دوسرا یا تیسرا خواہ دس تک نوبت پہونچے کچھ مضائقہ نہیں کہ اسمیں وید کی آگیا ہے یہی تو وہ کارروائی ہے جسکا وید مقدس میں نام نیوگ ہے اس کے آگے نکاح اور تعدد ازواج کیا چیز ہے یہ بہت عمدہ طریق ہے۔ بیوی خاوند کے مرنیکے بعد یا خاوند بیوی کے

٭ حاشیہ پنڈت صاحب کا یہ مقولہ کہ اور ویبھی چار بھی نہ ہوگا یعنے تارک رہنے اور لڑکا گود لینے سے مفت میں لڑکا ہاتھ آجائیگا اور زنا تک نوبت نہ پہونچیگی اس مقولہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب اپنے دلمیں بیوہ کے نیوگ کو بھی زنا سمجھتے ہیں ورنہ اگر اُنکے نزدیک نیوگ زنا نہیں تو نیوگ نہ کرنیکی حالتمیں اس قید کی کیا ضرورت تھی معلوم ہوتا ہے کہ کانشنس کے جوش نے یہ کلمہ اُن کے منہ سے نکلوایا ہے جو اُن کے دوسرے بیانات کے مخالف ہے۔ منہ

نوٹ - اگر نیوگ سے شہوت رانی منظور نہیں تھی تو کیوں متبنّیٰ بنانے پر کفایت نہیں کی گئی۔ منہ

٭ اِس تقریر سے معلوم ہوا کہ نیوگ صرف شہوت رانی کی غرض سے ہو سکتا ہے مگر اتنی شہوت رانی کریں کہ اسکی ضمن میں اولاد بھی ہوجائے۔ منہ

और जो ब्रह्मचर्य न रख सकें तो नियोग करके सन्तानोत्पत्ति करलें ।।

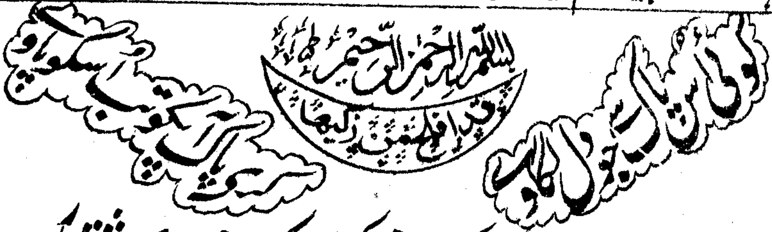
مرنیکے پیچھے بظاہر جوگی یا جوگن ہی بنی رہی اور شہوت رانی کا کام ایسا عمدہ چلتا گیا کہ نکاح والوں کو بھی پیچھے ڈالدیا کیونکہ ایسی عورت جو نکاح کی پابند ہو وہ صرف ایک خاوند کی قید میں رہیگی مگر نیوگ میں تو یہ لطف ہی کہ ہر ایک نئی رات میں نیا آشنا اُسکو ملسکتا ہی اور پہر اولاد کی بھی کمی نہیں اور ساتھہ اُسکی بیقیدی اور آزادی

جب میری مجلس میں یہ مقام ستیارتھہ پرکاش کا پڑہا گیا تو بعض دوست بے اختیار بول اُٹھے کہ دیکھو یہ صاف زنا ہی کیونکہ جس حالت میں نکاح نہیں اور بچہ گود لینا اسی لئے موقوف رکھا گیا کہ شہوت رانی مقصود بالذات ہی اور وہ شہوت نکاح کے ذریعہ سے پوری نہیں ہوگی تو پہر اگر یہ زنا نہیں تو اور کیا ہے۔ بعض نے یہ بھی کہا کہ اس طریق نیوگ میں اس ہدایت کی رو سے بیوہ یہ بھی اختیار رکھتی ہے کہ اگر بیوہ صبح کو کسی غیر مرد سے ہمبستر ہو کر اُسکی منی قبول نہ کرے اور نا قابل اولاد پاوے تو دوپہر کو کسی اور سے جدا تاکی ساتھہ سووے اور اگر دوپہر والا بھی اس نقص سے خالی نہ ہو اور اُسکی تسلی نہ کر سکا ہو جس سے اولاد کی امید ہو سکتی ہے تو شام کو کسی اور سے ہمبستر ہو جاوے اور اگر شام والا بھی ناتمام نکلے تو رات کو اسی آزمائش کیلئے کسی اور جوان کے آگے پڑے پس جو عورت ایک ہی دن میں چار غیر آدمی سے سوائے طریق جائز نکاح ہم بستر ہو اگر وہ زانیہ نہیں تو پہر دنیا میں زنا کوئی چیز نہیں دیکھو اور خوب غور کرو کہ جس حالت میں مرد اور عورت دونوں کو اقرار ہی کہ انمیں نکاح کا بالکل تعلق نہیں تو پہر ہر ایک سمجھہ سکتا ہی کہ ایسی مقاربت کا کیا نام رکھنا چاہیئے اور اسمیں اور بیسوا کے پیشہ میں کیا فرق ہی عدم نکاح کی صورتکو خوب یاد رکھو

لیکن مینے اس مقام پر بھی اپنے دوستوں سے اتفاق رائے نہ کیا اور دلمیں یہ خیال گذرا کہ اگرچہ واقعی اس طور میں زنا کی صورت تو ثابت ہی لیکن ممکن ہی کہ پنڈت دیانند کو اس مسئلہ کے بیان کرنیمیں کچھہ غلطی ہو گئی ہو اور شاید دراصل وید میں یہ لکہا ہو کہ بیوہ اپنی حسب مرضی کسی سے نکاح کرلے مگر میرے دوستوں نے جب کہول کہول کر اس مقام کی عبارتیں پڑہیں اور خوب غور کیگئی تو یہ تو یقین ہو گیا کہ دوسرا نکاح تو ہندو مذہب میں قطعًا حرام ہی اور پہر جب نکاح نہیں تو یہ نیوگ دوسرے لفظوں میں حرامکاری کا نام ہی مگر تاہم میری طبیعت نے نچاہا کہ صرف بیوہ کے نیوگ پر اپنے اعتراض کی بنا کروں اسلئے مینے کہا کہ آگے پڑہو یہاں تک کہ وہ مقام آگیا جسمیں آریہ صاحبوں کا وید ایک زندہ خصم والی عورت کو بھی ہدایت کرتا ہی کہ وہ اولاد نہ ہونیکی حالت میں کسی غیر سے ہمبستر ہو۔ اس مقام کو پڑہکر ہر ایک غیر تمند نے پانچوں انگلیاں منہہ میں ڈال لیں اور سب تو بہ توبہ کر اُٹھے کہ دنیا میں ایسی تعلیمیں بھی ہیں کہ بجائے تہذیب اور پاکیزگی سکھلانے کے اپنے پیرؤں کو پہلی حالت سے بھی نیچے گراتی اور انکی نیک چلنی کا ستیاناس کرتی ہیں میرے دل پر اسوقت بہت ہی صدمہ گذرا اور قریب تہا کہ میں آہ مار کر روتا اس خیال سے کہ جن لوگوں کی کتاب کی ایسی تعلیم ہے

وہ بھی اسلام کی پاک تعلیم پر اعتراض کرتے اور اس زناکاری کی حالت پر راضی ہوکر تعدد ازدواج کے اُس مسئلہ پر شور مچاتے ہیں جو نکاح کی پابندی سے دراصل انہیں ضرورتوں کی بنا پر ہے جن ضرورتوں نے ان قوموں کی حرامکاری تک نوبت پہونچائی پاک طریق پر اعتراض اور ٹھٹھا۔ اور ناپاکی اور دیوثی پر راضی ہونا اور جھوٹے طور پر دوسرے کے نطفہ کو اپنا نطفہ قرار دینا کہ میری ہی اولاد ہے کس قدر سچائی اور حیا اور شرم اور غیرت کا خون کرنا ہے مگر میں اس افسوس کو اندر ہی اندر کھا گیا اور چاہا کہ قادیان کے آریوں کو بوجہ حق ہمسائیگی کچھ نصیحت کروں اس لئے میں نے ایک مجلس مقرر کرکے اُنمیں سے چار آریوں کو بلایا اور اُنکے سامنے ستیارتھ پرکاش کا مقام خاص پیش کرکے نیوگ کی حقیقت پوچھی گئی سو پہلے تو بعض نے کتاب پر ہی اعتراض کیا کہ یہ پہلی چھاپے کی ستیارتھ پرکاش ہے جو غلط ہے اور جب بتلایا گیا اور دکھلایا گیا کہ صاحب یہ وہی دوسرا چھاپا ہے تو پھر اُنہوں نے اپنے دلوں میں گمان کیا کہ مسلمانوں میں سے اسکو کون پڑھ سکتا ہے کیونکہ ناگری ہے اسلئے بعض نے چالاکی سے جواب دیا کہ صرف نیوگ بیوہ کے بارہ میں ہے اور اسکی بھی اصل صورت کو بدل ڈالا تا وہ کارروائی زنا کی ہمشکل ثابت نہ ہو مگر افسوس کہ جب وہ گندی عبارتیں خاوند والی عورتوں کے متعلق کی انکو پڑھکر سنائی گئیں تو کچھ بھی شرم انمیں پیدا نہ ہوئی بلکہ بعض نے کہا کہ ہم نیوگ کی اس قسم پر بھی راضی ہیں سو ہم انکی ان بیحیائی کی باتوں کو سنکر چپ ہی رہ گئے اور آخر ایک عام ہمدردی نے جوش مارا لہذا ہمیں اُس للّٰہی جوش نے اس بات پر آمادہ کیا کہ اس بارہ میں ایک اشتہار شائع کریں تا شاید کسی طالب حق کو فایدہ پہونچے چنانچہ ہم نے ۲۶ جولائی ۱۸۹۵ء کو ایک اشتہار نیوگ کے متعلق محض ہمدردی بنی نوع کی غرض سے شائع کردیا۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہماری نیت اُس اشتہار کے جاری کرنے سے بجز اسکے اور کچھ نہ تھی کہ کسی طرح ہمارے ہمسایہ آریہ لوگ اس بیحیائی کے کام سے رک جائیں اور اپنی بیویوں کو اس دُشٹ کرم سے ناپاک کریں بلکہ غیرت اور خداترسی کو کام میں لاکر ایسی تعلیم سے دست بردار ہوجائیں جو شرم اور غیرت اور عزت کو برباد کرتی ہو کیونکہ ایک غیرتمند انسان کیلئے اس سے زیادہ کیا رسوائی ہے کہ اُسکی پیاری بیوی اور خاندان کی رانی اُسکے جیتے جی اُسی کی عورت کہلاکر اور اسی کے نکاح میں ہوکر کسی دوسرے سے ہمبستر ہو اگر آدمی کا تو ڈوب کر مرنا بہتر ہے کہ اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسکے دیکھتے دیکھتے غیر آدمی اُسکی عورت سے منہہ کالا کرے اور وہ چپ رہے ان وجوہات سے ہمیں امید تھی کہ جیسا کہ ہمنے کمال ہمدردی اور خیر خواہی کے روسے اشتہار کو لکھا تھا ایسا ہی آریہ صاحبان بھی ہمارے اشتہار کو غور اور انصاف سے دیکھیں گے

اور کوشش کرینگے کہ اس بلا سے نجات پاویں اور اگر کوئی بات انکو سمجھ نہ آئیگی تو ہم سے دریافت کر لیں گے یا اگر انکی زعم میں ہمنے خلاف واقعہ لکھا ہی تو پنڈت دیانند کے بھومکا اور وید کے حوالہ سے وہ غلطی ہماری ہمیں دکھائیں گے اور ہمیں ملزم کرینگے اور اپنی صحیح تحقیقات معہ وید کے منتر اور پنڈت دیانند کے بھاش کے



آریہ صاحبوں کے ملاحظہ کیلئے ایک ضروری اشتہار

چونکہ اسوقت کتاب منن الرحمان ✣ میری طرف سے مطبع ضیاء الاسلام قادیاں میں چھپ رہی ہے اور اس کتاب میں ایک تقریب پر آریہ صاحبوں اور عام ہندوؤں کے مسئلہ نیوگ کا بھی ذکر کرنا پڑیگا اس لئے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس اشتہار کے ذریعہ سے بعض واقفکار آریہ صاحبوں سے بحث کر لوں اور پھر اس مسئلہ کو اپنی کتاب میں لکھوں یا اگر وہ مجھے اسکی معقولیت سمجھادیں تو لکھنے سے دستکش رہوں کیونکہ میری نظر میں نیوگ کا عقیدہ ایک ایسا قابل شرم عقیدہ ہی کہ اسکی بیان میں کو کیسا ہی تہذیب سے کام لیا جائے پھر بھی بوجہ خبث نفس مضمون کے ناگفتنی باتیں لکھنی پڑتی ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی صاحب بیجہ سے کوئی بات زبان پر لاویں بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ اگر کسی کا کچھ عذر ہو تو اب پیش کرلے میں بخوشی اس کے عذر کو سنونگا اور اگر قبول کے قابل ہو تو قبول کر لونگا کیونکہ اسجگہ نفسانیت منظور نہیں صرف اظہار حق منظور ہی اب ضروری استفسار ذیل میں لکھتا ہوں

استفسار

اے آریہ صاحبان آپ لوگ اس سے بیخبر نہیں کہ پنڈت دیانند صاحب نے وید کی شرتیوں کے حوالہ سے نیوگ کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے ایک یہی قسم لکھی ہے کہ اگر مرد اس مردی کی قوت سے ناقابل ہو جس سے اولاد پیدا ہو سکے تو وہ اپنی

✣ حاشیہ جسمیں پانچہزار روپیہ کا اشتہار ہے ‌— یہ کتاب دنیا کی زبانوں کی تنقیح اور تحقیق کیلئے میں نے تالیف کی ہی اس کتاب کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ صرف عربی زبان ہی ایسی زبان ہی کہ جو خدا ی قادر مطلق کی وحی اور الہام سے ابتداء زمانہ میں انسان کو ملی اور وہی ام الالسنہ یعنے تمام زبانوں کی ماں ہے اور نہ صرف اسی قدر کہ تمام زبانیں اسی میں سے نکلی ہیں بلکہ میں نے اس کتاب میں یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہی ایک زبان ہی جو پاک اور کامل اور علوم عالیہ کا ذخیرہ اپنی مفردات میں رکھتی ہے اور دوسری زبانیں ایک کثافت اور تاریکی کے گڑھے میں پڑی ہوئی ہیں اس لئے وہ اس قابل ہرگز ہو نہیں سکتیں کہ خدا تعالی کا

سلہ شاید آریہ کہیں گے کہ یہ زنا نہیں مگر جسحالت میں خاوند موجود ہے اور بیٹا بھی اسی کا بیٹا کہلائیگا اور عورت بھی اسی کی عورت رہیگی اور طلاق دی نہیں گئی تو پھر یہ زنا نہیں تو اور کیا ہی اور منو لکھتا ہی کہ نیوگ کے دنوں میں بھی خاوند کو صحبت کریگا

لکھکر شائع کردینگے مگر افسوس کہ یہ امید خلاف واقعہ نکلی اور اُنہوں نے کیا تو یہ کیا کہ صرف ایک گول مول اور گم اشتہار جسپر کوئی تاریخ نہیں محض یاوہ گوئی کیطور پر شائع کردیا۔ یہ اشتہار اُنکا مطبع دہرم پرچارک جالندہر میں چھپا ہی اور ہمنے بار بار اسکو پڑہا کہ کیا اسمیں ہماری سوال کا کوئی جواب بھی لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ ہمارے قول کے رد میں ایک ذرہ بھی تحریر نہیں کیا۔ ہاں بدزبانی بہت کی ہی اور ہمارا نام قیدی

بقیہ حاشیہ

بیوی کو اجازت دیوی تا کسی دوسرے سے اولاد حاصل کرے تب وہ شخص جسکو اجازت دیگئی ہی اُسی گہر میں جہاں اُس عورت کا خاوند رہتا ہی اسکی بیوی سے ہمبستر ہوگا اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ کئی سال تک اور جبتک کہ دس بچے پیدا ہو جائیں وہ اس سے ہمبستری کر سکتا ہی مگر ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ عورت اپنے خاوند کی خدمت اور سیوا میں بھی لگی رہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اُسی گہر میں اس دیوث خاوند کا رہنا بھی ضروری ہی جسکی عورت سے دن رات ایک اجنبی اسکی آنکھوں کے سامنے بدکاری کر رہا ہے اور ایسے زانی کا نام جو پرائی عورت سے بدکاری کرے وید کی رو سے **بیرج داتا** ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بیرج داتا اُسی عورت سے اپنے لئے بھی اولاد لے سکتا ہی اور یہ بھی درج ہی کہ اگر کسی عورت کے لڑکیاں ہی پیدا ہوں تو اُسکا بھی فرض ہے کہ اپنے پتی کی اجازت سے نیوگ کرا دے اور کسی بیرج داتا کو اپنے گہر میں بلا دے اور وہ اُسکی آنکھوں کے سامنے یعنے اسی گہر میں اس عورت سے صحبت کرے اور ایک دراز مدت تک کرتا رہے اب آپ لوگ معاف فرماویں کہ ہمنے آپکے ویدکی تعلیم کا یہ حصہ اس غرض سے نہیں لکھا کہ آپکے دلوں کو دکہا دیں بلکہ صرف اس استفسار کی غرض سے تحریر کیا ہی کہ کیا آپ لوگ ایسی شرتیوں کو بھی **ایشر بانی** سمجھتے ہیں اور کیا آپ لوگوں میں سے کسی کی انسانی حمیت اور غیرت ایسا نکو قبول کرتی ہے کہ اُسکے جیتے جی نیوگ کے بہانہ سے اُسکا چہوٹا بہائی

بقیہ حاشیہ در حاشیہ

کامل اور محیط کلام اُنمیں نازل ہو کیونکہ اُن زبانوں کی کم مائیگی اور کجی اور ناقص بیانی معارف الہیہ کی فوق الطاقت بوجہ کو اُٹھا نہیں سکتی۔ غرض اس کتاب میں بڑی صفائی سے اور بڑی روشن اور بدیہی دلائل سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالی کا پاک اور کامل اور روشن اور پُر اسرار اور پُر حکمت کلام جو دائمی ہدایت لیکر دنیا میں آیا ہو وہ صرف اسی زبان میں آسکتا ہی جو اُن معارف اور حقایق کو بیان کرنے کے لئے اپنے اندر کامل وسعت رکہتی ہو سو اس فیصلہ کے مطابق صرف قرآن شریف ہی اللہ تعالی کی وہ کامل کتاب ٹہرتی ہی جو حقیقی اور کامل اور ابدی تعلیم لیکر دنیا میں آئی اور دوسری کتابیں جو آسمانی کہلاتی ہیں اگر مان بہی لیں کہ کوئی اُنمیں سے خدا تعالی کیطرف سے تہی تو وہ ایک قانون مختص القوم کیطرح صرف چند روزہ مصلحت کے لئے آئی ہونگی لہذا جیساکہ وہ خود ناقص تہیں ایسا ہی ناقص بولی میں اُتریں مگر کامل کتاب کیلئے کامل بولی میں اُترنا ضروری تہا کیونکہ کامل اور ناقص کا پیوند درست بیٹھ نہیں سکتا لہذا قرآن شریف عربی

متعصب اور خبیث الباطن رکہا ہے اس کا ہمیں رنج نہیں کیونکہ جب چور محاصرہ میں آتا ہے تو حتی الوسع ناجائز حملہ کرتا ہے اسی طرح جب اُنکی کچہہ بہی پیش نہ گئی تو چند گالیاں ہی دیدیں تا قوم کو خوش کردیں لیکن یہ شریفوں کا کام نہیں کہ جہوٹے تو آپ ہوں اور سچے کو گالیاں

بقیہ حاشیہ: یا برادری میں سے کوئی مُسٹنڈا اسکی پیاری بیوی پر صحبت کی غرض سے حملہ کرے بلکہ باجازت ویدیہ کام بھی کر ڈالے یا کوئی برہمن اسکی عورت کے ساتہہ ایسی حرکت کا مرتکب ہے اور وہ باوجود قوت اور شہوت اور طاقت اور روبرو موجود ہونیکے الگ ہو بیٹھے اور کچہہ چوں نہ کرے بلکہ پاس کی کوٹہری میں خاموش بیٹہا رہے اور اپنی آنکہوں سے دیکھے کہ ایک اجنبی اُسکی ہر دل کی منکوحہ اور برات کی بیاہتا سے جو نام و ننگ کے خاندان سے آئی تہی ہمخواب اور بغلگیر ہے اور صرف بوس و کنار پر بس نہیں کیا بلکہ حرکت زنا سے اس کمبخت خاوند کی ساری پت اور عزت کو خاک میں ملا دیا اور پہر بہی ذرا غیرت اُسکی جوش نہ مارے۔

اے آریہ صاحبان میں اسوقت تمہارے ہی پرمیشر کی تمہیں قسم دیتا ہوں اور تمہارے ہی کانشنس کی شہادت تم سے چاہتا ہوں کہ کیا تمہاری مردانہ غیرت اور شریفانہ حمیت اس بات پر برداشت کر سکتی ہے کہ یہ بیشرمی کا کام تمہارے گہر میں اور تمہاری نظر کے سامنے ہو اور تم چپکے اُسکو دیکہتے رہو اور ایسی تعلیموں سے بیزار نہ ہو جنہوں نے یہ دن تمہیں دکہلائے اور لعنت کا طبق تمہارے گلے میں ڈالا۔ میں اس بات کو خوب جانتا ہوں کہ کسقدر ایک شریف انسان کو قدرتی اور طبعی طور پر اپنی عورت کے لئے حمیت اور غیرت ہوتی ہے یہانتک کہ

بقیہ حاشیہ در حاشیہ: زبان میں اترا جو اپنے ہر یک پہلو کے رو سے کامل ہے۔ غرض منن الرحمٰن کو ہم نے اس مدعا سے تالیف کیا ہے کہ ناکامل بولی کے ذریعہ **کامل کتاب** کا ثبوت دیں اسیوجہ سے ہمنے اس کتاب کے ساتہہ پانچہزار روپیہ کا اشتہار بہی دیا ہے جو شخص چاہے ہم سے پہلے روپیہ جمع کرالے اگر وہ ثابت کر دیوے کہ وہ دلایل جو اس طرف سے عربی زبان کے **ام الالسنہ** اور وحی اللہ ہونیکے بارہ میں پیش کئے گئے ہیں ایسی دلایل یا اُن سے بہتر کسی اور زبان کے بارہ میں پیش ہو سکتے ہیں تو وہ پانچہزار روپیہ جو جمع کرایا جائیگا اُسکا حق ہوگا یہ اشتہار محض کہنے کی بات نہیں بلکہ ہماری طرف سے یہ ایمانی اقرار ہے کہ ہر یک ایسا شخص جو مقابلہ کرنے کے لئے علمی لیاقت رکہتا ہو یعنی اگر وہ انگریزی کا حامی ہے تو انگریزی دان ہو اور اگر سنسکرت کا حامی ہے تو سنسکرت دان ہو اُسکی درخواست آنیکے وقت نقد پانچہزار روپیہ ایسی جگہ جمع کرا دیا جائیگا جو اُسکی مرضی کے مطابق اور قرین انصاف ہو غرض یہ اُسکا حق ہوگا کہ ہر طرح سے پوری تسلی کر لے ہاں اسپر یہ لازم ہوگا کہ ہمارا تحریری اقرار نامہ لیکر اپنی طرف سے بہی یہ اقرار نامہ لکہدے کہ اگر وہ ایک مدت مقررہ تک جسکا تصفیہ بعد میں ہو جائیگا مقابلہ

دیں یہ ہرگز نیک ذاتوں کا کام نہیں اور پہر تعجب کہ ہمیں غلط بیانی کا الزام تو لگایا مگر اپنی اشتہار میں کچھہ بیان نکیا کہ وہ غلط بیانی کیا ہی اور کس شرتی کو ہمنے خلاف واقعہ لکہا اور کس عبارت کو ہمنے محرف کیا اور کیا بڑہا دیا اور کیا گہٹا دیا بلکہ بالآخر اسی اشتہار میں اقرار کر دیا کہ نیوگ سچ ہے † اور ہمارا نیوگ ہوجاتا ہی اب اگرچہ یہ اقرار کافی تہا اور کچھہ ضرورت نہی کہ ہم اس رسالہ کو لکہتے مگر چونکہ وہ اشتہار چوردل اور خیانت پیشہ لوگوں کیطرح لکہا گیا ہے اور صاحب اشتہار اس عاجز کو غلط بیانی کا الزام بھی دیتے

بقیہ حاشیہ

اسقدر بھی روا نہیں رکہتا کہ اُسکی گھر سے اُسکی بیوی کی اونچی آواز اُٹہی اور اجنبی لوگ اُسکو سُنیں یہی وجہ ہے کہ کبھی ایک غیرتمند انسان تہوڑی ظن کے ساتھہ اپنی عورت کو قتل ہی کر دیتا ہی اور زنا کی حالتمیں تو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کتوں کیطرح پہینکدیتا ہی اور اپنے لئے ایک بے شرمی کی زندگی سے مرنا قبول کر لیتا ہی پہر میں نہیں سمجھہ سکتا کہ آپ لوگونکا وید یہ کیسی ہدایت لایا جو انسانی فطرت کی طبعی شرم اور حیا اور حمیت کی برخلاف ہی۔ کیا کوئی شریف الفطرت اسبات پر راضی ہو سکتا ہی کہ اولاد کی خواہش سے یا لڑکیوں کی کثرت کی بعد لڑکا پیدا ہونیکی تمنا سے ایک اجنبی کو اپنی گھر میں آپ بلاوے اور اپنی عورتکو اُس سی ہمبستر کرادی اور آپ الگ بیٹھا جوش شہوت کی حرکات دیکہتا رہی کیا اب ہی آپ لوگ اس تعلیم کو خدا کی تعلیم کہینگے؟ اے میری پیارے ہموطنو! اُس خدا سے ڈرو جو ہرگز ناپاکی کی راہوں کو پسند نہیں کرتا وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اسکے بندوں میں زنا پھیلے اور حرامی اولاد پیدا ہو ایسی بیٹے کی خواہش پر ہی ہزار لعنت ہی جسکی والدہ اپنا عزیز خاوند چہوڑکر دوسری کے آگے پڑتی ہے اور تُف اس اولاد پر جو حرامکاری کے ذریعہ سی حاصل کیجاتی ہے۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ

پر کچھہ نہ لکہی یا ایسا لکہے جو منصفوں کی نظر میں ہیچ ہو تو اس مدت تک وہ تجارت کے کام کا روپیہ جو اسکی انتظار پر بند رہیگا اسکا مناسب ہرجانہ اُسکو دینا ہوگا اور یہ روپیہ منصفونکی ڈگری دینے سے اُس شخص کو ملجائیگا جو اپنی زبان کو فضائل خاصہ غالبہ کی رو سے ام الالسنہ ثابت کری اور اسکا اختیار رہوگا کہ باضابطہ رسید کے ذریعہ سی وہ تمام روپیہ منصفوں کے پاس ہی جمع کرا دیوی اور ہم اسبات کو بدل قبول کرتے ہیں کہ اس فیصلہ کیلئے مسلمانوں میں سے کوئی منصف نہ ہو بلکہ اگر مثلاً یہ نزاع آریہ صاحبوں کیطرف سے ہو تو ہمیں منظور ہی کہ منصف دو شریف اور فاضل آریہ اور دو معزز اور لایق عیسائی انگریز ہوں اور کثرت رائے پر فیصلہ ہو مگر اس شرط سی کہ وہ کثرت رائے حلف کیساتھہ موکد ہو اور اگر یہ نزاع بعض پادری صاحبوں کیطرف سے ہو تو ایسا نہیں ہی اختیار ہی کہ اپنی منصف دو عیسائی اور دو اور شخص جو رائے ظاہر کرنیکی قابل ہوں مقرر کرلیں۔ ہمیں یہ تقرری بہر حال منظور ہوگی کچھہ ہی عذر نہیں ہوگا۔ منہ

† نوٹ (مُردوں سی نیوگ) ناظرین آپ لوگ اس سے تو واقف ہو گئے کہ ہندو عورتیں شہوات فرو کرنیکے لئے زندہ آشناؤں سے نیوگ کراتی ہیں مگر ڈاکٹر بریئیر نے اپنا جشمدید ماجرا اپنی کتاب کے صفحہ ١٦٢ میں لکہا ہی کہ مُردوں سے نیوگ کرنیکی رسم ہی جدید نہیں بلکہ قدیم سے اور پورانی چلی آتی ہی آپ لوگ تعجب کرینگے کہ مُردوں سے نیوگ کیونکر ہو سکتا ہی مگر اصل بہید کے کہلنے سے کچھہ ہی تعجب باقی نہیں رہیگا اب اصل عبارت ہم ذیل میں لکہتے ہیں اور وہ یہ ہے :- برہمنوں کا دغا اور فریب یہانتک

ہیں اور پھر زبان دبا کر نیوگ کا اقرار بھی کئے جاتی ہیں اسلئے ہمنے مناسب سمجھا کہ دروغ گو کو اسکے گھر تک پہونچاویں
کیونکہ بدکاروں اور خیانت پیشوں کی سزا واجبی یہی ہے کہ انکی خیانت کے طریقوں کو پوشیدہ نہ رکھا جائے
اور سَت اور اَسَت کو نکھیڑا جاوے اسی غرض سے ہمنے اس رسالہ کو لکھا ہے تا غلط بیانی کے بیجا الزام
کا فیصلہ ہو جاوے کیونکہ یہ تین بدزبانیاں جو میری نسبت کی گئیں اور کہا گیا کہ یہ شخص غلط بیان اور قدیمی متعصب
اور خبیث النفس ہے یہ ایسا خیانت سے بھرا ہوا بہتان ہے کہ کوئی صادق آدمی اسپر صبر نہیں کر سکتا اور نیز
اسپر خاموش رہنے سے خلق اللہ کو ضرر پہونچتا ہے اور پبلک کو دہوکا لگتا ہے غلط بیانی اور بہتان طرازی راست
بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے کہ جو نہ خدا سے ڈریں اور نہ خلقت کے
لعن وطعن کی پروا رکھیں اور چونکہ ناحق ان لوگوں نے گالیاں دیکر اور بیوجہ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا الزام لگا کر ہمارا دل دکھایا ہے اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ اب ان باتوں کا ایک
جوڈیشل تحقیقات کیطرح فیصلہ ہو جاوے کہ درحقیقت کون غلط بیان اور قدیمی متعصب اور خبیث النفس ہے
ہمارا در کسی باتو ناگفتہ کار - ولیکن چو گفتی دلیلش بیار * اس لئے ہم اس رسالہ کے ساتھ

(بقیہ حاشیہ)

غرض چہ قدر اب کہاں ہے تمہاری شرافت کہاں ہے تمہاری انسانی حمیت کہاں ہے تمہارا کانشنس -
غیر کا نطفہ تمہارا بیٹا ہرگز نہیں ہوگا اور ناحق بیحیائی سے اپنی عورتوں کی پاکدامنی کو گندگی میں ڈال دوگے
دنیا میں کوئی بھی تم سے زیادہ بیشرم اور فاسق قوم ہوگی وہ بھی اپنی بیوی سے حرامکاری نہیں کراتے مگر تمپر افسوس کہ
جائز رکھتے ہو کہ تمہاری بیوی بھی تمہارے بیٹے کے سوا کسی اور کے پاس جاوے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس
زندگی سے مرنا بہتر ہے ہمنے اسی تفتیش کے لئے قادیان میں ایک جلسہ قرار دیکر آریہ صاحبوں سے اس حقیقت کو
دریافت کرانا چاہا چنانچہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۵ء کو ایک مسجد میں یہ جلسہ منعقد ہوا اور چار آریہ صاحبان شامل
جلسہ ہوئے اور جب اُنسے دریافت کیا گیا تو بعض نے کہا کہ ہمیں خبر نہیں ہمنے ستیارتھ پرکاش کا یہ مقام نہیں پڑہا
اور بعض نے بڑے استقلال سے بیان کیا کہ آریہ دہرم کا صرف یہ عقیدہ ہے کہ بیوہ نیوگ کے ذریعہ سے اولاد لے
سکتی ہے - میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اصل واقعہ کو کیوں چھپایا - شاید خیال کیا کہ انسانی شرم نے انکو اجازت نہیں دی
اور جب پھر بعض صاحبوں نے انکو وہ مقام پڑھکر سنایا تو پھر دوسرا عذر یہ پیش ہوا کہ یہ طریق اس حالت میں ہے
کہ جب خاوند ہرگز عورت کے پاس جا نہ سکے - پھر جب کھول کر بتایا گیا کہ ستیارتھ پرکاش میں یہ صاف لکھا ہے کہ
ایسا مرد جو ناقابل اولاد ہو پس اسمیں وہ نامرد بھی داخل ہیں جو صحبت کرنے پر تو پوری قادر ہیں مگر منی
قابل اولاد نہیں مثلاً منی میں کیڑے نہیں یا پتلی ہے یہ نہیں لکھا کہ ایسا ہو کہ ہرگز صحبت نہ کر سکتا ہو بلکہ

ایک ہزار روپیہ کا اشتہار ہی دیتے ہیں کہ اگر یہ بات خلاف نکلی کہ پنڈت دیانند نے وید کے حوالہ سے نہ صرف بیوہ کا غیر سے بغیر نکاح کے ہمبستر ہونا ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے بلکہ عمدہ عمدہ وید کی شرتیاں کا حوالہ دیکر اس قسم کے نیوگ کو بھی ثابت کر دیا ہے کہ خاوند والی عورت اولاد کے لیے غیر سے نطفہ لیوے اور غیر اس سے اُس مدت تک بخوشی ہم بستر ہوتا رہے جبتک کہ چند لڑکے پیدا نہ ہولیں تو ہم اس بیان کے خلاف واقعہ نکلنے کی صورت میں نقد سو روپیہ اشتہار جاری کرنیوالوں کو دینگے اور اُس وقت وہ گالیاں جو اشتہار میں لکھی ہیں ہمارے حق میں راست آئیں گی۔ اگر روپیہ ملنے میں شک ہو تو ان چاروں صاحبوں میں سے جو شخص چاہے باضابطہ رسید دینے کے بعد وہ روپیہ اپنے پاس جمع کرا لے اور ہر طرح سے تسلی کرلیں اور ہمیں یہ ثبوت دیں کہ خاوند والی عورت کا نیوگ جائز نہیں اور اگر اس رسالہ کی شائع ہونے سے ایکماہ کے عرصہ میں جواب نہ دیں تو انکی ہٹ دھرمی ثابت ہوگی اور ثابت ہوگا کہ درحقیقت وہ لوگ آپ ہی خبیث النفس اور قدیمی متعصب اور غلط بیان ہیں جو کسی طرح ناپاکی کے راہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔

اے منصفو تم خود سوچو کہ اس سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں اور اس سے بڑھکر ہمارے صدق کی اور کونسی علامت ہوگی کہ ہم اپنی سچائی کے ثابت کرنے کے لئے نقد سو روپیہ انکو دیتے ہیں اور انکی پاس جمع کراتے ہیں اب ثابت ہو جائیگا کہ خبیث النفس اور متعصب اور سچ سے منہ پھیرنیوالا کون ہے یہی تحریر ہماری بجائے اشتہار کے ہے۔

اب اول ہم وید بھوم مکا سے وہ مقام ناظرین کو دکھلاتے ہیں جسکی طرف ان آریوں نے پناہ لینا چاہا ہے تا ہریک منصف کو معلوم ہو کہ حق پوشی کی غرض سے کہاں کہاں یہ لوگ بھاگتے پھرتے ہیں اور آخر وہی بات نکلتی ہے جسکو چھپانا چاہتے ہیں

بقیہ حاشیہ

یہاں تک لکھا ہے کہ اگر مرد قابل اولاد ہو مگر لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تب ہی نیوگ ہوگا تو یہ جواب سنکر وہ لوگ خاموش ہو گئے اور انہیں سے ایک پنڈت جی بولے کہ بیشک ایسی حالتوں میں ہی نیوگ کرانا کچھ مضائقہ نہیں اور ہم ایسے نیوگ پر راضی ہیں۔ غرض اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ عام ہدایت وید کی یہی ہے کہ آریہ لوگ ضرورتوں کے وقت اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں سے نیوگ کرایا کریں مگر ظاہر ہے کہ انسانی کانشنس اسکو قبول نہیں کرتا اور انسان کی فطرتی حمیت اور غیرت ہزار بیزاری سے اس کام پر لعنت بھیجتی ہے اور انسان تو انسان ایک مرغ بھی اپنی مرغیوں کے لئے غیرت رکھتا ہے اب حاصل کلام یہ ہے کہ اگر اس بارہ میں کوئی اور آریہ صاحب بھی بحث کرنا چاہتے ہوں تو ہم اپنے خرچ سے انکو انکی درخواست پر قادیاں میں بلا سکتے ہیں اور ۱۵۔ اگست ۱۸۹۵ء تک مہلت ہے ✦

۳۱ر جولائی ۱۸۹۵ء از قادیان ضلع گورداسپور

راقم
میرزا غلام احمد

وید بہاش بہومکا کی عبارت جو آریوں نے اپنے مطلب کے لئے ناتمام لکھی ہے صفحہ ۲۱۱

نیوگ کرنے میں ایسا نیم ہے کہ جس استری کا پُرش - وا کسی پُرش کی استری مر جاسے - انہوا اُن

ترجمہ نیوگ کا قاعدہ یہ ہے کہ جس عورت کا خاوند یا خاوند کی عورت مر جائے یا عورت مرد کو

میں کسی پرکار کا استہر روگ ہو جائے وا نپُنسک بند بیا دوش پر جائے - وا انکی یوا دستہا ہو -

کسی قسم کا مرض لاحق ہو جائے (یعنی مثلاً منی پتلی پڑ جائے یا منی میں کیڑے نہ ہوں) یا ہیجڑا ہو جائے یا خصی پن پیدا ہو جائے اور مرد عورت جوان

تہاں سنتان اوت پتی کی اچھیا ہو تو اُس اوستھا میں اُن کا نیوگ ہونا اُدتش چاہیے

ہوں اور اولاد پیدا ہونیکی خواہش ہو - تو اس صورت میں ان کا نیوگ ہونا واجب ہے -

اِسکا نیم آگے لکھتے ہیں - صفحہ ۲۱۴ - (ایمام)

اسکا قاعدہ وید میں یوں لکھا ہے

ایشر منشو کو اگیا دیتا ہے کہ ہے اندر بہتی ایشرج یگت تو اس استری کو بیرج دان دیکے

ایشر بندوں کو حکم دیتا ہے کہ اے جوان تو اس عورت کو بیج بخش کر

سُپتر - اور سبھاگ یکت کر - ہے بیرج پرد - (دشا سیا) پرش کی پرتی - وید کی یہ آگیا

اولاد اور سہاگ والی بنا - ای بیج ڈالنے والے جوان وید کا یہ حکم

ہے کہ اس وواہت - وا نیوجت استری میں دس سنتان پرینت اوت پن کرادہک نہیں

ہے کہ اس منکوحہ اور نیوگن میں دس بچوں سے زیادہ مت کر

(دیتی ہیں) تتہای استری - تو نیوگ میں گیاراں پتی تک کر - ارتہات ایک تو اُن میں

خاوند کے بارہمیں ایسا ہی عورت کو حکم ہے کہ ای عورت تو نیوگ گیاراں خصم تک کر - یعنے ایک تو اُن میں سے

پرتہم وواہت - اور دش - پرینت نیوگ کی پتی کر آدہک نہیں - اسکی یہ بیوستہا ہے کہ وواہت

پہلا بیاہ - اور دس اُسکے بعد - نیوگ کے خاوند اس سے زیادہ نہیں - خلاصہ یہ ہے کہ خاوند

پتی کے مرنے - وا - روگی ہونے سے - دوسرے پرش وا - استری کے ساتھ سنتانوں کے

مر جانے یا اُسکے بیمار ہونے سے عورت دوسرے مرد سے یا مرد دوسری عورت سے اولاد کی

ابہاؤ میں نیوگ کرے - تتہا دوسری کو بھی مرن وا روگی ہونیکی انتر تیسری کے ساتھ کر لے

خواہش میں نیوگ کرے ویسا ہی دوسرے مرد نے اور بیمار ہو جانے کے اندر تیسرے مرد کے ساتھ نیوگ کر لے

اسی پرکار دسوین تک کرنے کی آگیا ہے ۔

اسی طرح دسوین تک نوبت پہنچاوی وید کا بھی حکم ہے ۔

پرنتو ایک کال مین ایک ہی بیرج داتا ہو دوسرا نہین اسی پرکار پرش کیلئے بھی وواہت

مگر ایک وقت مین ایک ہی بیج داتا ہو دوسرا جائز نہین (خاوند جب چاہے صحبت کرے یہ بیرج داتا کے لئے قاعدہ ہی)

استری کے مرجانے پر بدہوا کے ساتھ نیوگ کرنیکی آگیا ہے ۔ اور جب وہ بھی رو گی ۔

اسی طرح مرد کیواسطے بھی بیاہتا عورت کے مرجانے پر بیوہ عورت کے ساتھ نیوگ کرنیکی اجازت ہے اور جب وہ بیوہ رو گی

وا مرجائے تو سنتان اُتپتی کے لئے دش استری پرنینت نیوگ کرے ٭

ہوجاوے یا مرجائے تو بچے جانے کے لئے دسوین عورت تک نیوگ کرے ٭

اب دیکھو یہ وہی وید ہو سکتا ہے جسکا قادیان کے آریون نے حوالہ دیا تھا اور جسکی بنا پر ہماری غلط بیانی ثابت کرنی چاہی تھی ۔ سو اسمین بھی خلاصہ مطلب یہی نکلا کہ نیوگ کی صورتو نمین سے ایک یہ بھی صورت ہے کہ مرد کی منی کسی بیماری کیوجہ سے قابل اولاد نرہے ۔ مثلاً منی پتلی پڑجاوے یا اسمین کسی قسم کا احتراق ہوجائے یا منی مین کیڑے نہون تو ان سب صورتو نمین مرد نا قابل اولاد ہوجائے گا اور واجب طور پر نیوگ کرانا پڑیگا اور اکثر الوقوع دنیا میں یہی قسم ہے کیونکہ اور قسمین یعنی ہیجڑہ ہونا یا خصی کیے جانا بہت نادر الوقوع ہین کیونکہ لوگ سمجھ سوچ کر ہزار احتیاط اور تفتیش سے اپنی لڑکیون کی شادی کرتے ہین ہیجڑون اور خصیونکو کوئی لڑکی نہین دیتا اور پیچھے سے خصی کئے جانا یہ ایسا شاذو نادر ہے ۔ جو معدوم کیطرح ہے آجکل کی جدید تحقیقات کی رو سے تو وہی لوگ نامرد اور نا قابل اولاد سمجھے گئے ہین کہ گو وہ کیسی ہی قوت باہ رکھتے ہین مگر انکی منی میں کیڑے نہین ہوتے اور بعض وقت بظاہر منی اچھی ہوتی ہے اور مرد جوان ہوتا ہے مگر منی اعتدال سے گرجاتی ہے اور یا ایسی صورت ہوتی ہے کہ مرد اپنی فطرت سے عقیمہ عورت کیطرح ہوتا ہے تناسل کے اعضاء درست ہوتے ہین قوت باہ نہایت تیز ہوتی ہے مگر لڑکا لڑکی کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ان تمام صورتو نمین منی کے کیڑو نمین ضرور آفت ہوتی ہے یا پیدا ہی نہین ہوتے یا ضعیف بہت کیطرح ہوتے ہین ۔ اسطرح کے لوگ دنیا مین نہ ہزارہا بلکہ لاکھون موجود ہیں ۔ اور بعض بباعث کسی ردی قسم آتشک اور احتراق منی کے نا قابل اولاد ہوجاتے ہین ۔ یہی قسمین دنیا مین بکثرت پائی جاتی ہین مگر ان لوگون کی شہوت میں کمی نہین ہوتی بلکہ بعض صورتو نمین تو شہوت اورون سے بھی زیادہ ہوتی ہے ۔ اور اطباء اور ڈاکٹرون کے نزدیک یہ لوگ نامرد کہلاتے ہین اور یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ

ہمارے ملک میں کم سے کم فیصدی ایکمرد ایسا ہوتا ہے کہ جسکے کیڑ ونمین آفت ہونے کی وجہ سے اولاد نہین ہوتی یا ہوکر مرجاتی ہی تو اسصورتمین ہر ایک گانون اور قصبہ مین کم سے کم دو تین ہندو عورتون کو نیوگ کی ضرورت پیش آتی ہوگی اور شہرونمین تو صدہا جوان عورتون کا نیوگ کرانا پڑتا ہوگا اور جو صرف شہوت فرو کرنے کے لیئے نیوگ ہے وہ اس سے الگ رہا +

یہ ڈاکٹری اور طبی تحقیقاتون سے ثابت ہو چکا ہے جس سے چاہین دریافت کرلین اور کسی ایسے قصبہ یا شہر کا نشان نہیں دیکھینگے جسمیں اس قسم کے لوگ نہ پائے جائین۔ اور یہ بھی یاد رہی کہ نیوگ جوان عورتون کا ہی ہوگا کیونکہ پیرانہ سالی مین تو عورت خود نا قابل اولاد ہو جاتی ہی اور جب جوان عورتکا نیوگ ہوا اور اسکا خاوند بھی جوان ہی اور قوت باہ پورے طور پر اپنے اندر رکھتا ہے بلکہ قوۃ کی رو کر بیرج داتا سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ تو اسصورتمین قطع نظر اُس بیحیائی اور دیوثی کے جو ایک شخص اپنے ہاتھ سے اپنی جوان عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا دے۔ یہ رشک بھی اس کے لئے تھوڑا نہین ہوگا کہ وہ تمام رات شہوت کے زور سے تڑپتا رہے اور اُس کی آنکھون کے سامنے اُسکی جوان اور خوبصورت عورت دوسرے کے نیچے مُنہہ کالا کراوے اور وہ دیکھے اور صبر کرے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر وہ بے غیرتی اور دیوثی کی وجہ سے ایسے بیرج داتا سے پرہیز نہین کریگا تو البتہ اپنے جوش شہوت کی رقابت سے اُس بیرج داتا کو جوتی مار کر نکال دیگا اور آپ اُس عورت سے ہمبستر ہوگا +

بالآخر یاد رہے کہ جن **شرتیون** کا حوالہ پنڈت دیانند نے دیا ہے اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت حسب ضرورت دس مختلف مردون سے نیوگ کرا سکتی ہے ۔

اب ہم ناظرین کے ملاحظہ کے لئے اُن شرتیون کو بھی پیش کرتے ہین جو ستیارتھ پرکاش مین نیوگ کے ایسے قسم کے بارےمین درج ہین یعنی اس قسم نیوگ کے لئے جو خاوند کے زندہ اور نا قابل اولاد ہونیکی حالت مین کرایا جاتا ہے اور وہ یہ ہین +

منتر ایمم اچھش سوبھگی ینم مت ۔ رگوید منڈل ۱۰ اسکت ۱۰ منتر ۱۰ मं. १० म.

ترجمہ بھاشہ پنڈت دیانند ۱۱ १० मं. १० सू.

جب پتی سنتان ادت پتی ہین اسمرت ہووے تب اپنی استری کو آگیا دیوے کہ ہے سوبھگی جب خاوند اولاد جنانے کے قابل نرہے تب اپنی بیوی کو حکم دے کہ اے بھاگوان ۔

سوہاگ کے اچہی کرنے ہارے استری تو مجھ سے دوسرے پتی کی اچہیا کر کیونکہ اب مجھ سے
اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے دوسرے مرد کی درخواست کر کیونکہ میرے سے
سنتان اوت پتی کے اشامت کر۔
اولاد ہونے کی امید مت رکھ

پرنتو اس وواہت ہش پتی کے سیوا مین تپتر رہے ویسی ہی استری بھی جب روگ آدی
لیکن اُس حقیقی خاوند کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہے۔ ایسا ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ
دوشنون سے گرہست ہو کر سنتان اوت پتی مین اسمرت ہووے۔ تب اپنے پتی کو آگیا دیوکر
سببون سے اولاد جننے کے قابل نرہے تب اپنے خاوند کو حکم دے
کہ ہے سوامی آپ سنتان اُت پتی اچہیا مجھ سے چھوڑ کے کسی دوسری ودہوا استری سے نیوگ
کہ اے صاحب مجھ سے آس چھوڑین اور کسی بیوہ عورت سے نیوگ
کر کے سنتان اوت پتی کیجئے جیسا کہ پانڈ راجا کی استری کنتی اور مادری آدی نے کیا اور
کر کے اولاد جنالین جیسا کہ راجہ پانڈ کی بیویون کنتی اور مادری نے کیا تہا اور
جیسا بیاس جی نے چترانگد اور بچتر بیرج کے مرجانے پسچات اُن اپنے بہائیون کی استریون
جیسا کہ بیاس جی نے چترانگد اور بچتر بیرج کے مرجانے کے بعد اپنی بھاوجون کے
سے نیوگ کر کے انیکا انبہ مین۔ اور دھرت راسٹ انبان میں پانڈا اور واسی مین بلا کی
نیوگ سے بچے جنائے تھے۔
اُت پتی کی۔ اتیاد اتہاس بھی اسبات مین پرمان ہی منو مین ہے۔ ادھیا ۹۔ شلوک ۸۶-۸۱
اسبات مین پران بھی حجت ہے دیکھو منو ادھیا ۹ شلوک ۸۶-۸۱

تشریح

دیکھو اس منتر مین جو رگوید کے دسوین منڈل کا منتر ہے آریہ صاحبون کا پرمیشر بڑی دیا اور کرپا سے
ارشاد فرماتا ہے کہ جب تم مین اولاد جنانے کی طاقت نرہے یا خود اولاد نہو تو اپنی بیوی کو یہ کہدو کہ پتر
لینے کے لئے کسی دوسرے شخص سے ہمبستر ہو یہ تو وید منتر تہا پہر اسکو پنڈت دیانند نے مثالون سے خوب
ہی سجایا ہے اور پانڈو راجا کی استریون کا نیوگ کرانا اور راجا کے جیتے جی اُن کا دوسرون سے ہمبستر

ہونا خوب ہی ثابت کیا ہے پھر کیا اب بھی خاوندوالی استری کا نیوگ ثابت نہوا +

پرشن ۔ جب ایک وواہ ہوگا ایک پرش کو ایک استری اور ایک استری کو ایک پرش رہیگا

(سوال) جب ایک شادی ہوگی ایک مرد کو ایک عورت اور ایک عورت کو ایک مرد میسر آئیگا

تب استری گربھ وتی استھر روگنی اتھوا پرش دیرگھ روگی ہوا اور دونوں کی یوا دستھا ہو رہا

اسوقت اگر عورت حاملہ یا بیمار ہوا یسے ہی یا مرد بیمار رہا اور دونوں کی عمر جوان ہو رہا نہ جائے تو پھر

نجائے تو پھر کیا کرین +

کیا کرین +

(اُتر) اس کا پرتیو اتر نیوگ بشی مین دیچکے ہین اور گربھ وتی استری سے ایک برش

(جواب) اس کا جواب نیوگ مین گذرا اور اگر حاملہ عورت سے ایک سال تک جماع

سماگم نکرنے کے سمے مین پرش وا استری سے نرہا جائے تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے

نہ کرنے کی حالت مرد یا عورت سے رہا نجائے تو کسی سے نیوگ کرکے

لئے پتر اتپن کردے ۔

اولاد جن دے ۔

تشریح

عبارت مذکورہ بالامین پنڈت دیانند کی تقریر کا حاصل مطلب یہ ہے کہ اگر عورت کے حاملہ ہونے کی حالتمین مرد یا عورت پر ایسی شہوت غالب ہو کہ اُن سے رہا نجائے تو مرد اور عورت کسی سے نیوگ کرکے اُس کو اولاد جن دین ۔ اِس تقریر پر بظاہر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بھلا یہ بات تو ممکن ہے کہ مرد نیوگ کرکے کسی اور عورت کو بچے جنا دے ۔ مگر یہ کیونکر ممکن ہوگا کہ ایک حاملہ عورت کسی دوسرے سے نیوگ کرکے اُس کے لئے جنادے ۔ کیونکہ اسکو تو خود پہلے حمل ہے اور ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ جس حالت مین مرد اور عورتمین سے کوئی بھی بیمار نہین تو پھر کیا ضرور ہے کہ وہ دوسرے

سے نیوگ کرین کیا وجہ کہ باہم ہمبستر نہ ہوتے رہین تو اس دوسرے سوال کا جواب تو یہ ہے کہ حمل کی حالت مین وید کی رو سے خاوند کو اپنی عورت سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر مشکل آ پڑے کہ خاوند اور عورت نہ رہ سکین تو اس صورت مین وید آگیا یہہ ہے کہ دونون نیوگ سے اپنا منہہ کالا کرین ۔ اور پہلا سوال یعنے ایکعورت حمل کی حالت مین دوسرا حمل کیونکر کرا سکتی ہی اسکا جواب غالبًا پنڈت صاحب یہ سمجھتے ہونگے کہ شتوپران کی رو سے جو مسئلہ نیوگ مین حجت ہے حمل پر حمل بھی ہو سکتا ہے لیکن ہم اس مسئلہ مین پنڈت دیانند کی تائید کرکے لکھتے ہین کہ یہ بیان کچھ شتوپران پر ہی موقوف نہین بلکہ حال کی تحقیقات جدیدہ کی رو سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی ہے اور ڈاکٹرون نے اسمیں مشاہدات پیش کئے ہیں چنانچہ ایک ڈاکٹر صاحب یعنی مصنف رسالہ معدن الحکمت اپنی کتاب کے صفحہ ۶۳ مین لکھتے ہین کہ ایک حمل پہلے حمل کے بعد کچھ دنون کے فاصلہ سے ٹہر سکتا ہے اور اسکے ثبوت میں سے ایک یہ ہے کہ بیک صاحب اپنا مشاہدہ لکھتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ ۱۷۱۴ء مین ایک گوری عورت کے دو لڑکے ایک کالا دوسرا گورا تھوڑی دیر کے بعد فاصلے سے پیدا ہوئے اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اُسکے خاوند کے بعد ایک حبشی نے مجامعت کی تھی اسی طرح ڈاکٹر ہیٹن صاحب نے بیان کیا کہ ایک حمل پر تین مہینے کے وقفہ سے حمل ٹہر گیا اور دو لڑکے پیدا ہوئے اور اُنہون نے عمر پائی اور کوئی انمین سے نہ مرا۔ سو جگہ بظاہر آریہ لوگ اپنے وید پر فخر کر سکتے ہین کہ یہ بھی ایک ودیا ہے کہ وید نے یہ بات کہکر کہ حاملہ عورت دوسرے سے نیوگ کرکے بچہ لیوے یہ جتہا دیا کہ حمل پر حمل ہو سکتا ہو لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس سے کوئی بھی ودیا ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جبکہ وید کے زمانہ اور بعد مین بھی ہندؤن مین یہ عام عادت رہی کہ خاوند اپنی عورتونکو نیوگ کیلیئے دوسرونکیطرف بھیجتے رہے ہین پس جبکہ لاکھون بلکہ کروڑہا عورتین باوجود زندہ ہونے خاوندون کے اور باوجود اس کے کہ اُنہیں کے نکاح مین تھین دوسرون سے ہمبستر ہوتی رہین تو اس کثرت کی کاروائیون سے ضرور تہا کہ خود بخود ایسے تجربے حاصل ہو جاتے اور تمہین معلوم ہے کہ طوائف کے گروہ کو بھی بعض بدکاری کے امور مین ایسے تجارب حاصل ہو جاتے ہین کہ بیچاری پردہ نشین عورتین اُن سے بیخبر ہوتی ہین تو کیا یہ کہہ سکتے ہین کہ طوائف بھی ودیا کا سرچشمہ ہین۔ ہان یہ اشارہ نہایت پاکیزگی سے قرآن شریف

مین موجود ہے جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن الجزو نمبر ۲۸ یعنی حمل والی عورتون کی طلاق کی عدت یہ ہو کہ وہ وضع تک بعد طلاق کے دوسرا نکاح کرنیسے دستکش رہین اسمین بھی حکمت ہو کہ اگر حمل مین ہی نکاح ہوجائے تو ممکن ہو کہ دوسرا کا نطفہ بھی ٹھہر جاوے تو اسصورتمین نسب ضایع ہوگی اور یہ پتہ نہین لگیگا کہ وہ دونون لڑکے کس کس باپ کے ہین ؞

اور یہ بھی یاد رہو کہ پنڈت صاحب کی اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیوگ صرف اولاد کیلئے نہین بلکہ جوش شہوت کے فرو کرنیکیلئے بھی نیوگ ہوگا اگر ایسا نہوتا تو کیونکر یہ جایز ہوتا کہ ایک مرد باوجودیکہ اسکی عورت حاملہ ہے پھر غیر عورتون سے نیوگ کرتا پھرے اسیطرح صاف طور پر لکھا ہو کہ اگر ایک ہندو بوجہ کسی بیماری وغیرہ کے اپنی عورت کی پوری پوری طور پر تسلی نکر سکے تو وید آگیا یہ ہو کہ اپنی عورت سے نیوگ کراوے مگر پھر بھی شرط یہ ہے کہ اسوقت تک نیوگ جاری رہے جبتک کہ نیوگ مین سے ہی اولاد ہوجاوے ۔ اب ہم ان بھلے مانسون کے حق مین کیا لکھین جو ایسی شرتیون پر ایمان لاکر پھر اسلام پر اعتراض کرتے ہین کہ اسلام کی شادیان اولاد کی غرض سے نہین بلکہ شہوت رانی کی غرض سے ہین افسوس خود تو یہ جائز رکھین کہ اپنے جیتے جی عین نکاح کی حالت مین اپنی عورتون کا جوش شہوت فرو کرنیکیلئے اُنکو دوسرون سے ہمبستر کرادین اور ایسی ناپاک دیوثی سے ذرہ بھی شرم نکرین اور عورتین بھی ایسی بھلی مانس ہون کہ حمل کے دنون مین بھی صبر نکر سکین اور زندہ موجود خاوند کو چھوڑ کر دوسرون سے نیوگ کراتی پھرین تا اپنے شہوت کے جوش کو پورا کرین اور پھر اسلام کے نکاح پر معترض ہون ؞

اے صاحبان آپنے کہان سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام مین محض شہوت رانی کی غرض سے نکاح کیا جاتا ہے ہمین قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو اور اولاد صالح طلب کرنیکیلئے دعا کرو جیساکہ وہ اپنی پاک کلام مین فرماتا ہی ۔ محصنین غیر مسافحین الجزو نمبر ۵ یعنی چاہیے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ مین داخل ہوجاؤ ۔ ایسا نہو کہ حیوانات کیطرح محض نطفہ نکالنا ہی تمہارا مطلب ہو ؞ اور محصنین کے لفظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہین

؞ حاشیہ ۔ واضح ہو کہ احصان کا لفظ حصن سے مشتق ہے اور حصن قلعہ کو کہتے ہین اور نکاح کرنیکا نام احصان اسواسطے رکھا گیا کہ اسکے ذریعہ سے انسان عفت کے قلعہ مین داخل ہوجاتا ہو اور بدکاری اور بدنظری سے بچ سکتا ہی اور نیز اولاد ہو کر خاندان بھی ضایع ہونیسے بچ جاتا ہی اور جسم بھی بے اعتدالی سے بچا رہتا ہی پس گویا نکاح ہر یک پہلو سے قلعہ کا حکم رکھتا ہے ۔ منہ ۱۲

کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات مین گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات مین بھی مبتلا ہو جاتا ہے سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہین ۔ ایک عفت اور پرہیزگاری ۔ دوسری حفظ صحت تیسری اولاد ۔

اور پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ الجزو نمبر ۱ سورۃ النور یعنی جو لوگ نکاح کی طاقت نہ رکھین جو پرہیزگار رہنے کا اصل ذریعہ ہی توانکو چاہیئے کہ اور تدبیرون سے طلب عفت کرین چنانچہ بخاری اور مسلم کی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جو نکاح کرنے پر قادر نہو اس کے لیئے پرہیزگار رہنے کے لئے یہ تدبیر ہی کہ وہ روزے رکھا کرے اور حدیث یہ ہے ۔ یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء صحیح مسلم و بخاری یعنے اے جوانون کے گروہ جو کوئی تم مین سے نکاح کی قدرت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ وہ نکاح کرے ۔ کیونکہ نکاح آنکھونکو خوب نیچا کر دیتا ہے اور شرم کے اعضاء کو زنا وغیرہ سے بچاتا ہے ورنہ روزہ رکھو کہ وہ خصّی کر دیتا ہے +

اب ان آیات اور حدیث اور بہت سی اور آیات سے ثابت ہی کہ نکاح سے شہوت رانی غرض نہین بلکہ بدخیالات اور بدنظری اور بدکاری سے اپنے تئین بچانا اور نیز حفظ صحت بھی غرض ہی اور پھر نکاح سے ایک اور غرض بھی ہے جسکی طرف قرآن کریم مین یعنی سورۃ الفرقان مین اشارہ ہے اور وہ یہ ہے وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۔ یعنی مومن وہ ہین جو یہ دعا کرتے ہین کہ اے ہمارے خدا ہمین اپنی بیویون کے بارے مین اور فرزندون کے بارے مین دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویان اور ہماری فرزند نیکبخت ہون اور ہم انکے پیشرو ہین ۔

پیارے ناظرین ! جو کچھ ہم نے اشتہار مین نیوگ کے بارے مین لکھا تھا اُسی کی تائید مین ہم نے بھومکا اور دیانند کے وید بھاش کو نقل کر دیا ہے ۔ اب ہم ان بدزبانون سے پوچھتے ہین جنھون نے ہم پر بہتان کا الزام لگایا کہ ہم نے وید اور پنڈت دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دینے مین کونسی خیانت کی ہی یا کس غلط بیانی کے ہم مرتکب ہوئے اور اس مسئلہ کی کس

شکل اور اصلیت کو ہمنے بگاڑ دیا ہے خدا تعالےٰ اس کے ساتھہ ہوتا ہے جو سچ کہے اور عمداً جھوٹھہ نہ بولے اور ایسے شخص پر اس کی لعنت ہے جو محض قومی تُروہ اور بخل کیوجہ سے یا باطل کی محبت سے سچ کو چھوڑ دیتا اور جھوٹ کے سرسبز کرنیکیلئے زور لگاتا ہے مذہب کی جڑ راستی اور راستی کی محبت ہے مگر پلید روحین شطرنج بازون کی طرح صرف چال کے فکر مین رہتی ہین اور دہرم اور دہرم کے نیک نتیجون کی کچھہ پرواہ نہین رکھتین۔ سو ایسے لوگ خداتعالیٰ کی نظر سے پوشیدہ نہین آخر بُری طرح مرتے ہین۔ کیا یہ سچ نہین کہ ویدنے خود یہ حکم دیا ہے کہ زندہ خاوند والی عورت اولاد کے لالچ سے دوسرے شخص سے ہمبستر ہوا کرے کیا یہ صحیح نہین ہے کہ پنڈت دیانند نے بھی اُنہیں معنون کو تسلیم کیا ہے۔ کیا یہ درست نہین کہ منو نے بھی یہی لکھا ہے اور یاگولک نے بھی یہی۔ پھر ذرا سوچو توسہی کہ کونسی زیادتی ہے جو ہم سے ظہور مین آئی اور کونسا دہوکا ہے جو ہم نے لوگون کو دیا ہے۔ اب اپنے اُن گندے الفاظ کو سوچو جو کاغذ پر قلم رکھتے ہی منہہ سے نکالے اور کہا کہ یہ تعصب اور اندرونی خبث کا نتیجہ ہے۔ اب سچ کہو کہ کسکا اندرونی خبث ثابت ہوا ہم کسی کو گالی نہین دیتے اور نہ کسی کو بُرا کہتے ہین صرف انصاف کی رو سے تمہارے ہی الفاظ تمہین واپس دیتے ہین اور آپ لوگونکا اپنے اشتہار مین یہ لکھنا کہ وید کی رو سے نیوگ کی حقیقت یون ہے **وہ ودھوا استری** (یعنی بیوہ عورت) **یا جس پرش کی استری مرگئی ہو اپنی عمر وید پڑہنے اور ست شاسترون کے پڑہنے پڑہانے مین بسر کرے** یہ کیسا دہوکا دینا ہے اور کیسا خیانت کا طریق ہے۔ اول تو نہ آپ لوگون نے اور نہ دیانند نے اس دعوی کی تائید مین وید کا کوئی منتر لکھا۔ پھر اگر فرض کے طور پر قبول بھی کرلین کہ یہ وید ہی کے کسی نامعلوم منتر کا ترجمہ ہے تو اس کو ہماری اس بحث سے تعلق ہی کیا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس کو اس موقع پر کیون پیش کیا گیا ہے۔ ہم نے کب اور کسوقت کہا تھا کہ بیوہ کو شاستر پڑہنا پڑھانا منع ہے۔ بیوہ کے نیوگ کا تو ہم نے پہلے اشتہار مین کچھہ بھی ذکر نہین کیا تھا صرف ایسی عورتون کے نیوگ کا ذکر تھا جنکا خاوند زندہ موجود ہو اور پھر خاوند والی عورتون کے لئے ہم نے وید اور منو اور دیانند کے بہاش سے نیوگ ثابت کر دیا تھا پھر یہ کیسا خبط ہے کہ ذکر تو خاوند والی عورت کا تھا مگر اشتہار شایع کرنیوالون نے اس بحث کی رد مین تو کچھہ نہ

لکھا اور بچاری بیوہ کو لے بیٹھے۔ اب ہمین وہ آپ ہی بتلادین کہ کیا یہ پاک باطنی کا طریق ہے یا قدیم تعصب اور اندرونی خبث ہے؟

اے غافلو! ذرا آنکھین کھولو اور دل کو سیدھا کرو اور سوچو کہ اسوقت بحث تو یہ ہی کہ ہم وید کی شرتی اور پنڈت دیانند کے بہاش سے یہ ثابت کرتے ہین کہ جو آریہ بیوی والا ہوا اور رنڈا نہوا اور کسی وجہ سے قابل اولاد نرہا ہو گو کیسا ہی مردی کی طاقتین رکھتا ہو تو وید مقدس کی یہ آگیا ہے کہ اس کی جورو دوسرے سے اولاد حاصل کرے اور جب تک پتر کا نطفہ نہ ٹھہرے تب تک یہ کارروائی چلی جائے یہی مضمون تہا جو ہم نے پہلے اشتہار مین لکھا تہا جسکو آپ لوگون نے کہا کہ یہ خبث نفس اور متعصبانہ جوش سے لکھا ہے مگر افسوس تو یہ آتا ہے کہ ایسے سفلہ پن کے گندے الفاظ منہہ پر لاکر پہر ہمارے اشتہار پر رد کیا لکھا گیا رد اسی کو کہتے ہین کہ خاوند والی کو چھوڑ کر بیوہ پر جا پڑے۔ ان بے تعلق قصون کو درمیان مین لانا شاید اس غرض سے ہوگا کہ تا اصل بحث کی طرف لوگ توجہ نکرین اور اسطرح پر پردہ پوشی ہو جائے لیکن اس خائنانہ طریق کو کوئی منصف پسند نکریگا کاش اگر ایسے بیہودہ اشتہار دینے کی جگہ چپ ہی رہتے تو ہمین یقین ہو جاتا کہ یہ لوگ بہلے مانس اور اشراف ہین سچی باتکو دیکھکر چپ ہی کر گئے مگر اب تو انہون نے مدت کے بعد پہر اپنا گند ہمپر ظاہر کیا اب ہم دیکھتے ہین کہ اس گندی تعلیم کو وہ کیونکر اور کس تدبیر سے چھپاتے ہین یا اپنی عملی زندگی مین اپنی بے اولاد عورتون کا نیوگ کرا کر ہمین دکھاتے ہین برا نہ مانین یہ کوئی بیجا بات ہم نے نہین کہی۔ جو باتین وید کی رو سے درست اور وید کی آگیا کے نیچے آگئی ہین ان کا آریون کے لئے کرنا دہرم اور نہ کرنا مہا پاپ ہی کیونکہ وید منسوخ تو نہیں ہوا تا یہ کہا جائے کہ پہلے یہ بات جائز تھی اور اب ناجائز ہو گئی ہے اور جب ایسی مہا پرش جیسے دیانند اور یا گولک اور منوجی نیوگ پر زور دیوین اور وید کی شرتیان سناوین اور راجا پانڈ کی رانیان نیوگ کر کے دکھلا دین تو پہر کوئی آریہ مہان پاپی ہی ہوگا جو اب بھی یقین نہ کرے +

پنڈت دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش مین صاف لکھتے ہین کہ نیوگ کے روکنے مین پاپ ہے اب ظاہر ہے کہ جسکا روکنا پاپ ہے اسکا بجالانا کس قدر واجبات سے ہے سوائے

آریو دوڑو ثواب حاصل کرو تا ایسا ہو کہ ہر ایک کی بیوی کے نیوگ سے دس دس پتر ہوں جائے شرم!!! اور ہمیں سوچ میں ہیں کہ آپ لوگ کیوں بیچارے منو کے گرد ہو گئے کہ اس نے نیوگ کا مسئلہ آپ گھڑ لیا ہے۔ ذرا سوچو کہ اگر منو کی کتاب مذہبی نہیں تھی تو دیانند نے کیوں اس کا حوالہ دیا کس کو معلوم نہیں کہ منو ہندو دہرم میں ایک مسلم رشی ہے اور منوسمرتی کے ادہیائے ۱۲ میں لکھا ہے کہ اس وقت کے رشیوں نے اقرار کیا کہ وید کا جاننے والا منو ہی ہے۔ غرض منو ایسا مسلم ہے کہ عدالت انگریزی بھی ہندؤوں کے مذہبی مقدمات کو منو کے دہرم شاستر کی رو سے فیصلہ کرتی ہے پس یہ صحیح نہیں ہے کہ منو ملحدانہ زندگی بسر کرتا تھا اور وید کی پیروی سے استعفا دے رکھا تھا سب ہندو منو کو ایک بزرگ منش جانتے ہیں اور اگر فرض بھی کر لیں کہ منو اپنی تمام باتوں میں وید کا تابع نہیں تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے کہ نیوگ کا مسئلہ کچھ منو کا ہی خاص عقیدہ نہیں ہے تو آریہ دہرم میں ایک متفق علیہ عقیدہ ہے ✝۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ پنڈت دیانند نے بھی نیوگ کے ثبوت میں علاوہ وید کے منو کا حوالہ دیا ہے اب کیا دیانند کی بھی عقل ماری گئی تھی کہ جو ایک ایسے آدمی کا حوالہ دیتا ہے جو اپنے بیان میں وید کا ماہر نہیں۔ پھر جبکہ بڑے بڑے دہرم مورت لوگ منو کو ایسا سمجھتے رہے کہ وہ اپنے ہر ایک قول میں وید کا پیرو ہے اور دیانند ستیارتھ پرکاش میں اس کی بہت تعریف کرتا ہے تو پھر اس کی گواہی کو منظور نہ کرنا اگر ہٹ دہرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اگر آپ لوگ منو سے ناراض ہیں تو منو کو جانے دیں مگر یہ تو فرمائیے کہ کچھ وید پر بھی تو ناراضگی نہیں مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ اصل ناراضگی آپ کی وید پر ہی ہے۔ منو پر تو بظاہر دانت پیسے جاتے ہیں وہ بیچارہ ایسی شرتیوں کو وید میں پاکر کیونکر اور کہاں چھپا سکتا تھا۔ کیا دیانند ان شرتیوں کو چھپا سکا کیا آپ لوگوں کے بڑے مہاراج یاگولک جی مہا نسکار وید ان شرتیوں کو چھپا سکے تو پھر ایک دفعہ آپ لوگ ہاتھ دھو کر غریب منو کے پیچھے کیوں پڑ گئے یہ تو ظلم ہے اور اگر کہو کہ منو کے بعض دوسرے مقامات میں عام بدفعلی کا بھی جواز پایا جاتا ہے ✝✝ اس لئے ہم منو کی پیروی نہیں کر سکتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ منو کو ایسی بدفعلیوں

✝ منو پر یہ الزام ٹھیک نہیں کہ اس نے نیوگ کا مسئلہ لکھا ہے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ نیوگ کی تعلیم خود وید میں موجود ہے انہیں نہ کوئی منو کا گناہ ہے نہ یاگولک کا نہ دیانند کا نہ پوران والوں کا۔ ہاں بظاہر یہ الزام منو پر لگ سکتا ہے کہ اس نے تمام ہندو عورتوں کو زنا کی رغبت دی ہے کیونکہ اس نے ذرا لکھا ہے کہ بدفعلی عورتوں کی جبلی عادت ہے اور زنا کی حالت میں عورت کی سزا صرف اسی قدر ہے کہ اگر نطفہ قرار نہ پکڑ گیا ہو تو اس کا خصم اس کو اپنے نطفے سے پاک کرے اور اگر قرار نہیں

خاندان [illegible] ہمیشہ ہو وہیں اور ایک معزز آدمی کی [illegible]

کے لئے بھی کوئی وید کی شرتی ضرور ملی ہوگی اور جب کہ خاندان کی ترقی کے لئے منکوحہ عورتون کو آپ لوگون کا وید وہ نالائق اجازت دیتا ہے کہ جسکا ہم کئی مرتبہ ذکر کر چکے ہین تو پھر اس سے بڑھکر اور بیحیائی کیا ہوگی۔ جس سے منو نے آپ لوگون کا دل دکھایا ہے سب سے گندہ مسئلہ تو نیوگ کا ہی جب وہ وید مین موجود ہے تو کہنا چاہیئے کہ وید مین سب کچھ ہی اور اگر یہی سچ تہا کہ بیگانہ نطفہ بھی اپنا ٹھہر سکتا ہے تو پھر چاہیئے تہا کہ بیرج داتا کی امراض متعدیہ نطفہ کے ساتھ نہ آوین۔ بلکہ جس نے متبنے کیا ہے۔ اسکی متعدی مرضین متبنی کو لگجائین۔ پھر جبکہ قانون قدرت جو حقیقی بیٹے کے متعلق ہے بدل نہ سکا تو نسب مین کیونکر تبدیلی واقع ہوگی +

اور اسوقت یہ بیان کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہین کہ ہندو مذہب مین نیوگ کا مسئلہ ایک نہایت مشہور مسئلہ ہے یہان تک کہ بعض نے اسکو صرف دینی واجبات سے ہی خیال نہین کیا بلکہ بڑے ثواب کا ذریعہ خیال کیا ہے اور پرانے وید کے مفسرون نے بھی اس مسئلہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لوگ یاگولک جی کے نام سے واقف ہونگے۔ جنکا ابھی ہم نے ذکر کیا ہی جنکا ویدبھاش بڑے معتبر پایہ کا سمجھا جاتا ہے اور جو آریہ ورت کے بڑے نامی فاضل اور اول درجہ کے ویدوالون میں سے شمار کئے گئے ہین۔ وہ اپنی کتاب یاگولک سمرتی کے ٦٨ اشلوک مین لکھتے ہین کہ جب عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ مجامعت کرنے سے اولاد نہ پیدا ہو اور نہ آئندہ امید ہو تو حیض سے فارغ ہوتے ہی اپنے باپ وغیرہ بزرگون سے اجازت لیکر اپنے دیور یا کسی اور ایسے ہی رشتہ دار کے ساتھ اُسکے بدنمین

پکڑا تو حیض کا خون آتے ہی وہ آپ ہی پاک ہو جاے گی لیکن سوامی دیال نے جو کچھ بازاری عورتون کی نسبت لکھا ہے وہ بھی اس سے کم نہین کیونکہ وہ لکھتے ہین کہ اگر بازاری عورت حرامکاری سے انکار کرے اور خرچی لے چکی ہو تو وہ اس خرچی کا دو چند دام واپس کرے اور اگر بدفعلی کا وعدہ کر دیا ہو اور ابھی کچھہ نہ لیا ہو تو جسقدر لینے کا وعدہ تہا اسیقدر بطور تاوان دیوے یہی حکم مرد کی نسبت ہے لیکن درحقیقت یہ وید مقدس کے قوانین ہین انمین نہ منو پر کچھ دوش آسکتا ہی نہ سوامی دیال وغیرہ پر دیکھو ترجمہ یاگولک سمرت ادھیام شلوک ٢٩٦	نتیجہ کا نقیح

گھی ملوا کر حاملہ ہوئے تک سفاربت کر سکتی ہے اور وہ لڑکا بیج داتا اور کھیت دونون کے مرنے کی پند دینیوالا اور دونون کی طرفسے ورثہ حاصل کرنیوالا دھرم پورک ہوگا یعنی عین حلال کا فرزند وید کے موافق۔ اب کہواے حضرات اب بھی تسلی ہوئی یا نہیں اور کیا اب بھی شک ہے کہ ہم نے غلط بیانی کی۔ ہم بڑے شائق ہین کہ آپ لوگ کوئی دوسرا اشتہار بھی نکالین۔ تاہم دیکھین کہ ایک سچی حقیقت کے پوشیدہ کرنیکے لئے کہانتک انسانی منصوبہ پیش جاسکتا ہے یہ تجربہ ہوچکا ہے کہ جب یہ مسئلہ کسی آریہ صاحبکو کسی مجلس مین سنایا جاتا ہے تو پہلے تو اس کی کانشنس کی زبردست تاثیر اسکو یک لخت منکر ہونیکیطرف جھکاتی ہے اور پھر وہ شخص لاچار ہوکر اس مسئلہ کو دیانندیا منو کے سر پر تھوپتا ہے اور پھر اس بات کے کہنے سے کہ درحقیقت یہ ویدہی کا مسئلہ ہے ایک عجیب طور کا انفعال اسکے شامل حال ہوجاتا ہے مگر تعجب ہے کہ اتنی ندامتین اٹھا کر پھر بھی خدا تعالے کا خوف دل کو نہین پکڑتا پنڈت گورودت نے بھی جسکو دیانند کے دوسرے نمبر پر سمجھا گیا تھا اپنے ایک انگریزی رسالہ مین اس مسئلہ کی صحت کا اقرار کیا ہے مگر ہمین تعجب ہے کہ گورودت تو باوجود اپنی انگریزی دانی اور سنسکرت کی استعداد کے بے تردد قبول کرلے کہ یہ مسئلہ حقیقت مین وید مین موجود ہے اور ایسا ہی پنڈت دیانند کھلے کھلے بیان سے اسکا مصدق ہوا اور وید کی آڑ گیا پیش کرے۔ منو اسکے عمل کے لئے تاکید کرے یا گولک اس دستور کو وید کی ہدایت کے موافق بیان فرماوین مگر چند بازاری قادیان کے جو محض ناخواندہ ہین شور مچاوین کہ یہ مسئلہ صحیح نہین۔ کیا ان تمام پنڈتون مین اتنی عقل کا بھی مادہ نہین تھا جو ان لوگونمین موجود ہے۔ دنیا مین تعصب اور طرفداریکی کوئی حد بھی ہوتی ہے مگر یہ لوگ تو حد سے گذر گئے ہندؤن مین یہ مسئلہ ایسا ہے جس مین نادان شور مچاوے اور دانا شرمندہ ہو۔ چند سال ہوئے ہین کہ اسی مسئلہ میں ایک معزز آریہ اور ایک ہمارے دوست کی بحث ہوئی۔ جب بڑھ ہوئے کتابین دکھلائین وید کی شرتیان پیش کردین اور دیانند کا بھاش بھی دکھا دیا تو وہ آریہ چونکہ شریف نہاد دیکھتے ہی ندامت مین غرق ہوگیا اور عذر کیا کہ بھائی مجھے پہلے خبر نہ تھی کہ یہ گند بھی وید مین موجود ہین اور اسی دن سے آریہ مت سے دست بردار ہوا۔ اس معزز آریہ کی کارروائی سے جو ایک برعمور رسالہ مین چھپی ہو معاف

ثابت ہوتا ہے کہ اس قوم میں شریف آدمی بھی ہیں جو عزت اور غیرت اور عیار رکھتے ہیں اس لیئے امید کیجاتی ہے کہ وہ اس رسالہ سے بہت نفع اُٹھاینگے بلکہ ایسے تمام لوگ جو اس مسئلہ کی تہ تک پہنچے ہوئے ہین وہ ہرگز ان نادانون سے اتفاق نہین کرینگے جو ایک مشہور عقیدہ کو چھپانا چاہتے ہین اکثر شریف آریہ ہرگز نہیں چاہتے کہ اس مسئلہ کا ذکر بھی کیا جائے کیونکہ انکی انسانی حمیت اور غیرت کسیطرح اس قابل شرم عقیدہ کو قبول نہین کرسکتی بھلا کون اس دیوثی کو پسند کریگا کہ زندہ اور جیتا جاگتا ہوکر اپنی نیک چلن عورتکو جو ہین نکاح کے قید مین ہے اپنے ہاتھ سے دوسرے سے ہمبستر کرا دے اور آپ باہر کسی چٹائی پر لیٹا رہے ہی تو بات ہے کہ قادیان کے غیرتمند آریہ وید کی اس ہدایت کو نہین مانتے ہان یہ انکی نادانی ہے کہ جب آنکے وید کی اس تعلیم کو جو نیوگ ہے قابل اعتراض ٹھہرایا جائے تو وہ طیش مین آکر مسلمانون کو طلاق کے مسئلہ سے الزام دینا چاہتے ہین حالانکہ ایک مسلمان ہرگز اس طعنہ سے شرمندہ نہین ہوگا کہ اُس نے ایک نابکار عورتکو اس کی کسی بدعملی اور بدچلنی اور ناپارسائی کی وجہ سے طلاق دیدی اور پھر اس مطلقہ ناپاک سیرت کو کوئی اور شخص نکاح مین لایا ہے بلکہ خوش ہوگا کہ اُس نے ایک سڑے ہوئے اور متعفن عضو کو اپنے صحیح سالم وجود مین سے کاٹکر الگ پھینکدیا اور اس کے زہرناک ہمسائگی سے نجات پائی اگر کسی ہندو کی نظر مین ضرورتون کیوقت مین بھی طلاق قابل اعتراض ہے تو یہ ایک دوسرا اعتراض ہندو مذہب پر یہ ہوگا کہ ایک ہندو کی عورت زناکاری کی حالت مین بھی ہو تو چاہیئے کہ ہندو اُس گندی عضو کو اپنے وجود مین سے نکالے اور اسپر راضی رہے کہ اُسکے گھر مین زنا ہوتا رہے اور ایکعورت اس کی بیوی کہلا کر پھر اُسکے سامنے اور روبرو بدکاری مین زندگی بسر کرے بیشک وید کی تعلیم یہی ہے مگر اسلامی تعلیم اسکے برخلاف ہے اور ایک مسلمان کی غیرت اور عفت ہرگز اسبات کو روا نہیں رکھے گی کہ ایک پلید بدچلن عورتکو اپنا جوڑا قرار دے غرض غیرتمندون کے نزدیک ضرورتون کیوقت طلاق ہرگز قابل اعتراض نہین بلکہ اعتراض اسحالت مین ہوگا کہ ایکعورت کو بدکار پاکر پھر نکاح کا تعلق اُس سے قائم رکھے اور دیوث بنکر گذارہ کرتا رہے بس ایک مسلمان ایک مرتبہ نہین بلکہ ہزار مرتبہ اقرار کرسکتا ہے کہ اُس نے فلان عورت کو کسی مکروہ حالت اور ناپاکی مین پاکر ایک متعفن عضو کی طرح اپنے وجود مین سے کاٹ دیا اور بعد طلاق اور تیاگ کے فلان شخص کے نکاح مین وہ آگئی لیکن ایک آریہ کے لیئے یہ اقرار مرنے سے کچھ کم نہین کہ آج ہم نے اولاد کے لیئے اپنی فلان پاکدامن

اور منکوحہ عورتکو فلان شخص سی ہمبستر کیا ہے۔ پس نیوگ مین اور طلاق مین یہ فرق ہے کہ نیوگ مین تو ایک بے غیرت انسان اپنی پاکدامن اور بے لوث اور منکوحہ عورتکو دوسرے سے ہمبستر کراکر دیوث کہلاتا ہے اور طلاق کی ضرورت کیوقت ایک باغیرت مرد ایک ناپاک طبع عورت سے قطع تعلق کرکے دیوثی کے الزام سے اپنے تئین بری کرلیتا ہے ✤

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ نیوگ کی رسم ایسی نہین ہے جو پہلے تھی اور اب ترک کی گئی ہی بلکہ آریون مین پوشیدہ طور پر ہورہی ہی‡۔ اور ضرورتون کے وقت ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ اس رسم کا پابند معلوم ہوتا ہے ابھی ہمنے ایک بڑے نامی رئیس کا حال سنا ہے جو اس نے اپنی پیاری اور جوان بیوی سے اولاد کی خواہش سے نیوگ کرایا ہے اسیطرح سے ہر طرف سے یہ خبرین پہنچ رہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ آریہ لوگ اب وید کی اس تعلیم پر پوری پوری طور پر کاربند ہونا چاہتے ہین مگر چونکہ انسانی کانشنس اس گندہ کام کو قبول نہین کرتا۔ اسلئے پوشیدہ طور پر یہ کارروائیان شروع ہوگئی ہین عجیب باتین سنی جاتی ہین ‡ ایک معزز آریہ کے گھر مین اولاد نہین ہوتی دوسری شادی کر نہین سکتا کہ وید کی رو سے حرام ہے آخر نیوگ کی ٹھہرتی ہی یار دوست مشورہ دیتے ہین کہ لالہ صاحب نیوگ کرائیے اولاد بہت ہوجائیگی۔ ایک بول اٹھتا ہے کہ مہر سنگھ جو اسی محلہ مین رہتا ہے اسکام کے

ہدایت

یہ ایک دھوکہ کی بات ہے کہ نیوگ کرانیکے وقت ہمیشہ مرد پر ہی الزام دیا جاتا ہے کہ وہ ناقابل اولاد ہے اور اسی خیال سی عورتکو دوسرے سے ہمبستر کراتے ہین گو کبھی کبھی یہ بھی ممکن ہو کہ مرد بانجھ کی طرح ہو یا اُس کی منی مین کیڑے نہون یا اُس کی منی پتلی ہو یا چربی سے منافذ بند ہوگئے ہون اور اس وجہ سے اولاد نہوسکے مگر طبی تحقیقات سے یہ زیادہ تر ثابت ہی کہ اولاد نہونے کی حالتمین اکثر عورتون کے ہی رحم وغیرہ مین قصور ہوتا ہی اسلئے ہم آریونکو نیک صلاح دیتے ہین کہ جھٹ پٹ اپنی عورتونکو دوسرون سے ہمبستر کرادیا کرین پہلے ڈاکٹر کو بلاکر عورت کے رحم اور دوسری اندرونی بناوٹ کا حال بذریعہ آلات دریافت کرالین ایسا نہو کہ دراصل عورت کا ہی قصور ہوا پھر وہ ناحق ساری عمر بدکاری کراتی رہے اور آخر بوجہ عقیمہ ہونیکے ناکام رہے اور کوئی بچہ نہو۔ یہ صلاح نیک ہے ضرور اس پر عمل کرین اگر وید نے بیان نہین کیا تو یہ اس کی غلطی ہے۔

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نبشتست پند بر دیوار

‡ نوٹ یہ قصہ جو ہم نے لکھا ہے فرضی نہیں مگر ہم نہین چاہتے کہ کیکی پردہ دری کرین اس لئے ہم نے نامون کو کسی قدر بدلاکر لکھدیا ہے منہ ۱۲

نوٹ: بقول آنجہانی مین دیر کا علم ہمارا اور بقول آریہ مہاتما کے دیو سے احکام قابل منسوخ نہین تو پھر رسم نیوگ ترک کیونکر ہو سکتی ہی کیا کبھی زمانہ مین وید منسوخ ہوسکتا ہے منہ

بہت لائق ہے لالہ بہاری لعل نے اُس سے نیوگ کرایا تہا لڑکا پیدا ہوگیا۔ یہ لالہ لڑکا پیدا ہونیکا نام سنکر بلاغ باغ ہوگیا۔ بولا مہاراج آپ ہی نے سبکام کرنے ہین مین تو مہر سنگہ کا واقف بھی نہیں۔ مہاراج شریرالنفس بولے کہ ہان ہم سمجھا دینگے رات کو آجائیگا۔ مہر سنگہ کو خبر دیگئی وہ محلہ مین ایک مشہور قمار باز اول نمبر کا بدمعاش اور حرامکار تہا۔ سنتے ہی بہت خوش ہوگیا اور انہیں کا نون کو وہ چاہتا تہا پہر اس سے زیادہ اسکو کیا چاہیئے تہا ایک نوجوان عورت اور پہر خوبصورت شام ہوتے ہی آموجود ہوا۔ لالہ صاحب نے پہلے ہی سے دلالہ عورتون کی طرح ایک کوٹھری مین نرم بستر بچھوا رکہا تہا اور کچھہ دودہ اور حلوا بھی بزنوئین سرہانے کے طاق مین رکھوا دیا تہا تاکہ بیرج داتا کو ضعف ہو تو کہا پی لیوے۔ پہر کیا تہا آتے ہی اس بیرج داتا نے لالہ دیوث کے نام و ناموس کا شیشہ توڑ دیا اور وہ بدبخت عورت تمام رات اس سیہ منہہ کالا کراتی رہی اور اس پلید نے جو شہوت کا مارا تہا نہات قابل شرم اس عورت سے حرکتین کین اور لالہ باہر کے دالان مین سوئے اور تمام رات اپنے کانون سے بیحیائی کی باتین سنتے رہے بلکہ تختون کی دراڑون سے مشاہدہ بھی کرتے رہے۔ صبح وہ خبیث اچھی طرح لالہ کی ناک کاٹ کر کوٹھری سے باہر نکلا لالہ تو منتظر ہی تھے دیکھکر اُس کی طرف دوڑے اور بڑے ادب سے اُس پلید بدمعاش کو کہا سردار صاحب آنکو کیا کیفیت گذری اُس نے مسکرا کر مبارک بادی اور اشارونمین جتنا دیا کہ حمل ٹہر گیا لالہ دیوث سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مجھے تو اُسیدن سے آپ پر یقین ہوگیا تہا جبکہ بینے بہاری لال کے گھر کی کیفیت سنی تھی اور پہر کہا کہ وید حقیقت مین دریا سے بھرا ہوا ہے کیا عمدہ تدبیر لکھی ہے جو خطا نہ گئی مہر سنگہ نے کہا کہ ہان لالہ صاحب سب سچ ہے کیا وید کی آگیا کبھی خطا بھی جاتی ہے۔ مین تو انہین باتون کے خیال سے وید کو ست ودّیاؤن کا پستک مانتا ہون۔ اور دراصل مہر سنگہ ایک شہوت پرست آدمی تہا اُس کو کسی وید شاستر اور شرتی شلوک کی پرواہ نہ تھی اور نہ اُن پر اعتقاد رکھتا تہا اُس نے صرف لالہ دیوث کی حماقت کی باتین سنکر اُس کے خوش کرنیکے لیئے ہان مین ہان ملادی۔ مگر اپنے دل مین بہت ہنسا کہ اس دیوث کی بیتر لینے کے لئے کہان تک نوبت پہنچ گئی۔ پہر اسکے بعد مہر سنگہ تو رخصت ہوا اور لالہ گھر کی طرف خوش خوش آیا اور اُسے یقین تہا کہ اُس کی استری رام دئی بہت ہی خوشی کی

حالت مین ہوگی کیونکہ مراد پوری ہوئی ۔ لیکن اس نے اپنے گمان کے برخلاف اپنی عورت کو روتے پایا اور اس کو دیکھکر تو بہت ہی روئی یہانتک کہ چیخین نکل گئین اور ہچکی آنی شروع ہوئی لالہ نے حیران ہوکر اپنی عورت کو کہاکہ ہے بھاگوان آج تو خوشی کا دن ہے کہ دل کی مرادین پوری ہوئین اور بیج ٹھہر گیا پھر تو روتی کیون ہے" وہ بولی مین کیون نہ روون تونے سارے کنبے مین میری مٹی پلید کی اور اپنی ناک کاٹ ڈالی ۔ اور ساتھ ہی میری بھی ۔ اس سے بہتر تہا کہ مین پہلے ہی مرجاتی ۔ لالہ دیوث بولاکہ جب کچھ ہوا مگر اب بچہ ہونے کی بھی کسقدر خوشی ہوگی وہ خوشیان بھی تو ہونگی مگر رام دئی شاید کو نیک اصل کی تھی ۔ اس نے ترت جوابدیا کہ حرام کے بچہ پر کوئی حرام کا ہی ہو تو خوشی منا وے ۔ لالہ تیز ہوکر بولا کہ ہے ہے کیا کہدیا یہ تو وید آگیا ہے عورتنکو یہ بات سنکر آگ لگ گئی بولی مین نہین سمجھ سکتی کہ یہ کیسا وید ہے جو بدکاری سکھلاتا اور زناکاری کی تعلیم دیتا ہو یون تو دنیا کے مذاہب ہزارون باتومین اختلاف رکھتے ہین مگر یہ کبھی نہین سنا کہ کسی مذہب نے وید کے سوا یہ تعلیم بھی دی ہو کہ اپنی پاکدامن عورتون کو دوسرون سے ہمبستر کراؤ آخر مذہب پاکیزگی سکھلانیکیلئے ہوتا ہے نہ بدکاری اور حرامکاری مین ترقی دینے کے لئے ۔ جب رام دئی یہ سب باتین کہہ چکی تو لالہ نے کہاکہ چپ رہو اب جو ہوا سو ہوا ایسا نہو کہ شریک سنین اور میرا ناک کاٹین ۔ رام دئی نے کہاکہ اسے بیحیا ابھی تک تیرا ناک تیرے منہہ پر باقی ہے ۔ ساری رات تیرے شریکنے جو تیرا ہمسایہ اور تیرا پکا دشمن ہے ۔ تیری سہرون کی حیا ہنا اور عزت کے خاندان والی سے تیرے ہی بستر پر چڑہکر تیرے ہی گھر مین خرابی کی اور ہریک ناپاک حرکت کیوقت بھی جتادیا کہ مین نے خوب بدلا لیا ۔ سو کیا اس بے غیرتی کے بعد بھی تو جیتا ہے ۔ کاش تو اس سے پہلے ہی مرا ہوتا ۔ اب وہ شریک اور پھر دشمن باتین بنانے اور ٹھٹھا کرنیسے کب بازرہیگا بلکہ وہ تو کہہ گیا ہے کہ مین اس فتح عظیم کو چھپا نہین سکتا کہ جو آج وساوامل کے مقابل پر مجھکو حاصل ہوئی ۔ مین ضرور رام دئی کا سارا نقشہ محلہ کے لوگون پر ظاہر کرونگا سو یاد رکھ کہ وہ ہریک مجلس مین تیرا ناک کاٹیگا اور ہریک لڑائی مین یہ قصہ تجھے جتائیگا اور اس سے کچھ تعجب نہین کہ وہ دعوے کردے کہ رام دئی میری ہی عورت ہے کیونکہ وہ اشارہ سے یہ بھی کہہ گیا ہے کہ انندم بھی مین تجھے کبھی نہین چھوڑونگا ۔ لالہ دیوث نے کہاکہ نکاح کا دعوی ثابت ہونا تو مشکل ہے البتہ یارانہ کا اظہار کریگا تو کرے تاہماری اور بھی رسوائی ہو بہتر تو یہ ہے کہ دیس ہی چھوڑ دین ۔ بیٹا ہونیکا خیال

تہا وہ تو ایشر نے دے ہی دیا بیٹے کا نام سنکر عورت زہر خندہ ہنسی اور کہا کہ تجھے کسطرح اور کیونکر یقین
ہوا کہ ضرور بیٹا ہوگا اول تو پیٹ ہونے مین ہی شک ہے اور پہر اگر ہو بھی تو اسبات پر کوئی دلیل نہین کہ لڑکا
ہی ہوگا کیا بیٹا ہونا کسی کے اختیار مین رکہا ہے کیا ممکن نہین کہ حمل ہی خطا جائے یا لڑکی پیدا ہو لالہ دیوٹ
بولے کہ اگر حمل خطا گیا تو مین کہڑک سنگہہ کو جو اسی محلہ مین رہتا ہے نیوگ کے لئے بلا لاؤن گا عورت نہایت
غصے سے بولی کہ اگر کہڑک سنگہہ بھی کچہہ نکر سکا تو پہر کیا کریگا لالہ بولا کہ تو جانتی ہے کہ نرائن سنگہہ بھی ان دونون
سے کم نہین اسکو بلا لاؤن گا۔ پہر اگر ضرورت پڑی تو جیمل سنگہہ۔ لہنا سنگہہ۔ بوڑ سنگہہ۔ جیون سنگہہ۔ صوبا سنگہہ
خزان سنگہہ۔ ارجن سنگہہ۔ رام سنگہہ کشن سنگہہ دیال سنگہہ سب اس محلہ مین رہتے ہین اور زور اور قوت
مین ایک دوسرے سے بڑہکر ہین میرے کہنے پر سب حاضر ہو سکتے ہین عورت بولی کہ مین اس سے
بہتر تجھے صلاح دیتی ہون کہ مجھے بازار مین بٹھا دے۔ تب دن رات کیا ہزارون لاکھون آ سکتے ہین
منہہ کالا جو ہونا تہا وہ تو ہو چکا مگر یاد رکھہ کہ بیٹا ہونا پھر بھی اپنے بس مین نہین اور اگر ہوا بھی تو تجھے اُس
سے کیا جسکا نطفہ ہے آخر وہ اُسی کا ہوگا اور اُسی کی خو بو لائیگا کیونکہ درحقیقت وہ اُسیکا بیٹا ہے اِس کے
بعد رام دئی نے کچہہ سوچکر پہر رونا شروع کیا اور دور دور تک آواز گئی اور آواز سنکر ایک
پنڈت نہال چند نام دوڑا آیا اور آتے ہی کہا کہ لالہ سنگہہ تو ہے یہ کیسی رونے کی آواز آئی۔ لالہ ناک کٹا چاہتا
تو نہین تہا کہ نہال چند کے آگے قصہ بیان کرے مگر پھر اس خوف سے کہ رام دئی اسوقت غصہ مین
ہے اگر مین بیان نکرون تو وہ ضرور بیان کر دیگی کچہہ کہسانا سا ہوکر زبان دبا کر کہنے لگا کہ مہاراج
آپ جانتے ہین کہ وید مین وقت ضرورت نیوگ کیلئے آگیا ہے سو مین نے
بہت دنون سوچکر اُنکو نیوگ کرایا تہا۔ مجہہ سے یہ غلطی ہوئی کہ مینے نیوگ کے لئے مہر سنگہہ کو بلا
لیا پیچھے معلوم ہوا کہ وہ میرے دشمن کرم سنگہہ کا بیٹا اور نہایت شریر آدمی ہے وہ مجھے اور میری
استری کو ضرور خراب کریگا اور وہ وعدہ کر گیا ہے کہ مین یہ ساری کیفیت خوب شائع کرونگا
نہال چند بولا کہ درحقیقت بڑی غلطی ہوئی اور پہر بولا کہ وساوامل تیری سمجھہ پر نہایت ہی افسوس
ہے کیا تجھے معلوم نہ تہا کہ نیوگ کے لئے پہلا حق برہمون کا ہے اور غالبًا یہ بھی تجھ پر پوشیدہ نہین
ہوگا کہ اس محلہ کی تمام کہتر انی عورتین مجہہ سے ہی نیوگ کراتی ہین اور مین دن رات اسی سیوا
مین لگا ہوا ہون پھر اگر تجھے نیوگ کی ضرورت تہی تو مجھے بلا لیا ہوتا سب کام سدہ ہو جاتا اور

کوئی بات نہ نکلتی اس محلہ مین اب تک تین ہزار کے قریب ہندو عورتون نے نیوگ کرایا ہے مگر کیا کبھی تم نے اسکا ذکر بھی سنا یہ پردے کی باتین ہین سب کچھ ہوتا ہے پھر ذکر نہین کیا جاتا لیکن مہر سنگھہ تو ایسا نہین کریگا۔ ورہ دو چار گھنٹون تک دیکھنا کہ سارے شہر مین رام دئی کے نیوگ کا شور و غوغا ہوگا لالہ دیوت بولا کہ درحقیقت مجھ سے سخت غلطی ہوئی اب کیا کرون۔ اسوقت شریر پنڈت نے جو بباعث نہ ہونے رسم پردہ کے رام دئی کو دیکھ چکا تہا کہ جوان اور خوش شکل ہے نہایت بیحیائی کا جواب دیا کہ اگر اسی وقت رام دئی مجھ سے نیوگ کرے تو مین ذمہ وار ہوتا ہون کہ مہر سنگھہ کے فتنہ کو مین سنبھال لونگا اور پہلا حمل ایک شکی بات ہے اب بہر حال یقینی ہو جائیگا۔ تب وساوامل دیوت تو اس بات پر بھی راضی ہوگیا مگر رام دئی نے سنکر سخت گالیان اسکو نکالین تب وساوامل نے پنڈت کو کہا کہ مہاراج اسکا یہی حال ہے ہرگز نیوگ کرنا نہین چاہتی۔ پہلے بھی مشکل سے کرایا تہا جسکو یاد کر کے ابتک رو رہی ہے کہ میرا منہہ کالا کیا اسی سے تو اس نے چیخین ماری تہین جنکو آپ سنکر دوڑے آئے تب وہ شہوت پرست پنڈت وساوامل کی یہ بات سنکر رام دئی کیطرف متوجہ ہوا اور کہا نہین بہاگوان نیوگ کو برا نہیں ماننا چاہئے یہ وید آگیا ہے مسلمان بھی عورتون کو طلاق دیتے ہین اور وہ عورتین کسی دوسرے سے نکاح کرلیتی ہین سو جیسے طلاق جیسے نیوگ بات ایک ہی ہے اگر کوئی مسلمان تمہین نیوگ کا طعنہ دے تو تم طلاق کا طعنہ دیدیا کرو مگر نیوگ سے انکار مت کرو کہ اسمین کچھہ بھی دوش نہین بیشک مزہ سے نیوگ کرو۔ اگر ہم سے ناراض ہو تو خیر کسی اور سے۔ ایک سے نہین دوسرے سے۔ دوسرے سے نہین تیسرے سے آخر ضرور مطلب حاصل ہوگا تمہاری پڑوسن ہردئی نے پندرہ برس تک مجھ سے ہی نیوگ کرایا تہا ایشر کی کرپا سے دش پتر ہوئے جو ابتک زندہ موجود ہین اور ایک مدرسے مین پڑھتا ہے چنانچہ ابتک رلیا رام ہردئی کا شوہر ہمارا احسانمند ہے اور بہت کچھ سیوا کرتا ہے اور ہمارا گن گاتا ہے کہ تم نے ہی مجھے پتر دیئے تم بھی اگر چاہو تو ہم حاضر ہین اور تمہاری ابھی وستھا کیا ہے۔ تیرہ چودہ سال کی عمر ہوگی برابر نیوگ کراتی رہو ہان یہ مشورہ ضرور دیتا ہون کہ برہمن کا بیج چاہئے مول نہ جیسے پتر ہونگے اور کیا چاہتی ہو۔ رام دئی یہ باتین سنکر آگ ببولا ہوگئی اور بولی کہ اے پاجی پنڈت تیری استری

نرائینڈنی کو بھی تو اب تک کوئی لڑکا پیدا نہین ہوا تو اسکا نیوگ کیون نہین کراتا تا اچھے اچھے سندر بچے پیدا ہون بلکہ مین نے تو سنا ہے کہ تیری لڑکی بٹن دئی بھی ابتک بچون کو ترستی ہے اُسکا بھی نیوگ کرا۔ تب پنڈت راندئی کی یہ باتین سنکر اندر ہی اندر جل گیا اور مارے غصے کے مُنہ لال ہوگیا کہ اس نے میری استری اور بیٹی کا کیون نام لیا اور بہت جل سڑ کر بولا کہ ہم نیوگ کرایا نہین کرتے۔ ہم تو ہمیشہ بیرج داتا ہی مقرر کئے جاتے ہین رامدئی نے کہا کہ اب مجھے معلوم ہوا کہ تمہین لوگ قوم کی مٹی پلید کر رہے ہو اگر تم سچ مچ وید کو سچا جانتے تو پہلے وید کے ایسے حکمون پر تم آپ ہی عمل کر کے دکھلاتے پر عمل کرنا تو کہان تم تو اپنی نصیحت کو سن بھی نہین سکتے اِس سے صاف ظاہر ہے کہ تم لوگ صرف مُنہ سے ہی وید وید کرتے ہو اور حقیقت مین وید کی تعلیمون سے سخت بیزار ہو اور ہر بات مین اپنا پہلو اونچا ہی رکھا ہے نیوگ کا مسئلہ بھی شاید اسی لئے بنایا گیا کہ تا برہمنون کی زناکاری اس پردہ مین چھپی رہے ورنہ اپنی بے اولاد عورتون اور بہو بیٹیون کا نیوگ کیون نہین کراتے کیا وہ اس شہر مین کم ہین۔ پنڈت بولا بھاگوان تجھے خبر نہین تمام رشی رکھی نیوگ کراتے آئے ہین لیکن ایک براہمنی کھتری سے نیوگ نہین کرا سکتی اور برہمن ایک لاکھ کھترانی سے بھی کر سکتا ہے یہی بھید ہے کہ ہمارے نیوگ کی تمہین خبر نہین تو رام دئی نے کہا کہ نیوگ تو بجائے خود ایک حرامکاری تھی مگر اُس حرامکاری کو تم نے اور بھی ظلم سے بھر دیا کہ کھتریون کی عورتین تم سے زنا کراوین مگر تمہاری عورتین کھتریون کے نزدیک نجاوین۔ سچ تو یہ ہے کہ تم نے نیوگ کا بہانہ کر کے بچارے کھتریون سے کوئی پُرانا بدلا لیا اور کھتریون کو یہ موقع نہ دیا پنڈت نے کہا کہ بھاگوان یہ ہماری طرف سے نہین یہی وید آگیا ہے۔ رامدئی کو سنکر پھر آگ لگ گئی اور کہا کہ یہ کیسا وید اور کیسی اُس کی تعلیم ہے کہ ایک تو حرامکاری اور پھر طرفداری اور رام دئی نے یہ بھی کہا کہ اگر ایشر عام لوگون اور اپنے بھگتون مین اپنی پاک قانون مین دیا اور کرپا کے لحاظ سے کچھ امتیاز رکھے تو وہ اور بات ہے کیونکہ خاص بندون کا معاملہ خصوصیت کو چاہتا ہے۔ لیکن کھتری اور برہمن مین یہ فرق رکھنا سمجھ نہین آتا اور پھر فرق بھی حرامکاری مین برہمن کو دو حصہ حرامکاری کی اجازت

ہے یعنے اپنی قوم اور دوسری تمام ہندو قوموں کے لئے بھی اور یہ وسیع مہربانی کسی دوسری قوم پر نہ ہوئی - پنڈت بولا کہ رام دئی افسوس کہ تو وید کے بھید کو نہیں سمجھی کہ اُس نے ایسا کیوں کیا بات تو یہ ہے کہ برہمن وید شاستر کے پڑھنے پڑھانے میں عمر بسر کرتے ہیں اور انہیں میں سے اکثر سادھو اور جوگی اور بیراگی ہی ہوتے ہیں اور ان شغلوں کی وجہ سے اکثر وہ غریب اور کنگال ہی رہتے ہیں اول تو ان میں بیاہ کرنیکی گنجائش ہی نہیں ہوتی اور اگر ہو بھی تو کہاں سے کھلاویں نہ بیوپار نہ کھیتی نہ نوکری نہ کوئی اور ذریعہ مال جمع کرنیکا رکھتے ہیں اس لئے ایشر نے اُنکا جوش شہوت فرو کرنیکیلئے نیوگ بنادیا اور یہی بھید ہے کہ برہمن آریہ کے ہر یک قوم کی استری سے نیوگ کرسکتا ہے مگر دوسری قوموں کو یہ اختیار حاصل نہیں اُنکے لئے یہ فخر کافی ہے کہ برہمن کا بیج اُنکی اولاد میں بکثرت ہو رام دئی نے کہا پنڈت جی آپ زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ مجھے وید کی ساری خفیفت معلوم ہوگئی پہلے تو میرے دل میں یہی کھٹکا تھا کہ وید توحید کی راہ صاف طور پر نہیں بتلاتا - جہاں دیکھو وایو اور جل اور اگنی اور چاند اور سورج اور ستاروں کی پرستش اور مہمان نظر آتی ہے کہیں بھی یہ ہدایت نہیں کہ ایشر کے سوا کسی اور چیز کی پرستش مت کرو - سارا وید ورق ورق کرے دیکھلو کہیں ایسی شرتی نہ پاؤ گے جس کے معنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوں یعنی یہ معنے کہ ایک خدا ہی ہے جسکو پوجنا چاہیئے اور کوئی چیز پوجنے کے لائق نہیں نہ زمین کی چیزوں میں سے نہ آسمان کی چیزوں میں سے نہ چاند نہ سورج نہ وایو - نہ جل - اگر کوئی ایسی شرتی ہے تو بھلا پنڈت جی پیش تو کرو سو ایک تو وید کی اسی خرابی پر رونا آتا تھا - اب دوسری خوبی وید کی یہ بھی معلوم ہوئی کہ وید پاکدامن عورتوں کی عزت کو بھی خراب کرنا چاہتا ہے اگر خواہ نخواہ بناوٹی اولاد کے لئے تعلیم تھی تو یہ کہنا کافی تھا کہ گود میں بچے لو حالانکہ وید نے آپ ہی بتلایا تھا کہ گود لینے سے بھی متبنے ہو سکتا ہے پھر اُس سے کنارہ کرنا اور نیوگ کو واجب ٹھہرانا بجز حرامکاری شایع کرانیکے اور کس بنا پر مبنی ہو سکتا ہے - یہ باتیں کہکر رام دئی نے رو دیا کہ درحقیقت وید ہی نے آریہ ورت کا ستیاناش کر دیا اگر وید آتش پرستی کی تعلیم نہ کرتا تو وہ لاکھوں آدمی اس دیس کے کبھی نہ پائے جاتے جو اس زمانہ میں بھی اگنی پوجا میں

مشغول ہین جن چیزون کی ویدنے تعظیم بیان کی انہیں چیزونکی ہماری قوم مین قدیم سے پرستش جاری ہے پھر رام دئی نے پنڈت کو مخاطب کرکے یہ بھی کہا کہ یہ جو تونے کہا کہ آریون مین نیوگ ایسا ہے جیسا کہ مسلمانین طلاق اس سے معلوم ہوا کہ تم اس گند کو کسیطرح چھوڑنا نہین چاہتے اور زور لگا رہے ہو کہ کسیطرح یہ چھپا ہی رہے۔ بھلا پنڈت جی طلاق کو نیوگ سے کیا مناسبت اور نیوگ کو طلاق سے کیا نسبت مسلمان ہمارے پڑوسی ہین اور اس بات کو ہم خوب جانتے ہین کہ مسلمانون مین نکاح ایک معاہدہ ہے جسمین مرد کی طرف سے مہر اور تعہد نان ونفقہ اور اسلام اور حسن معاشرت شرط ہے اور عورت کی طرف سے عفت اور پاکدامنی اور نیک چلنی اور فرمانبرداری شرائط ضروریہ مین سے ہے اور جیسا کہ دوسرے تمام معاہدے شرائط کے ٹوٹ جانے سے قابل فسخ ہوجاتے ہین ایسا ہی یہ معاہدہ بھی شرطون کے ٹوٹنے کے بعد قابل فسخ ہوجاتا ہے صرف یہ فرق ہے کہ اگر مرد کیطرف سے شرائط ٹوٹ جائین تو عورت خود بخود نکاح کے توڑنے کی مجاز نہین ہے جیسا کہ وہ خود بخود نکاح کرنے کی مجاز نہیں بلکہ حاکم وقت کے ذریعہ سے نکاح کو توڑا سکتی ہے جیسا کہ ولی کے ذریعے سے نکاح کو کرا سکتی ہے اور یہ کمی اختیار اُس کی فطرتی شتابکاری اور نقصان عقل کی وجہ سے ہے لیکن مرد جیسا کہ اپنے اختیار سے معاہدہ نکاح کا باندھ سکتا ہے ایسا ہی عورت کی طرف سے شرائط ٹوٹنے کیوقت طلاق دینے مین بھی خود مختار ہے سو یہ قانون فطرتی قانون سے مناسبت اور مطابقت رکھتا ہے گویا اُس کی عکسی تصویر ہے کیونکہ فطرتی قانون نے اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ ہر یک معاہدہ شرائط قرارداده کے فوت ہونے سے قابل فسخ ہوجاتا ہے اور اگر فریق ثانی فسخ سے مانع ہو تو وہ اُس فریق پر ظلم کررہا ہے جو فقدان شرائط کی وجہ سے فسخ عہد کا حق رکھتا ہے جب ہم سوچین کہ نکاح کیا چیز ہے تو بجز اس کے اور کوئی خصوصیت معلوم نہین ہوتی کہ ایک پاک معاہدہ کی شرائط کے نیچے دو انسانون کا زندگی بسر کرنا ہے اور جو شخص شرائط شکنی کا مرتکب ہو وہ عدالت کی رو سے معاہدہ کے حقوق سے محروم رہنے کے لائق ہوجاتا ہے اور اسی محرومی کا نام دوسرے لفظونمین طلاق ہے لہذا طلاق ایک ایسی پوری جدائی ہے جس سے مطلقہ کی حرکات سے شخص طلاق دہندہ پر کوئی بد اثر نہین پہنچتا یا دوسرے لفظونمین ہم یون کہہ سکتے ہین کہ ایک عورت کسی کی منکوحہ ہوکر نکاح کے معاہدہ کو کسی اپنی بد چلنی سے توڑدے تو وہ اس عضو کی طرح ہے جو گندہ ہوگیا اور سڑ گیا یا اُس دانت کیطرح ہے جسکو کیڑے نے

کہا لیا اور وہ اپنے شدید درد سے ہر وقت تمام بدن کو ستاتا اور دکھ دیتا ہے تو اب حقیقت مین وہ دانت دانت نہین ہے اور نہ وہ متعفن عضو حقیقت مین عضو ہے اور سلامتی اسی مین ہے کہ اس کو اکھیڑ دیا جائے اور کاٹ دیا جائے اور پہینکدیا جائے یہ سب کارروائی قانون قدرت کے موافق ہے۔ عورت کا مرد سے ایسا تعلق نہین جیسے اپنے ہاتھ اور اپنے پیر کا۔ لیکن تاہم اگر کسیکا ہاتھ یا پیر کسی ایسی آفت مین مبتلا ہوجائے کہ اطباء اور ڈاکٹرون کی رائے اسی پر اتفاق کرے کہ زندگی اسکی کاٹ دینے مین ہے تو بہلا تم مین سے کون ہے کہ ایکجان بچانے کے لئے کاٹ دینے پر راضی نہو پس ایسا ہی اگر تیری منکوحہ اپنی بدچلنی اور کسی مہاپاپ سے تیرے پر وبال لاوے تو وہ ایسا عضو ہے کہ بگڑ گیا اور سڑ گیا اور اب وہ تیرا عضو نہین ہے اسکو جلد کاٹ دے اور گھر سے باہر پہینکدے ایسا نہو کہ اس کی زہر تیرے سارے بدن مین پہنچ جائے اور تجھے ہلاک کرے پھر اگر اس کاٹے ہوئے اور زہریلے جسم کو کوئی پرندیا درندہ کہائے تو تجھے اس سے کیا کام کیونکہ وہ جسم تو اسیوقت سے تیرا جسم نہین رہا جبکہ تو نے اُس کو کاٹ کر پہینکدیا † اب جبکہ طلاق کی ایسی صورت ہے کہ اسمین خاوند خاوند نہین رہتا اور نہ عورت اس کی عورت رہتی ہے اور عورت ایسی جدا ہوجاتی ہے کہ جیسے ایک خراب شدہ عضو کاٹ کر پہینکدیا جاتا ہے تو ذرا سوچنا چاہئے کہ طلاق کو نیوگ سے کیا مناسبت ہے طلاق تو اس حالت کا نام ہے کہ جب عورت

† بعض ہندو نہایت نادانی کی وجہ سے بول اُٹھتے ہین کہ مسلمانون کی حدیثون مین لکہا ہے کہ آدم نے بوجہ ضرورت اپنی بیٹیاں اپنے بیٹون کو بیاہ دی تہین سو یہ کام کیا نیوگ سے کچھ کم ہے سو ایسے ہندوؤنکو یاد رہے کہ یہ بیان نہ قرآن مجید مین پایا جاتا ہے نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ سلم کی حدیث مین۔ اور اگر ہے تو دکہلاؤ۔ ہان بعض مسلمانون کا یہ قول ضرور لکہا ہے کہ حضرت آدم کیوقت چونکہ اور انسان دنیا مین نہ تھے اس لیے خدا نے یہ کیا کہ حوا انکی بیوی ہمیشہ لڑکی اور لڑکا توام جنتین اور حضرت آدم پہلے پیٹ کی لڑکی کو دوسرے پیٹ کے لڑکے کے ساتھ شادی کر دیتے لیکن اس قول کا قائل نہ تو قرآن سے کوئی سند لایا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث آنحضرت کی اس کے پیش کی اسلئے یہ قول مردود ہے اور جسطرح ستو یا باوا نانک کے ایسے مسائل جو وید کے مخالف ہین آریہ نہین مانتے اسیطرح ہم بھی ایسی باتون کو نہین مانتے اور حیا اور انصاف کے برخلاف ہے کہ ہمارے سامنے ایسی

سے بیزار ہوکر بکلی قطع تعلق اُس سے کیا جائے مگر نیوگ مین تو خاوند بدستور خاوند رہتا ہے اور نکاح بھی بدستور نکاح ہی کہلاتا ہے اور جو شخص اس غیر عورت سے ہمبستر ہوتا ہے اسکا نکاح اُس عورت سے نہین ہوتا۔ اور اگر یہ کہو کہ مسلمان بے وجہ بھی عورتون کو طلاق دیدیتے ہین تو تمہین معلوم ہے کہ شرع نے مسلمانون کو لغو کام کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ قرآن مین ہے **والذین ہم عن اللغو معرضون** اور قرآن مین بیوجہ طلاق دینیوالون کو بہت ہی ڈرایا ہے۔ اسوا اسکے تم اسباب کو بھی تو ذرا سوچو کہ مسلمان اپنی حیثیت کے موافق بہت سا مال خرچ کرکے ایک عورت سے شادی کرتے ہین اور ایک رقم کثیر عورت کے مہر کی اُنکے ذمہ ہوتی ہے اور بعضون کے مہر کئی ہزار اور بعض کے ایک لاکھ یا کئی لاکھ ہوتے ہین اور یہ مہر عورت کا حق ہوتا ہے اور طلاق کے وقت بہر حال اُسکا اختیار ہوتا ہے کہ وصول کرے اور نیز قرآن مین یہ حکم ہے کہ اگر عورت کو طلاق دیجائے تو جسقدر مال عورت کو طلاق سے پہلے دیا گیا ہے وہ عورت کا ہی رہیگا اور اگر عورت صاحب اولاد ہو تو بچون کے تعہد کی تشکلات اسکے علاوہ ہین اسواسطے کوئی مسلمان جب تک اسکی جان پر ہی عورت کی وجہ سے کوئی وبال نہ پڑے تب تک طلاق کا نام نہین لیتا بہلا کون ایسا پاگل ہے کہ بیوجہ اس قدر تباہی کا بوجھ اپنے سر پر

باتین پیش کیجائین کہ جو قرآن مین نہ حدیث مین موجود ہین اور نہ اُنپر مسلمانون کا عمل ہے اور جب نامعلوم شخص کا یہ قول ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے اسباب کے تصور سے حضرت آدم کیوقت مین تو دنیا مین کوئی اور بھی انسان نہین تہا پہر اُنکی اولاد کے کہان رشتے ہوئے یہ بات ضرور تہا اپنے دل سے بنائی کہ شاید انتظام ہوگا کہ ذرہ پیٹ کے لحاظ سے تبدیلی کرکے نکاح کرادیا جاتا ہوگا مگر اُسے یہ بھی معلوم نہتا کہ حضرت آدم کی اولاد چالیس لڑکے تھے اور اُن سے پوتے پڑپوتے وغیرہ ہوکر حضرت آدم کے جیتے جی چالیس ہزار آدمی دنیا مین ہوگیا تہا اگر اضطراری طور پر کوئی ایسا کام جائز بھی رکہا جاتا تو دور کے رشتون سے ہوتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ جیسے حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے نکالی گئین ایسا ہی ہر ایک لڑکے کی جورو اسکی پسلی سے نکالی گئی ہو یا ممکن ہے کہ حضرت آدم کیطرح جورو والے بھی الگ پیدا ہوگئی ہون کیونکہ جسنے آدم کو مٹی سے پیدا کیا وہ آدم کی لڑکون کی جوروان بھی اسیطرح پیدا کرسکتا تہا۔ غرض چونکہ خدا تعالے

ڈال دے بہرحال جب مرد اور عورت کے تعلقات نکاح باہم باقی نہ رہے تو پھر نیوگ کو اس سے کیا نسبت جسمین عین نکاح کی حالت مین ایک شخص کی عورت دوسرے شخص سے ہمبستر ہو سکتی ہے پھر طلاق مسلمانون سے کچھ خاص بھی نہین بلکہ ہر ایک قوم مین بشرطیکہ دیوث نہ ہون نکاح کا معاہدہ صرف عورت کی نیک چلنی تک ہی محدود ہوتا ہے اور اگر عورت بدچلن ہو جائے تو ہر ایک قوم کے غیرتمند کو خواہ ہندو ہو خواہ عیسائی ہو بدچلن عورت سے علیحدہ ہونیکی ضرورت پڑتی ہے مثلاً ایک آریہ کی عورت نے ایک چوہڑے سے ناجائز پیدا کر لیا ہے چنانچہ بارہا اس ناپاک کام مین پکڑی بھی گئی اب آپ ہی فتوے دو کہ اس آریہ کو کیا کرنا چاہئے کیا نکاح کا معاہدہ ٹوٹ گیا یا اب تک باقی ہے کیا یہ چاہئے کہ وہ مسلمانون کی طرح اس عورت کو طلاق دیدے یا یہ کہ ایک دیوث کی طرح اُس آشنا پر راضی رہے یا مثلاً ایک عورت علاوہ بدکار ہونیکی خاوند کے قتل کرنیکی فکر مین رہے تو کیا یہ جائز ہے کہ اس کا خاوند ایک مدت تک اس کی بدکاری کو دیکھتا رہا اور اس پر خوش رہے اور آخر اس فاسقہ کے ہاتھ سے قتل ہو غرض یہ مثال نہایت درست ہے کہ گندی عورت گندے عضو کیطرح ہے اور اسکا کاٹ کر پھینکنا اسی قانون کی رو سے ضروری پڑا ہوا ہے جس قانون کی رو سے ایسے عضو کاٹے جاتے ہین اور چونکہ ایسی عورتون کو اپنے پاس سے دفع کرنا واقعی طور پر ایک پسندیدہ بات اور انسانی غیرت کے مطابق ہے اس لئے کوئی مسلمان

بقیہ حاشیہ:

کی پاک کتاب مین اسکا کچھ بھی ذکر نہین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین کچھ ذکر ہے اس لئے ایسے سوالون کے وقت ہمارا یہی جواب ہے کہ اسوقت جو کچھ خدا تعالیٰ کی تقدس اور حکمت کے مناسب ہوگا وہی کام خدا تعالیٰ نے کیا ہوگا بیحیائی کے کامون سے تو وہ آپ منع فرماتا ہے اور چونکہ تعطل صفات خدا تعالیٰ پر جائز نہین اور ہمارے آدم سے پہلے بھی کئی اُمتین دنیا مین ہو چکی ہین اسلئے یہ بھی کچھ تعجب کی بات نہین کہ آریہ لوگ جو کروڑہا برسونکا دعوےٰ کرتے ہین اُنپر وبال آنیکے بعد کچھ لڑکیان اُن کی باقی رہ گئی ہون اُنہین لڑکیون سے حضرۃ آدم کے لڑکون نے نکاح کر لیا ہو پس اس صورت مین تو مسلمان آریون کے داماد ثابت ہوئے اور یہ بات قرین قیاس بھی معلوم ہوتی ہے کیونکہ لکھا ہے کہ حضرت آدم مع اپنے لڑکون کے ہندوستان مین تشریف لائے اور غالباً یہ تشریف لانا شادی کی تقریب پر ہوگا واللہ اعلم۔ منہ۔

اس کارروائی کو چھپے چھپے ہرگز نہین کرتا مگر نیوگ چھپکر کیا جاتا ہے کیونکہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بُرا کام ہے ٭

جب رام دئی یہ سب باتین کہہ چکی تو پنڈت سخت نادم ہوکر لاجواب ہو گیا اور کہا کہ اب مجھے سمجھ آگیا کہ نیوگ حقیقت مین خباثت کا ہی کام ہی تب ہی تو چھپکر کیا جاتا ہے کیونکہ انسانی فطرت اور انسانی کانشنس اس کو مردانہ غیرت کے برخلاف سمجھتے ہین پس نیوگ اور طلاق کو ایک ایک ہی سنگ مین سمجھنا ٹھیک نہیں۔ یہ بات فی الحقیقت سچی ہی کہ نکاح مرد اور عورت مین ایک عہد ہے اور وہ بدعہدی کے بعد قائم نہین رہ سکتا اور جو شخص اپنی عورت کو بدکار پاکر پھر بھی اس سے قطع تعلق نہین کرتا وہ حقیقت مین دیوث اور بےعزت ہی ہی اور حقیقت مین ایسی عورت سے قطع تعلق کرنا اس مثال کے نیچے داخل ہے کہ ایک شخص ایسے عضو کو بھی اپنے وجود کا ٹکڑہ ہی سمجھے جو سڑگل گیا اور جو بدبو سے دماغکو پریشان کرتا ہے اور اپنے عفونت سے چنگے بھلے وجود کو دکھہ دے رہا ہے بیشک ایسی عضو کو جلد کاٹ دینا چاہیئے ایسا نہو کہ تمام بدن ہی تباہ ہو جائے مگر نیوگ کی حالت مین تو وہ عورت کسیطرح سڑے ہوئے عضو کی مانند نہین ہو سکتی اور ایک تندرست عضو کی طرح ہوتی ہے جو بدن کی جزہے اور ایک بھلے مانس کے نکاح مین ہوتی ہی اور پھر عین منکوحہ ہونیکی حالت مین دوسرے سے ہمبستر کرائی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت بےغیرتی اور بیشرمی کی بات ہے۔ کیا کہین ہمارے ویدون کے رشی بھی بڑے ہی بیدھے تھے جنہون نے ایسی ایسی باتین لکھدین۔ رامدئی نے کہا کہ ایسی باتین کسی بیدھے کا کام نہین بلکہ بےغیرت کا کام ہے جس نے تمام دنیا کی کانشنس کی مخالفت کی دنیا کے مذاہب مین ہزارون اختلاف ہین ضرورتون کے وقت طلاقین بھی ہوتی چلی آئی ہین مگر ایسا تو کسی مذہب ملت مین سُنا نہین گیا اور نہ کوئی ایسی کتاب دیکھی کہ اس درجہ بےغیرتی کی تعلیم دیوے کہ ایک عورت باوجود قید نکاح اور زندہ ہونے خاوند کے اس لالچ سے دوسرون سے ہم بستر ہوتی پھرے کہ تا اُن سے اولاد حاصل کرے پنڈت نے کہا کہ ہان رام دئی یہ سب سچ ہے اب مجھے شرمندہ تو مت کر مین خوب سمجھ گیا کہ نیوگ کی تعلیم سراسر گندی تعلیم ہی اور دہرم کی بات تو یہی ہی کہ نیوگ کو طلاق سے کچھہ نسبت نہین۔ جو عورت طلاقن ہو چکی وہ خاوند والی تو نہین کہلاتی اور تمام لوگ سمجھہ جاتے ہین کہ اب فلان شخص کی عورت نہین مگر نیوگ مین

تو نکاح قائم ہوتا ہے اور عورت اپنے مرد کی وارث ہوتی ہے اور اُس کے گھر مین آباد ہوتی ہے مگر اس لئے بدفعلی کراتی ہے کہ تا اُسکے لئے اولاد حاصل کرے لیکن ہم لوگ لاچار ہوکر مسلمانون کو بھی جواب دیدیا کرتے ہین کیا کرین دل نہین چاہتا کہ وید پر داغ لگاوین +

رام دئی نے کہا کہ پنڈت جی یہ تو ہٹ دھرمی ہے کہ وید کی محبت سے حق کو چھپا دین طلاق تو ایک سخت رسوائی سے نجات پانیکے لئے آخری علاج ہے مگر نیوگ اپنے ہاتھ سے ایک رسوائی پیدا کرنا ہے اور تم خود سوچو کہ جب ایک عورت نکاح کے عہد پر جو پاکدامنی اور نیک چلنی اور فرمانبرداری ہے قائم نرہی تو انجام کار بجز طلاق کے اور کیا علاج ہے اسی لئے گورنمنٹ انگریزی کو بھی اپنی قوم کے لئے ضرورتونکے وقت طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا۔ جن لوگون کی عورتین بدکار ہوجاتی ہین اور وہ اپنی عورتون کو طلاق نہین دیتے اور اُنکی بدکاری سے کراہت نہین کرتے بلکہ کسی آشنا کو گھر مین دیکھکر واپس چلے جاتے ہین اُن کی لوگ کچھہ تعریف نہین کرتے بلکہ چارون طرف سے اُنپر لعنتین پڑتی ہین اور دیوث کہلاتی ہین۔ اگر وہ انسانی غیرت سے طلاق دیتے تو کوئی بھی اُن کو بُرا نہ کہتا اس سے ثابت ہے کہ اس دنیا کے پیدا کرنیوالے نے انسانون کی عام فطرت مین یہ غیرت رکھدی ہے کہ وہ ہرگز راضی نہین ہوتے کہ ایکعورت منکوحہ نکاح کی حالت مین اپنے خاوند کی زندگی مین کسی دوسرے سے خرابی کرے اور جن لوگو مین یہ فطرتی غیرت باقی نہین رہی وہ اُس گندے اور سڑے ہوئے عضو کیطرح ہین جو اپنی صحت کی تمام قوتون کو کھو چکا ہے یہی سبب ہے کہ انسانی غیرت نے طلاق کو بے کراہت جائز رکھا اور نیوگ کو جائز نہ رکھا پس اسی باعث سے عام ہندو اس نیوگ کے عمل کو اپنی بہو بیٹیون اور بیویون سے چھپا چھپا کر کراتے ہین اور کھلے طور پر کوئی شخص اپنی استری یا بیٹی کو کسی غیر سے ہمبستر نہین کراتا پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانی غیرت کے زور نے وید پر ایمان لانے سے روکدیا اگر یہ حکم انسانی غیرت کے موافق ہوتا تو تمام ہندو کھلے کھلے طور پر کرکے دکھلاتے اب کیسی بیشرمی ہے کہ کھلے طور پر نیوگ پر عمل کرکے نہین دکھلاتے اور پھر طلاق سے اُس کو مشابہت دیتے ہین بہلا اگر اپنی باتمین سچے ہین تو جیسے مسلمان ضرورتون کے وقت کھلے کھلے طور پر طلاق دیدیتے ہین اور کسی سے نہین ڈرتے ایسا ہی ہندو بھی اس عمل کو مردِ میدان بنکر دکھلاوین مثلاً اسی شہر مین دس بیس ہندو اپنی عورتون کو دوسرون

سے ہمبستر کرادین اور اشتہار دیدین کہ آج رات فلان فلان لالہ صاحب اور فلان فلان پنڈت صاحب نے اپنی جوان عورت کو فلان فلان شخص سے اولاد کی غرض سے یا شہوت فرو کرانے کے لئے ہمبستر کرادیا ہے اور جب تک اپنی عورتون کو غیر ون سے ہم بستر نکرادین تب تک انکو طلاق وغیرہ کانام لیکر کسی الزامی جواب دینے کا حق نہین پہنچتا۔ کیونکہ مسلمانون کی کارروائی منافقانہ نہین وہ جس بات کو اللہ و رسول کا حکم قرار دیتے ہین اسکے بجالانے مین کسی سے نہین ڈرتے اور نہ کسی کی ملامت کا اندیشہ کرتے ہین پس اگر ہندو بھی درحقیقت نیوگ کے مسئلہ کو سچا ہی سمجھتے ہین اور بیٹے کنون کے حاصل کرنیکا ذریعہ قرار دیتے ہین تو الزامی جوابون سے پہلے اپنی عورتون سے کھلے کھلے طور پر نیوگ کرا کر دکھلائین ورنہ جھوٹے مردار ہین یہ بات سنکر پنڈت جی چپکے ہی کھسک گئے پھر بات نہ کی ✦

قادیان کے آریون کے اُن اعتراضون کا جواب جو اُنہون نے اپنے اشتہار مین لکھے ہین

اوّل اسلام کی تعلیم مین عورت کو محض ایک ذریعہ شہوت رانی کا سمجھا گیا ہے **الجواب** ہم اسی رسالہ مین لکھ چکے ہین کہ اسلام نے نکاح کرنے سے علت غائی یہ بھی رکھی ہے کہ تا انسان کو وجہ حلال سے نفسانی شہوات کا وہ علاج میسر آوے جو ابتدا سے خدا تعالے نے اسکے قانون قدرت مین رکھا گیا ہے اور اسطرح اُس کو عفت اور پرہیزگاری حاصل ہو کر ناجائز اور حرام شہوت رانیون سے بچا رہے کیا جس نے اپنی پاک کلام مین فرمایا کہ نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ یعنی تمہاری عورتین تمہاری کھیتیان ہین اُس کی نسبت کہہ سکتے ہین کہ اُس کی غرض صرف یہ تھی کہ تا لوگ شہوت رانی کرین اور کوئی مقصد نہو۔ کیا کھیتی سے صرف لہو ولعب ہی غرض ہوتی ہے یا یہ مطلب ہونا چاہئے کہ جو بیج بویا گیا ہے اسکو کامل طور پر حاصل کرلیں۔ پھر مین کہتا ہون کہ کیا جس نے اپنی مقدس کلام مین فرمایا مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ یعنے تمہارے نکاح کا مقصود یہ ہونا چاہئے کہ تمہین عفت اور پرہیزگاری حاصل ہو اور شہوات کے بدنتائج

سے بچ جاؤ۔ یہ نہین مقصود ہونا چاہئے کہ تم حیوانات کیطرح بغیر کسی پاک غرض کے شہوت
کے بندے ہوکر اسکام مین مشغول ہو گیا اس حکیم خدا کی نسبت یہ خیال کر سکتے ہین کہ اس نے
اپنی تعلیم مین مسلمانون کو صرف شہوت پرست بنانا چاہا اور یہ باتین فقط قرآن شریف مین نہین بلکہ ہماری
معتبر حدیث کی دو کتابین بخاری اور مسلم مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے
اور اعادہ کی حاجت نہین ہم اسی رسالہ مین لکھہ چکے ہین قرآن کریم تو اسی غرض سے نازل ہوا کہ تا
اُن کو جو بندہ شہوت تھے خدا تعالے کی طرف رجوع دلاوے اور ہر یک بے اعتدالی کو دور کرے۔ عرب
مین صدہا بیبیون تک نکاح کر لیتے تھے اور پھر اُنکے درمیان اعتدال بھی ضروری نہین سمجھتے تھے
ایک مصیبت مین عورتین پڑی ہوئی تہین جیسا کہ اسکا ذکر جان ڈیون پورٹ اور دوسرے بہت سے
انگریزون نے بھی لکھا ہے **قرآن کریم** نے اِن صدہا نکاحون کے عدد کو گھٹا کر چار تک پہنچا دیا بلکہ
اسکے ساتھہ یہ بھی کہدیا **فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً** یعنی اگر تم انمین اعتدال نرکھو تو پھر ایک
ہی رکھو پس اگر کوئی قرآن کے زمانہ پر ایک نظر ڈالکر دیکھے کہ دنیا مین تعدد ازدواج کس افراط تک
پہنچ گیا تہا اور کیسی بے اعتدالیون سے عورتون کے ساتھ برتاؤ ہوتا تہا تو اُسے اقرار کرنا پڑیگا کہ قرآن نے
دنیا پر یہ احسان کیا کہ اُن تمام بے اعتدالیون کو موقوف کر دیا لیکن چونکہ قانون قدرت ایسا ہی پڑا ہے
کہ بعض اوقات انسان کو اولاد کی خواہش اور بیوی کے عقیمہ ہونے کے سبب سے یا بیوی کے دائمی
بیمار ہونیکی وجہ سے یا بیوی کی ایسی بیماری کے عارضہ سے جسمین مباشرت ہرگز ناممکن ہے جیسی بعض
صورتین خروج رحم کی جنمین چہونے کے ساتھہ ہی عورت کی جان نکلتی ہے اور کبھی دس دس سال ایسی
بیماریان رہتی ہین اور یا بیوی کا زمانہ پیری جلد آنے سے یا اسکے جلد جلد حمل دار ہونے کے باعث
سے فطرتاً دوسری بیوی کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے اسقدر تعدد کے لئے جواز کا حکم دیدیا اور ساتھہ اس
کے اعتدال کی شرط لگادی۔ سو یہ انسان کی حالت پر رحم ہے تا وہ اپنی فطرتی ضرورتون کے پیش آنیکے
وقت الٰہی حکمت کے تدارک سے محروم نہ رہے جنکو اسباب کا علم نہین کہ عرب کے باشندے قرآن شریف سے
پہلے کثرت ازدواج مین کس بے اعتدالی تک پہنچے ہوئے تھے۔ ایسے ہی تو ضرور کثرت ازدواجی
کا الزام اسلام پر لگائینگے مگر تاریخ کے جاننے والے اسباب کا اقرار کرینگے کہ قرآن نے اُن رسمون کو
گھٹایا ہے نہ کہ بڑھایا پس جس نے تعدد ازدواج کی رسم کو گھٹایا اور نہایت ہی کم کر دیا اور صرف

اس اندازہ پر جواز کے طور پر پہنچ دیا جس کو انسان کی تمدن کی ضرورتین کبھی نہ کبھی چاہتی ہین کیا اس کو کہہ سکتے ہین کہ اُس نے شہوت رانی کی تعلیم سکہائی ہے ‡

اس جگہ ہم جان ڈیون پورٹ کی کتاب سے اور دوسرے چند فاضل انگریزون کی بعض عبارتین حاشیہ مین نقل کر کے لکھتے ہین تا معلوم ہو کہ مخالف لوگون نے بھی باوجودیکہ نہین چاہتے تھے کہ تائید اسلام مین کچھ لکھیں مجبور ہو کر اس شہادت کو ادا کر دیا ہے ہان بعض بدذات پادری

نوٹ ‡ جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب کے صفحہ ۸۵ مین لکھتے ہین کہ اہل عرب مین ایک سے زیادہ بیویان کرنے کا قدیم سے رواج چلا آتا تھا آپ کے احکام نے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے کثرت نکاح کے طریق کو جو اہل مشرق مین بہت رواج پا گیا تھا کم کر دیا یعنے گھٹا دیا وہ لوگ علاوہ کثرت ازدواج کے اپنی رشتہ دار عورتون سے بھی خراب ہوا کرتے تھے مگر آپ کی تعلیم سے وہ باتین بالکل معدوم ہو گئین۔ کوئی آدمی ایسا نہین کہ جو قرآن پڑھے اور اسکے دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہ بات ناممکن ہے کہ ایک شخص بانی مذہب ہو اور وہ ایسی باتین نکالے جن سے بدکاری رائج ہو اور پھر اُس کے مذہب مین بالکل کامیابی حاصل ہو جائے لہٰذا ہم کہہ سکتے ہین کہ اس مذہب کے مسائل کی سختی ہی زیادہ اس کی کامیابی کی باعث ہوئی ہے اور پھر صہ ۷۲ مین لکھتے ہین کہ مشرق مین بہت سے نکاح کرنے کی رسم حضرت ابراہیم عم کے وقت سے ہی چلی آتی ہے اور یہ بات انجیل کے بہت سے فقرون سے ثابت ہے کہ یہ رسم انجیل کے زمانہ مین بھی بُرے خیال سے نہین کی گئی ایسا ہی پروفیسر مارس صاحب اسلامی تعلیم کے اعتدال کی تعریف کر کے آخر مین لکھتے ہین کہ جب عیسائی مذہب کے پیچ در پیچ اور نا قابل فہم عقیدون پر خیال کیا جاتا ہے تو شاید ایک فلاسفر دین اسلام کی خوبی اور صفائی عقائد اور سادگی اور اسکا بناوٹ سے پاک ہونا دیکھکر آہ کر کے پچھتاوے کہ میرا مذہب ایسا کیون نہ ہوا۔ پھر گبن صاحب اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ آپکے زمانہ مین یہودیون جوروان کرنے کی کوئی حد نہ تھی۔ اور مجوسیون نے اپنی ماؤن کو بھی اپنے لئے مباح کر لیا تھا۔ ایسا ہی عرب بھی بلا تعین جوروئین رکھتے تھے اور اُن کی اخلاقی حالت یہان تک بگڑ گئی تھی کہ میراث کے مال کی طرح باپ کی منکوحہ عورتون کو بھی باہم بانٹتے تھے اور تمام عورتین بلا کسی امتیاز کے مردون کی وحشیانہ خواہشون کے پورا کرنے کا آلہ سمجھی جاتی تہیں بلکہ بعض قبائل مین جو کسی قدر یہودی اور کسیقدر صابی تھے یعنی ستارہ پرست ——— تھے ایک عورت کے کئی کئی خصم ہوتے تھے اور ہندوون کی قدیم رسم کی طرح یہ رسم بھی بے تکلف جاری تھی کہ جب عورت اپنی معمولی حالت کے بعد غسل سے فارغ ہوتی تو کمبخت بیحیا شوہر اس کو کہتا کہ فلان شخص کو بلا بھیج اور حمل کے آثار ظاہر ہونے تک بڑی احتیاط کیساتھہ جورو سے کنارہ کش رہتا اور اس سے یہ غرض ہوتی کہ بچہ شریف اور نجیب شخص کے تخم سے ہو اور اس سے بڑھکر یہ رسم تھی جو چند آدمی شمار مین دس سے کم ہوتے اکٹھے ہو کر ایک عورت کے پاس جاتے اور اس سے ہمبستر ہوتے۔ اور پھر لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب خرابیون کو دور فرمایا اور نکاح کو ایک معاہدہ قرار دیا گیا اور ہر یک افراط کو دور کر دیا گیا اور تشریح کی گئی کہ کن عورتون کے ساتھہ نکاح ہونا چاہیئے اور کس حد تک اور وہ حدود مقرر کئے گئے جو عقل اور اخلاق کے برخلاف نہین اور جب ہم عرب جاہلیت کی کثرت ازدواج اور اس طرز سلوک کا خیال کرتے ہین جو وہ اپنے عورتون کے ساتھ کرتے تھے اور پھر اس حالت پر غور کرتے ہین کہ جو اسلام کے طفیل سے اُن کو حاصل ہوئی تو ہمارا دل ایک فخر آمیز تعجب سے بھر جاتا ہے اور یقین ہوتا ہے کہ انسان کے دلپر اِس قسم کا تصرف کہ جس نے اُن شہوت پرستون کی حالتون کو بالکل پھیر دیا بے شبہ وہ ربانی تصرف تھا اور ایزک ٹیلر صاحب نے افریقہ مین مذہب اسلام کی نسبت بحث کرتے ہوئے قصبہ دولورہمپٹن کے چرچ کانگریس کے روبرو اپنی رائے

‡ نوٹ نیوگ کے بارے مین وید اور دیانند اور منو اور پوران اور دیا گولک جی کی گواہی تو ہم لکھہ چکے ہین اب گبن جیسے فاضل انگریزی کی بھی گواہی سن لو ‡

جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ جہالت کو بھی جمع رکھتے تھے انہون نے شیاطین کیطرح بہت افترا کئے اور صدہا اعتراض اسلام اور قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جماد ئے مگر دیکھنا چاہیے کہ ان اعتراضون کا اُنکے پاس ثبوت کیا ہے۔ کیا قرآن شریف سے یا کسی حدیث صحیح سے اُنہون نے لئے ہین ہمین تو اُن نادانون پر نہایت افسوس کے ساتھہ رونا آتا ہے کہ جنہون نے جلدبازی سے نہ صرف اپنے تئین تباہ کیا بلکہ بعض متعصب آریون کو بھی ساتھ ہی لے ڈوبے۔ یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لیئے تو حریص تھے ہی اسپر چند شریر اور نادان عیسائیون کی کتابین اُنکو ملگئیین اور شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے لہذا اس روسیاہی اور ندامت کا انہون نے بھی حصّہ لیا جواب نادان پادریونکے مُنہ پر نمایان ہے۔ میرے نزدیک جھوٹا ثابت ہونے کی ذلت ہزارون موتون سے بدتر ہے اگر عیسائی سچے تھے تو اب ہماری باتونکا کیون جواب نہین دیتے اگر وہ عربی مین دخل رکھتے تھے تو ہم نے **نورالحق** کو تالیف کر کے پانچہزار روپے کا اشتہار دیا اور کہا کہ یہ روپیہ اپنے پاس ہی جمع کرالین اور عربی مین بالمقابل کتاب لکھکر دکھلادین سو ایسے چپ ہوئے کہ گویا مرگئے کیا یہی وہ لوگ ہے جنکی شہادت قرآن کریم کی نکتہ چینی مین قبول کی گئی کسی کتاب کی تعلیم پر فناتی حملہ کرنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ اول اُس کتاب کی زبان بھی معلوم ہو ورنہ صرف دخل بیجا اور شیطانی حرکت ہوگی۔ ہان اُس صورتمین ایک شخص جو زبان سے ناواقف ہو اعتراض کر سکتا ہے جب اعتراض کی بنا ایسے فاضل اور مسلم لوگون کی شہادت پر ہو جو زبان کے ماہر اور دینی اسرار کے محقق مانے گئے ہین جیسا کہ ہم نے نیوگ کا اعتراض دیانند کے وید بہاش کے مطابق اور منو اور یاگولک جی اور گوردت اور پوران وغیرہ کے حوالہ سے کیا ہے۔ سو ایسے نہایت بزرگ اعتراضون مین جو قوم کے برگزیدہ اور مسلم پیشواؤن کے حوالون پر مبنی ہون جنکی شہادت کو ماننا ضروری ہو ہریک کو حق پہنچتا ہے کہ ان لوگون کو ملزم کرے جو لوگ اُنکی شہادت کو ایک قطعی اور یقینی شہادت سمجھتے ہین مگر یہ تو نہایت بے ایمانی اور بدذاتی ہے کہ آپ تو زبان مین کچھہ بھی مہارت نرکھین اور ان معانی کو قبول نکرین جو قوم کے پیشوا بتلاتے ہین اور ایسے معانی پیش کرین کہ نہ تو

حسب ذیل بیان کی۔ تعدادازدواج ایک بڑا دقیق مسئلہ ہے موسیٰ نے اسکو نہیں روکا اور داؤد جیسا خدا کا سا دل تہا اس کو عمل مین لایا۔ اور انجیل مین صاف طور سے ممنوع نہین ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تعدد ازدواج کی بیحد اجازت کو محدود کر دیا۔ تعدد ازدواج کے سبب مسلمانون مین بدکاری کم ہے۔ ہمکو خبردار ہونا چاہیئے کہ شاید ایک برائی کو بیوقت دور کرنے

قوم کے پیشوا نے بتلائے اور نہ اُن لوگون نے جو اس پیشوا کے بعد بطور نائب کے تسلیم کئے گئے تھے
اور نہ مسلم العلم والفضل اکابر قوم نے اُن معنون کی طرف کوئی بھی اشارہ کیا یہی خیانتین ہین جو
نادان پادریون سے ظہور مین آئین خدائے کامل قدوس پر نقصان کی حاجت کا بھی داغ لگایا اور اُس
پاک تعلیم پر اعتراض کیا جس کی راستی پر ایک ایسا بادیہ نشین گواہی دیسکتا ہے جو زمین و آسمان کی بناوٹ
کو سوچ کر اُسکے خالق کا پتہ لگانا چاہتے ؛

دوسرا سوال مسلمان حیض کے دنونمین بھی عورت سے جدا نہین ہوتے الجواب مین نہین سمجھ
سکتا کہ ان بہتان طراز لوگونکا یہ کیسا اعتراض ہے یہ لوگ جھوٹ بولنے کے وقت کیون خدا تعالیٰ
سے نہین ڈرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض و لا تقربوھن حتّٰی یطھرن
(الجزء نمبر ۵ا سورہ الفرقان) یعنی حیض کے دنومین عورتون سے کنارہ کرو اور انکے نزدیک مت جاؤ
یعنی صحبت کے ارادہ سے جبتک کہ وہ پاک ہولین اگر ایسی صفائی سے کنارہ کشی کا بیان وید مین بھی ہو
تو کوئی صاحب پیش کرین لیکن ان آیات سے یہ مراد نہین کہ خاوند کو بغیر ارادہ صحبت کے اپنی عورت کو
ہاتھ لگانا بھی حرام ہے یہ تو حماقت اور بیوقوفی ہوگی کہ باتکو اسقدر دور کھینچا جائے کہ تمدن کے قسم ضرورات
مین بھی حرج واقع ہو اور عورت کو ایام حیض مین ایک ایسی زہر قاتل کیطرح سمجھا جائے جسکے
چھونے سے فی الفور موت نتیجہ ہے اگر بغیر ارادہ صحبت عورت کو چھونا حرام ہوتا تو بیچاری عورتین
بڑی مصیبت مین پڑجاتین ۔ بیمار ہوتین تو کوئی نبض بھی نہ دیکھ سکتا گرتین تو کوئی ہاتھ سے اُٹھا نہ
سکتا ۔ اگر کسی درد مین ہاتھ پیر دبانیکی محتاج ہوتین تو کوئی دبا نہ سکتا اگر مرتین تو کوئی دفن نہ کر سکتا کیونکہ (ایسی تعلیم ہرگز مستحسن امر)
ہاتھ لگانا حرام ہے سو یہ سب نافہمون کی جہالتین ہین اور سچ یہی ہے کہ خاوند کو ایام حیض مین صحبت
حرام ہوجاتی ہے لیکن اپنی عورت سے محبت اور آثار محبت حرام نہین ہوتے ؛

تیسرا سوال کیا طلاق مین غیرت سے کام لیا گیا ہے کہ ایک شخص غصہ سے اپنی عورت کو
مان بہن کہکر طلاق دیدے تو اُسے پھر عورت بنانا اور گھر مین لانا جائز نہین جبتک تین
مہینے غیر شخص کا بستر گرم نہ کرے ؛

الجواب یہ اعتراض صرف ہندون کے تعصب اور بہتان تراشی اور دروغ گوئی پر ہی
دلیل نہین بلکہ اس بات پر بھی دلیل ہے کہ کس قدر یہ نادان فرقہ تعلیم قرآن کے پاک اصولون

ہے بے خبر ہین ۔ اے لالہ صاحبان اس سے بڑھکر اور کوئی بھی بدذاتی نہیں کہ ایک بے اصل افترا کو ایسے الفاظ مین پیش کرین جس سے یہ یقین دلانا منظور ہو کہ ہمین اسمین یقینی اور قطع علم ہے

اب مین آپ لوگون کی کیا کیا غلطی دور کرون کہ آپ لوگون نے اس سوال کو غلطیون کی معجون بنادیا ۔ اول تو کسی جاہل کا غصہ مین مان بہن کہدینا طلاق کا موجب ہی نہین ہو سکتا

اللہ جلشانہ فرماتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُظَاہِرُوْنَ مِنْکُمْ مِنْ نِسَائِہِمْ مَاہُنَّ اُمَّہَاتِہِمْ اِنْ اُمَّہَاتُہُمْ اِلَّا اللَّآئِیْ وَلَدْنَہُمْ وَاِنَّہُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ وَالَّذِیْنَ یُظَاہِرُوْنَ مِنْ نِسَائِہِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَتَمَآسَّا ط ذَالِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ط فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَہْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَتَمَآسَّا فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ط (الجزو نمبر ۲۸ سورۃ المجادلۃ)

یعنی جو شخص اپنی عورت کو مان کہہ بیٹھے تو وہ حقیقت مین اُس کی مان نہین ہو سکتی اُن کی مائین وہی ہین جن سے وہ پیدا ہوئے سو انکی بات نامعقول اور سراسر جہوٹ ہے اور خدا معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے اور جو لوگ مان کہہ بیٹھین اور پھر رجوع کرین تو اپنی عورت کو چھونیسے پہلے ایک گردن آزاد کرین یہی خدائے خبیر کیطرف سے نصیحت ہے اور اگر گردن آزاد نکر سکین تو اپنی عورت کو چھونیسے پہلے دو مہینے کے روزے رکہین اور اگر روزے نرکہہ سکین تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کہلاوین اب فرمایئے کہ جہوٹے بدذات کو کیا سزا دیجاوے جس نے ناحق افترا کرکے اپنی طرف سے یہ بات بنائی کہ مان کہنے کی حالتمین ایسی طلاق ہو جاتی ہے کہ پھر جب تک دوسرا خصم نہ کرلے خاوند کیطرف رجوع نہین کر سکتی ایسے دروغگوؤنکو اگر ایک مرتبہ بھی سزا ہو جائے تو پھر آئندہ جہوٹ بنانے پر جرأت نکرین دیکھو کیسی بیحیائی اور افترا پردازی ہے کہ نیوگ کی بات پر غصہ کرکے قرآن پر افترا باندہا ۔ یہ غصہ وید پر کرنا چاہئے تہا جس نے ہندوؤن کی عزت کو خاک مین ملادیا ایسا کہ وہ موہنہ دکہانیکے لائق بھی نرہے ۔ پھر یہ غصہ منو پر کرنا چاہیئے تہا جس نے وید کی ان شرتیونکو شائع کیا پھر یا گولک وید کا بہاشیکار اس غصہ کے لائق تہا جس نے یہ تفسیر لکھکر سارے آریہ ورت مین شائع کی پھر پورانون پر یہ غصہ ہونا چاہیئے تہا جنہون نے گھر گھر یہ خوشخبری سُنائی اور پھر دیانند کو کچھ سزا دینی چاہئے تھی جس نے اس زمانہ مین

ویدکا پردہ فاش کیا۔ پھر گورو دت بھی کسیقدر مار کہا نیکے لائق تہا جس نے نیوگ کے جواز پر انگریزی رسالے لکھے اور سید انہین کھڑے ہو کر دعوے کیا کہ ویدکی روسے زندہ خاوندوالی کا نیوگ جائز ہے لیکن ان بھلے مانسون نے قرآن کی تعلیم پر کیون افترا کیا اب ہمین دکہلاوین کہ قرآن کریم مین یا کسی حدیث مین کہان ہے کہ جا اپنی عورت کو مان کہہ بیٹھے پہر وہ عورت تب اُس کے گھر مین آباد ہو سکتی ہے جبکہ دوسرے کے نکاح مین آجاوے اور تین ہینے اسکے گھر مین آباد رہے اور اگر دکھلا نہ سکین تو بجز اسکے کیا کہین۔

کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

جس کی تعلیم یہ خیانت ہے + ایسے دین پر ہزار لعنت ہے

اب ہم ان نادانون پر یہ ظاہر کرتے ہین کہ قرآن مین کونسی ہدایتین ہین جنکی پابندی کے بعد پھر ایک شخص طلاق دینے کا مجاز ہوتا ہے اور وہ یہ ہین۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ یُّرِیْدَا اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۝

یعنی جن عورتون کی طرف سے ناموافقت کے آثار ظاہر ہو جائین پس تم اُن کو نصیحت کرو اور خوابگاہون مین اُن سے جدا رہو اور مارو (یعنی جیسی جیسی صورت اور مصلحت پیش آوے) پس اگر وہ تمہاری تابعدار ہو جائین تو تم بھی طلاق وغیرہ کا نام نہ لو اور تکبر نکرو کہ کبریائی خدا کیلئے مسلم ہے یعنی دل مین یہ نہ کہو کہ اس کی مجھے کیا حاجت ہے مین دوسری بیوی کر سکتا ہون بلکہ تواضع سے پیش آؤ کہ تواضع خدا کو پیاری ہے اور پھر فرماتا ہے کہ اگر میان بیوی کی مخالفت کا اندیشہ ہو تو ایک منصف خاوند کیطرف سے مقرر کرو۔ اور ایک منصف بیوی کیطرف سے اگر منصف صلح کرانے کے سے کوشش کرین گے تو خدا توفیق دیدیگا اور پھر فرمایا لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ فَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ .... الطلاق

مرّتان - فامساك بمعروف او تسريح باحسان - ولا يحل لكم ان تاخذوا مما اتيتموهن .... فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن .... واتقوا الله ربكم لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة فاذا بلغن اجلهن فامسكوهن بمعروف او فارقوهن بمعروف .... ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب واليئ يئسن من المحيض من نساءكم ان ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر .... ومن يتق الله يجعل له من امره يسرا ...... ذالك امر الله انزله اليكم ..... ومن يتق الله يكفر عنه سياته ويعظم له اجرا ۵

ترجمہ جو لوگ اپنی بیویوں سے جدا ہونے کے لیے قسم کہا لیتے ہین وہ طلاق دینے مین جلدی نکرین بلکہ چار مہینے انتظار کرین - سو اگر وہ اس عرصہ مین اپنے ارادے سے باز آجاوین پس خدا کو غفور رحیم پائینگے - اور اگر طلاق دینے پر پختہ ارادہ کرلین سو یاد رکہین کہ خدا سننے والا اور جاننے والا ہے یعنی اگر وہ عورت جسکو طلاق دی گئی خدا کے علم مین مظلوم ہو اور پھر وہ بد دعا کرے تو خدا اس کی بد دعا سُن لیگا - اور چاہیے کہ جن عورتون کو طلاق دیگئی وہ رجوع کی امید کیلئے تین حیض تک انتظار کرین اور ان تین حیض مین جو قریباً تین مہینے ہین دو دفعہ طلاق ہوگی یعنی ہر یک حیض کے بعد خاوند عورت کو طلاق دے اور جب تیسرا مہینہ آوے تو خاوند کو ہوشیار ہوجانا چاہیے کہ اب یا تو تیسری طلاق دیکر احسان کیساتہہ دائمی جدائی اور قطع تعلق ہے اور یا تیسرے طلاق سے رُک جاوے اور عورت کو حسن معاشرت کے ساتہہ اپنے گھر مین آباد کرے اور یہ جائز نہین ہوگا کہ جو مال طلاق سے پہلے عورت کو دیا تہا وہ واپس لیلے - اور اگر تیسری طلاق جو تیسرے حیض کے بعد ہوتی ہے دیدے تو اب وہ عورت اس کی عورت نہیں رہی اور جبتک وہ دوسرا خاوند نکرے تب تک نیا نکاح اس سے نہین ہوسکتا یعنی ایسے شخص کی سزا یہی ہے جو باوجود ہدایت متذکرہ بالا کے پھر نہ سمجہا اور چونکہ یہ عورت اب اس کی عورت نہین رہی اس لئے وہ خاوند کرنے مین اختیار کلی رکہتی ہے اور پھر فرمایا کہ جب تم عورتون کو طلاق دو اور وہ مدت مقررۃ تک پہنچ جائین اور عدت کی میعاد گذر جائے تو اُن کو نکاح کرنے سے مت روکو

یعنے جب تین حیض کے بعد تین طلاقین ہو چکین عدت بھی گذر گئی تو اب وہ عورتین تمہاری عورتین نہین اُن کو نکاح کے بغیر مت رکھو اور خدا سے ڈرو اور ان کو عدت کے دنونمین گھر سے مت نکالو۔ مگر یہ کہ کوئی کھلی کھلی بدکاری اُن سے ظاہر ہوا اور جب تین حیض کی مدت گذر جائے تو پھر بعد اسکا احسان کے ساتھ رکھ لو یا احسان کے ساتھ اُس کو رخصت کر دو۔ اگر کوئی تم مین سے خدا سے ڈریگا یعنی طلاق دینے مین جلدی نہین کریگا اور کسی بے ثبوت شبہ پر بگڑ نہین جائیگا تو خدا اسکو تمام مشکلات سے رہائی دیگا اور اُسکو ایسے طور سے رزق پہنچا دیگا کہ اُسے علم نہین ہوگا کہ مجھے کہان سے رزق آتا ہے اور جو عورتین حیض سے نومید ہو گئی ہین اُن کی مہلت طلاق بجائے تین حیض کے تین مہینہ ہین اور جو خدا سے ڈریگا یعنی طلاق دینے مین جلدی نہیں کریگا خدا اُسکے کام مین آسانی پیدا کر دیگا یہ خدا کا حکم ہے جو تمہاری طرف اُتار گیا اور جو خدا سے ڈریگا یعنی طلاق دینے مین جلدی نہین کریگا اور حتی الوسع طلاق سے دستبردار رہیگا خدا اُس کے تمام گناہ معاف کر دیگا اور اُسکو بہت بڑا اجر دیگا ✤

✤ حاشیہ

اگر کوئی عورت اذیت اور مصیبت کا باعث ہو تو ہم کو کیونکر یہ خیال کرنا چاہئے کہ خدا ہم سے ایسی عورت کے طلاق دینے سے ناخوش ہوگا مین دل کی سختی کو اُس شخص سے منسوب کرتا ہون جو اس عورت کو اپنے پاس رہنے دے نہ اُس شخص سے جو اسکو ایسی صورتون مین اپنے گھر سے نکالدے ناموافقت سے عورت کو رکھنا ایسی سختی ہے جس مین طلاق سے زیادہ بیرحمی ہے طلاق ایک مصیبت ہے جو ایک بدتر مصیبت کے عوض اختیار کیجاتی ہے تمام معاہدے بدعہدی سے ٹوٹ جاتے ہین پھر اسپر کونسی معقول دلیل ہے کہ نکاح کا معاہدہ ٹوٹ نہین سکتا اور کیا وجہ کہ نکاح کی نوعیت تمام معاہدون سے مختلف ہے۔ عیسیٰ نے زنا کی شرط سے طلاق کی اجازت دی مگر آخر اجازت تو دیدی نکاح ملانے کے لیئے ہے اس لیئے نہین کہ ہم دائمی تنازع اور نزاع کے باعث سے پریشان خاطر ہین خلاصہ تقریر جان ملٹن اگر مرد کسی دوسری جگہ چلا جائے اور اپنے گھر پر حاضر نہو تو آریون کی عورتون کو چاہیئے کہ میعاد مقررہ کے بعد نیوگ یعنے کسی دوسرے سے ہمبستر ہوکر اولاد حین لین کسی کی اجازت کی بھی ضرورت نہین اور وید آگیا موافق بیان پنڈت دیانند کے یہ ہے دواہتا استری جو واہت پتی دہرم کے ارتھ پردیش مین گیا ہو تو آٹھ برش۔ ودیا اور کیرتی کے لئے گیا ہو تو چھ ۶ - اور دھن ادی کامنا کے لیئے گیا ہو تو تین برش تک باٹ دیکھے پشچات نیوگ کر کے سنتان اتپتی کرے۔ جب دواہت پتی آوے تب نیوکت پتی چھوٹ جاوے۔

سوال چوتھا اب دیکھئے کہ لفظ زنا کس موقع کے لئے موزون ہی رسول خدا حضرت محمد صاحب کا اپنے متبنے بیٹے زید کی بہو مسماۃ زینب کی خواہش کرنا اور اس کے معقول عذر پر یہ بہانہ کرنا کہ خدا تعالے نے عرش پر اپنی زبان مبارک سے میرا اور تیرا نکاح پڑھدیا ہے ا **الجواب**

اے لالہ صاحبان آپ لوگون نے ہمارے سید و مولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام پرہیزگارون اور پاکدلون کے سردار ہین زنا کی تہمت لگائی اگرچہ **تعزیرات ہند دفعہ ۲۹۸** کی رو سے ایسے شخصون کی توہین کے مقدمہ مین جو ایک عظیم الشان پیشوا کی نسبت کی گئی ہے سزا تو یہہ ہے کہ کم سے کم عدالت سے ڈاڑھی اور مونچھ منڈوا کر برس برس کی قید ہوا ور نہ پیچھے کتہرانیون اور مصرانیون کو بجز نیوگ کرانے کے اور کوئی صورت کارروائی کے لئے باقی نرہے لیکن بالفعل ہم اس امید سے برداشت کرتے ہین کہ تا شاید تم آئندہ باز آجاؤ ۔

اب ہم ان آریون کے اس پُرافترا اعتراض کی بیخ کنی کیطرف متوجہ ہوتے ہین جو انہون نے زینب کے نکاح کی نسبت تراشا ہے ان مفتری لوگون نے اعتراض کی بناء دو یا تین ٹھہرائی ہین (۱) یہ کہ متبنٰے اگر اپنی جورو کو طلاق دیدیوے تو متبنٰے کرنیوالے کو اس عورت سے نکاح جائز نہین (۲) یہ کہ زینب آنحضرت کے نکاح سے ناراض تھی تو گویا آنحضرت نے زینب

تتمہ

پس جس حالت مین ہندوؤن کی عورتین ایسی آنادہین کہ خاوند مثلاً نوکر ہوا کرہے کو ئے مفقود الخبر اور گمشدہ نہین خطر روز آتے ہین ۔ مقام شہر کا نام معلوم ہے اگر چاہین تو آسانی سے وہان جا سکتی ہین مگر پھر بھی وید نے یہ تعلیم نہین دی کہ ضرور شہوت کے وقت خاوندون کے پاس چلی جائین ۔ خاص کر جب خاوند ایک جگہ نوکر اور بڑے معزز عہدہ پر ہو مثلاً ڈپٹی کمشنر ہو تو روپیہ کی بھی کمی نہین مگر پھر بھی وید نے زناکاری کی رغبت دی اس سے معلوم ہوا کہ وید کے رشیون کو زنا بہت ہی پیارا تھا ۔ تب ہی تو حلال وجہ کے جماع کی پروا نہ رکھہ کر نیوگ کو ہی پسند کیا بہرحال جس حالت مین وید کی آگیا کے بموجب اس صورت مین بھی ایک ہندو عورت نیوگ کرا سکتی ہے جب کہ ایک جگہ خاوند نوکر ہوا اور وید نے یہ حکم نہیں دیا کہ عورت خاوند کے پاس چلی جاوے بلکہ نیوگ کرانے کی اجازت دے دی ہے تو پھر جب کوئی آریہ جیلخانہ مین قید ہو تو اس صورت مین تو ہندو عورت کو نیوگ کرانے کے لئے اعلیٰ درجہ کا حق پیدا ہوگا کیونکہ وہ جیلخانہ مین نہین جا سکتی تھی ؀

کے معقول عذر پر یہ بہانہ گھڑا کہ مجھہ پر وحی نازل ہوئی ہے سو ہم ان دونون باتون کا ذیل مین جواب دیتے ہین -

امر اول کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ متبنٰے کرتے ہین انکا یہ دعوے سراسر لغو اور باطل ہے کہ وہ حقیقت مین بیٹا ہو جاتا ہے اور بیٹون کے تمام احکام اُسکے متعلق ہوتے ہین ظاہر ہے کہ قانون قدرت اس بیہودہ دعوے کو رد کرتا ہے اسلیے کہ جسکا نطفہ ہوتا ہے اسی کے اعضاء مین سے بچہ کے اعضاء حصہ لیتے ہین اُسی کے قوٰے کے مشابہ اُسکے قوٰے ہوتے ہین اور اگر وہ انگریزون کی طرح سفید رنگ رکھتا ہے تو یہ بھی اُس سفیدی سے حصہ لیتا ہے اگر وہ حبشی ہے تو اسکو بھی اس سیاہی کا بخرہ ملتا ہے اگر وہ آتشک زدہ ہے تو یہ بچارہ بھی اُسی بلا مین پھنس جاتا ہے غرض جسکا حقیقت مین نطفہ ہے اُسی کے آثار بچہ مین ظاہر ہوتے ہین جیسی گیہون سے گیہون پیدا ہوتی ہے اور چنے سے چنا نکلتا ہے پس اس صورت مین ایک کے نطفہ کو اُسکے غیر کا بیٹا قرار دینا واقعات صحیحہ کے مخالف ہے - ظاہر ہے کہ صرف منہہ کے دعوے سے واقعات حقیقیہ بدل نہین سکتے مثلاً اگر کوئی کہے کہ مین نے سم الفار کے ایک ٹکڑہ کو طباشیر کا ٹکڑہ سمجھہ لیا تو وہ اُسکے کہنے سے طباشیر نہین ہو جائیگا اور اگر وہ اس وہم کی بناء پر اُسی کو کھائیگا تو ضرور مریگا جس حالت مین خدا نے زید کو بکر کے نطفہ سے پیدا کر کے بکر کا بیٹا بنا دیا تو پھر کسی انسان کی فضول گوئی سے وہ خالد کا بیٹا نہین بن سکتا اور اگر بکر اور خالد ایک مکان مین اکٹھے بیٹھے ہون اور اسوقت حکم حاکم پہنچے کہ زید جسکا حقیقت مین بیٹا ہے اُسکو پھانسی دیا جائے تو اُسوقت خالد فی الفور عذر کر دیگا کہ زید حقیقت مین بکر کا بیٹا ہے میرا اُس سے کچھہ تعلق نہین - یہ ظاہر ہے کہ کسی شخص کے دو باپ تو نہین ہو سکتے پس اگر متبنٰے بنانیوالا حقیقت مین باپ ہو گیا ہے تو یہ فیصلہ ہونا چاہیئے کہ اصلی باپ کس دلیل سے لا دعوٰی کیا گیا ہے غرض اس سے زیادہ کوئی بات بھی بیہودہ نہین کہ خدا کی بنائی ہوئی حقیقتون کو بدل ڈالنے کا قصد کرین - دو باتین ہندوٴن مین قدیم سے چلی آتی ہین بیٹا بنانا - اور خدا بنانا - بیٹا بنانے کے لئے تو بڑا عمدہ طریق نیوگ ہے - اور خدا اس طرح بناتے ہین کہ سالگرام کے پتھر پر معمولی منتر پڑھکر جسکو آواہن کا منتر بھی کہتے

ہین اپنے ہی وہم سے یہ یقین کر لیتے ہین کہ اب اس مین پرمیشر داخل ہوگیا ہے مگر آریون نے پرمیشر بننے کے طریق سے تو انکار کر دیا ہے مگر بیٹا بنانے کا نسخہ ابتک انکی نظر مین قابل پسند ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اول آریہ لوگ گود مین بیگانہ بچہ لیکر بیٹا بناتے تھے پھر یہ بات کچھ بناوٹی سی معلوم ہوئی لہذا اس کے قائم مقام نیوگ نکالا کہ تا اپنی عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا کر اسکا نطفہ لیوین تا نطفہ کے اجزا جورو کے اجزا سے ملجائین اور اسطرح پر کچھ مناسبت پیدا ہوجائے مگر اس قابل شرم زناکاری کے بعد بھی مرد کو اس نطفہ سے کچھ تعلق نہین کیونکہ وہ غیر کا نطفہ ہے اب چونکہ عقل کسیطرح قبول نہیں کر سکتی کہ متبنے درحقیقت اپنا ہی لڑکا ہوجاتا ہے اس لئے ایسے اعتراض کرنیوالے پر واجب ہے کہ اعتراض سے پہلے اس دعوے کو ثابت کرے اور درحقیقت اعتراض تو ہمارا حق ہے کہ کیونکر غیر کا نطفہ جو غیر کے خواص اپنے اندر رکھتا ہے اپنا نطفہ بن سکتا ہے پہلے اس اعتراض کا جواب دین اور پھر ہم پر اعتراض کرین اور یہ بھی یاد رہے کہ زید جو زینب کا پہلا خاوند تھا وہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا آپنے اپنے کرم ذاتی کی وجہ سے اسکو آزاد کردیا اور بعض دفعہ اسکو بیٹا کہا تا غلامی کا داغ اسپر سے جاتا رہے چونکہ آپ کریم النفس تھے اس لئے زید کو قوم مین عزت دینے کے لئے آپ کی یہ حکمت عملی تھی مگر عرب کے لوگون مین یہ رسم پڑگئی تھی کہ اگر کسیکا اُستاد یا آقا یا مالک اسکو بیٹا کرکے پکارتا تو وہ بیٹا ہی سمجھا جاتا یہ رسم نہایت خراب تھی اور نیز ایک بیہودہ وہم پر اس کی بنا تھی کیونکہ جبکہ تمام انسان بنی نوع ہین تو اس لحاظ سے جو برابر کے آدمی ہین وہ بھائیون کی طرح ہین اور جو بڑے ہین وہ باپون کی مانند ہین اور چھوٹے بیٹونکیطرح ہین لیکن اس خیال سے اگر مثلاً کوئی ہندو ادب کی راہ سے قوم کے کسی مسن آدمی کو باپ کہدے یا کسی ہم عمر کو بھائی کہدے تو کیا اس سے یہ لازم آئیگا کہ وہ قول ایک سند متصور ہو کر اس ہندو کی لڑکی اسپر حرام ہوجائیگی یا اس کی بہن سے شادی نہین ہو سکیگی اور یہ خیال کیا جائیگا کہ اتنی بانمین وہ حقیقی ہمشیرہ بنگئین اور اس کے مال کی وارث ہوگئین یا یہ اُن کے مال کا وارث ہوگیا اگر ایسا ہوتا تو ایک شریر آدمی ایک لالہ اور مالدار کو اپنے مونہہ سے باپ کہکر اسکے تمام مال کا وارث بنجاتا کیونکہ اگر صرف مونہہ سے کہنے کے ساتھ کوئی کسی کا بیٹا بن سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ صرف مونہہ کے کہنے سے باپ نہ بنجائے پس اگر یہی سچ ہے تو مفلسون ناداروں کے لئے نقب زنی یا ڈاکہ مارنے سے بھی یہ عمدہ تر نسخہ ہوجائیگا

یعنی ایسے لوگ کسی آدمی کو دیکھکر جو کسی لاکہہ یا کئی کروڑ کی جائداد رکھتا ہو اور لاولد ہو کہہ سکتے ہین کہ مین نے تجھکو باپ بنایا پس اگر وہ حقیقت مین باپ ہو گیا ہے تو ایسے مذہب کی روسے لازم آئیگا کہ اُس لاولد کے مرنے کے بعد سارا مال اُس شخص کو ملجائے اور اگر وہ باپ نہیں بن سکا تو اقرار کرنا پڑیگا کہ یہ مسئلہ ہی جہوٹا ہے اور نیز ایسا ہی ایک شخص کسیکو بیٹا کہکر ایسا ہی فریب کرسکتا ہے **اب چلو کہان تک چلتے ہو ذرا اپنے وید کی سچائی تو ثابت کرو** بہتیرے راجے اور مہاراجے اپنی وفادار رعیت کو بیٹے اور بیٹیان ہی سمجھتے ہین اور اسلئے ہی اُنکی لڑکیان بھی لے لیتے ہین اور بہتیرے لوگ محبت یا ادب سے کسی کو باپ اور کسیکو بیٹا کہہ دیتے ہین مگر اُن کے وارث نہین ہو سکتے ۔

اب جاننا چاہیئے کہ خدا تعالٰے نے قرآن کریم مین پہلے ہی یہ حکم فرمادیا تہا کہ تم پر صرف اُن بیٹون کی عورتین حرام ہین جو تمہارے **صلبی بیٹے** ہین جیساکہ یہ آیت ہے وحلائل ابناءکم الذین من اصلابکم یعنی تمپر فقط ان بیٹون کی جوروان حرام ہین جو تمہاری پشت اور تمہارے نطفہ سے ہون - پھر جبکہ پہلے سے ہی قانون تعلیم قرآنی مین خدا تعالٰی کیطرف سے مقرر ہو چکا ہے اور یہ زینب کا قصہ ایک مدت بعد اُس کے ظہور مین آیا تو اب ہر یک سمجھ سکتا ہے کہ قرآن نے یہ فیصلہ اُسی قانون کے مطابق کیا جو اس سے پہلے منضبط ہو چکا تہا قرآن کہولو اور دیکھو کہ زینب کا قصہ آخری حصہ قرآن مین ہے مگر یہ قانون کہ متبنّٰی کی جورو حرام نہین ہو سکتی یہ پہلے حصے مین ہی موجود ہے اور اُس وقت کا یہ قانون ہے کہ جب زینب کا زید سے ابھی نکاح بھی نہین ہوا تہا تم آپ ہی قرآن شریف کو کہول کر ان دونون مضامون کو دیکھ لو اور ذرا شرم کو کام مین لاؤ ۔

اور پھر بعد اِس کے سورۃ الاحزاب مین فرمایا۔ ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفه ۔ وما جعل ازواجکم اللائی تظاھرون منھن امھاتکم وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذالکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل - ادعوھم لاباءھم ھو اقسط عند اللہ - یعنی خدا تعالٰے نے کسی کے پیٹ مین دو دل نہیں بنائے پس اگر تم کسی کو کہو کہ تو میرا دل ہے تو اس کے

پیٹ مین دو دل نہین ہو جائینگے۔ دل تو ایک ہی رہیگا اسی طرح جسکو تم مان کہہ بیٹھے وہ تمہاری مان نہیں بن سکتی اور اسیطرح خدا نے تمہارے منہہ بولے بیٹون کو حقیقت مین تمہارے بیٹے نہین کر دیا۔ یہ تو تمہارے منہہ کی باتین ہین اور خدا سچ کہتا ہے اور سیدھی راہ دکہلاتا ہے تم اپنے منہہ بولے بیٹون کو اُنکے باپون کے نام سے پکارو۔ یہ تو قرانی تعلیم ہے مگر چونکہ خدا تعالی کو منظور تہا کہ اپنے پاک نبی کا نمونہ اسمین قائم کرکے پورانی رسم کی کراہت کو دلون سے دور کر دی سو یہ نمونہ خدا تعالے نے قائم کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آزاد کردہ کی بیوی کی اپنے خاوند سے سخت ناسازش ہوگئی آخر طلاق تک نوبت پہنچی پہر جب خاوند کی طرف سے طلاق ملگئی تو اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پیوند نکاح کر دیا اور خدا تعالے کے نکاح پڑہنے کے یہ معنے نہین کہ زینب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایجاب قبول نہ ہوا اور جبراً خلاف مرضی زینب کے اُسکو گہر مین آباد کرلیا یہ تو ان لوگون کی بدذاتی اور ناحق کا افترا ہی جو خدا تعالے سے نہین ڈرتے بہلا اگر وہ سچے ہین تو اس افترا کا حدیث صحیح یا قرآن سے ثبوت دین اتنا بہی نہین جانتے کہ اسلام مین نکاح پڑہنیوالے کو یہ منصب نہین ہوتا کہ جبراً نکاح کر دے بلکہ نکاح پڑہنے سے پہلے فریقین کی رضامندی ضروری ہوتی ہے اب خلاصہ یہ کہ صرف منہہ کی بات سے نہ تو بیٹا بن سکتا ہے نہ مان بن سکتی ہے مثلاً ہم آریون سے پوچہتے ہین کہ اگر اُن مین سے کوئی شخص غصہ مین آکر یا کسی دہوکہ سے اپنی عورت کو مان کہہ بیٹھے تو کیا اُسکی عورت اُسپر حرام ہو جائیگی اور طلاق پڑ جائیگی اور خود یہ خیال بداہت باطل ہی کیونکہ طلاق تو آریون کے مذہب مین کسی طور سے پڑ ہی نہین سکتی خواہ اپنی بیوی کو نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ مان کہدین یا دادی کہہ دین۔ تو پہر جبکہ صرف منہہ کے کہنے سے کوئی عورت مان یا دادی نہین بن سکتی تو پہر صرف منہہ کی بات سے کوئی غیر کا نطفہ بیٹا کیونکر بن سکتا ہے اور کیونکر قبول کیا جاتا ہے کہ درحقیقت بیٹا ہو گیا اور اُس کی عورت اپنے پر حرام ہو گئی خدا کے کلام مین اختلاف نہین ہو سکتا پس بلاشبہ یہ بات صحیح ہے کہ اگر صرف منہہ کی بات سے ایک آریہ کی عورت اُسکی مان نہین بنسکتی تو اسیطرح صرف منہہ کی بات سے غیر کا بیٹا بیٹا ہی نہین بن سکتا *

اور دوسری جز جس پر اعتراض کی بنیاد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ زینب نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ کو قبول نہین کیا تہا صرف زبردستی خدا تعالےٰ نے حکم دیدیا اس کے جواب مین بھی
ہم لکھہ چکے ہین کہ یہ ایک نہایت بدذاتی کا افترا ہے جسکا ہماری کتابو مین نام ونشان نہین
اگر سچے ہین تو قرآن یا حدیث مین سے دکھلاوین کیسی بےایمان قوم ہے کہ جھوٹھ بولتے سے شرم
نہین کرتی اگر افترا نہین تو ہمین بتلادین کہان لکھا ہے کیا قرآن شریف مین یا بخاری
اور مسلم مین قرآن شریف کے بعد بالاستقلال وثوق کے لائق ہماری دو ہی کتابین ہین
ایک بخاری اور ایک مسلم* سو قرآن یا بخاری اور مسلم سے اس بات کا ثبوت دین کہ وہ نکاح
زینب کے خلاف مرضی پڑہا گیا تہا ظاہر ہے کہ جس حالت مین زینب زید سے جو آنحضرت کا غلام
آزاد شدہ تہا راضی نہتھی اور اسی بنا پر زید نے تنگ آکر طلاق دی تھی اور زینب نے خود آنحضرت
کے گھر مین ہی پرورش پائی تھی اور آنحضرت کے اقارب مین سے اور ممنون منت تھی تو زینب
کے لئے اس سے بہتر اور کونسی مراد اور کونسی فخر کی جگہ تھی کہ غلام کی قید سے نکلکر اُس شاہ
عالم کے نکاح مین آوے جو خدا کا پیغمبر اور خاتم الانبیا اور ظاہری بادشاہت اور ملک داری
مین بھی دنیا کے تمام بادشاہون کا سرتاج تہا جسکے رعب سے قیصر اور کسریٰ کانپتے تھے
دیکھو تمہارے ہندوستان کے راجون نے محض فخر حاصل کرنیکے لئے مغلیہ خاندان کے
بادشاہون کو باوجود ہندو ہونے کے لڑکیان دین اور آپ درخواستین دیکر اور
تہنا کر کے اس سعادت کو حاصل کیا اور اپنے مذہبی قوانین کی بھی کچھہ رعایت نہ رکھی
بلکہ اپنے گھر مین اُن لڑکیون کو قرآن شریف پڑہایا اور اسلام کا طریق سکھلایا اور
مسلمان بنا کر بھیجا حالانکہ یہ تمام بادشاہ اُس عالیشان جناب کے آگے ہیچ تھے جسکے آگے
دنیا کے بادشاہ جھکے ہوئے تھے۔ کیا کوئی عقل قبول کرسکتی ہے کہ ایک ایسی عورت جو اس
ذلت سے تنگ آگئی تھی جو اُس کا خاوند ایک غلام آزاد کردہ ہے وہ اُس غلام سے
آزاد ہونے کے بعد اس شہنشاہ کو قبول نکرے جسکے پاؤن پر دنیا کے بادشاہ گرتے تھے
بلکہ دیکھکر رعب کو برداشت نہین کرسکتے تھے چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک ملک کا بادشاہ گرفتار
ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا اور وہ ڈر کر بید کی طرح کانپتا تہا

* نوٹ صحیح مسلم اس شرط سے وثوق کے لائق ہے کہ جب قرآن یا بخاری سے مخالف
[illegible] احکام اور قصص [illegible] سے مخالف نہ ہو اور دوسری کتب

[illegible] حدیث صرف اس صورت مین قبول کے لائق ہونگے کہ قرآن اور بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث سے مخالف نہ ہو۔ منہ ۱۲

آپنے فرمایا کہ اس قدر خوف مت کر مین کیا ہون ایک بڑھیا کا بیٹا ہون جو باسی گوشت کہایا کرتی ہتی سوا ایسا خاوند جو دنیا کا بھی بادشاہ اور آخرت کا بھی بادشاہ ہو وہ اگر فخر کی جگہ نہین تو اور کون ہو سکتا ہے اور زینب وہ ہتی جسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے ساتہہ آپ شادی کی ہتی اور آپ کی دست پروردہ ہتی اور ایک یتیم لڑکی آپکے عزیزون مین سے ہتی جسکو آپنے پالا تہا وہ دیکھتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویان عزت کے تخت پر بیٹھی ہین اور مین ایک غلام کی جورو ہون اسی وجہ سے دنرات تکرار رہتا تہا اور قرآن شریف بیان فرماتا ہے کہ آنحضرت اس رشتہ سے طبعًا نفرت رکھتے تھے اور روز کی لڑائی دیکھکر جانتے تھے کہ اسکا انجام ایکدن طلاق ہے چونکہ یہ آیتین پہلے سے وارد ہو چکی تہین کہ منہہ بولا بیٹا دراصل بیٹا نہین ہو سکتا تہا اس لئے آنحضرت کی فراست اس بات کو جانتی ہتی کہ اگر زید نے طلاق دیدی تو غالبًا خدا تعالےٰ مجھے اس رشتہ کیلئے حکم کریگا تا لوگون کے لئے نمونہ قائم کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ قصہ قرآن شریف مین بعینہٖ درج ہے +

پھر پلید طبع لوگون نے جن کی بدذاتی ہمیشہ افترا کرنے کی خواہش رکہتی ہے خلاف واقعہ یہ باتین بنائین کہ آنحضرت خود زینب کے خواہشمند ہوئے۔ حالانکہ زینب کچھہ دور سے نہین ہتی کوئی ایسی عورت نہین ہتی جسکو آنحضرت نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ یہ زینب وہی تھی جو آنحضرت کے گھر مین آپکی آنکھون کے آگے جوان ہوئی اور آپنے خود نہ کسی اور نے اسکا نکاح اپنے غلام آزاد کردہ سے کردیا اور یہ نکاح اسکو اور اسکے بھائی کو اول ہی نا منظور تہا اور آپنے بہت کوشش کی یہان تک کہ وہ راضی ہوگئی۔ ناراضگی کی یہی وجہ ہتی کہ زید غلام آزاد کردہ تہا۔ پھر یہ کس قدر بے ایمانی اور بدذاتی ہے جو واقعات صحیحہ کو چھوڑ کر افترا کئے جائین قرآن موجود بخاری مسلم موجود ہے نکالو کہان سے یہ بات نکلتی ہے کہ آنحضرت زینب کے نکاح کو خود اپنے لئے چاہتے تھے۔ کیا آپنے خود زید کو کہا تہا کہ تو طلاق دیدے تا میرے نکاح مین آوے بلکہ آپ تو بار بار طلاق دینے سے ہمدردی کے طور پر منع کرتے تھے یہ تو وہ باتین ہین جو ہم نے قرآن اور حدیث مین سے لکھی ہین لیکن اگر

اس کے برخلاف مدعی ہے تو ہماری کتب موصوفہ سے اپنے دعوے کو ثابت کرے ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے اور یہ بات جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نے نکاح پڑھ دیا اس کے معنے یہ ہین کہ یہ نکاح میری مرضی کے موافق ہے اور مین نے ہی چاہا ہے کہ ایسا ہونا مومنون پر حرج باقی نہ رہے ✦

یہ معنے تو نہین کہ اب زینب کے خلاف مرضی اس پر قبضہ کر لو۔ ظاہر ہے کہ نکاح پڑھنے والے کا یہ منصب تو نہین ہوتا کہ کسی عورت کو اسکے خلاف مرضی کے مرد کے حوالہ کر دیوے۔ بلکہ وہ تو نکاح پڑھتے مین انکی مرضی کا تابع ہوتا ہے سو خدا تعالیٰ کا نکاح بھی یہی ہے کہ زینب کے دل کو اسطرف جھکا دیا اور آپکو فرما دیا کہ ایسا کرنا ہوگا تا امت پر حرج نہ رہے اب بھی اگر کوئی باز نہ آوے تو ہمین قرآن اور بخاری اور مسلم سے اپنے دعوے کا ثبوت دکھلاوے کیونکہ ہمارے دین کا تمام مدار قرآن شریف پر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قرآن کی مفسر ہے اور جو قول ان دونون کے مخالف ہو وہ مردود اور شیطانی قول ہے یون تو تہمت لگانا سہل ہے مثلاً اگر کسی آریہ کو کوئی کہے کہ تیری والدہ کا تیرے والد سے اصل نکاح نہین ہوا جبراً اسکو پکڑ لائے تھے اور اسپر کوئی اطمینان بخش ثبوت نہ دے اور مخالفانہ ثبوت کو قبول نکرے تو ایسے بدذات کا کیا علاج ہے ایسا ہی وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بدذات نہین جو مقدس اور راستبازون پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے ایماندار آدمی کا یہ شیوہ ہونا چاہئے کہ پہلے ان کتابون کا صحیح صحیح حوالہ دے جو مقبول ہون اور پھر اعتراض کرے ورنہ ناحق کسی مقدس کی بے عزتی کرکے اپنی ناپاکی فطرت کی ظاہر نکرے۔ جب ہم سوچتے ہین کہ کیون خدا تعالیٰ کے مقدس اور پیارے بندون پر ایسے ایسے حرامزادے جو سفلہ طبع دشمن ہین۔ جھوٹے الزام لگاتے ہین تو بجز اسکے اور کوئی سبب معلوم نہین ہوتا کہ خدا تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تا نور کے مقابل پر ظلمت کا خبیث مادہ بھی ظاہر ہو جاوے کیونکہ دنیا مین اضداد اضداد سے پہچانی جاتی ہین اگر رات کا اندھیرا نہ ہوتا تو دن کی روشنی کی خوبی ظاہر نہ ہو سکتی۔ پس خدا تعالیٰ اس طور سے پلید روحون کو مقابل پر لا کر پاک روح کی پاکیزگی زیادہ صفائی سے کھول دیتا ہے ✦

نوٹ یہ وہی آریہ ہین جن کے باپ دادے اسلامی بادشاہت کے زمانہ مین اسلام کے امراء کے آگے ہاتھ جوڑتے اور پاؤن پر گرتے تھے کہ حضور ہم وفادار رعیت ہین اب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین سو ہماری گورنمنٹ انگریزی کے بھی وہ تہ دل سے

پانچوان اعتراض - بھلا اس مسئلہ پر بھی کبھی توجہ فرمائی ہے کہ حضرت رسول خدا محمد صاحب کا اپنی بیوی حضرت عائشہ نو سالہ سے ہمبستر ہونا کیا اولاد پیدا کرنے کی نیت سے تھا **اما الجواب** یہ اعتراض محض جہالت کی وجہ سے کیا گیا ہے کاش اگر نادان معترض پہلے کسی محقق ڈاکٹر یا طبیب سے پوچھ لیتا تو اس اعتراض کرنیکیوقت بجز اس کے کسی اور نتیجہ کی توقع نہ رکھتا کہ ہر یک حقیقت شناس کی نظر میں نادان اور احمق ثابت ہوگا ڈاکٹر مون صاحب جو علوم طبعی اور طبابت کے ماہر اور انگریزون مین بہت مشہور محقق ہین وہ لکھتے ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹھ یا نو برس کی عمر مین شادی کے لائق ہو جاتی ہین کتاب موجود ہے تم بھی آسی جگہ ہو اگر طلب حق ہے تو آکر دیکھلو اور حال مین ایک ڈاکٹر صاحب جنہون نے کتاب معدن الحکمت تالیف کی ہے وہ اپنی کتاب تدبیر بقاے نسل مین بعینہ یہی قول لکھتے ہین جو اوپر نقل ہو چکا اور صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین کہ ڈاکٹرون کی تحقیقات سے یہ ثابت ہے کہ نو یا آٹھ یا پانچ یا چھہ برس کی لڑکیون کو حیض آیا یہ کتاب بھی میرے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ لے - ان کتابون مین کئی اور ڈاکٹرون کا نام لیکر حوالہ دیا گیا ہے اور چونکہ یہ تحقیقاتین بہت مشہور ہین اور کسی دانا پر مخفی نہین اس لئے زیادہ لکھنے کی حاجت نہین اور حضرت عائشہ کا نو سالہ ہونا تو صرف بیسرو پا اقوال مین آیا ہے کسی حدیث یا قرآن سے ثابت نہین لیکن ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لینسٹ نمبر ۵ مطبوعہ اپریل ۱۸۸۱ء مین اسطرح لکھا ہے کہ انہون نے ایسی عورت کو جنایا جسکو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تہا اور آٹھوین برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینہ کی عمر مین لڑکا پیدا ہوا +

اب اے نادان آریو کسی کنوئین مین پڑکر ڈوب مرو کہ تحقیق کی رو سے تمہارا ہر ایک الزام جھوٹا نکلا یہی سزا ایسے لوگون کی ہے جو ہمیشہ بخل اور تعصب سے بات کرتے ہین کبھی ساری عمر مین بھی انکو خیال نہین آتا کہ کسی سچائی کو بھی قبول کرلین اے غافلو کیا تم ہمیشہ زندہ رہوگے کیا کبھی تم پوچھے نہین جاؤ گے کیون حد سے بڑھتے ہو کچھ اُس مالک کا خوف کرو جو

کبھی شریر کو بے سزا نہین چھوڑے گا

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۳ آریہ دھرم

آریہ لوگ جب اُس اعتراض کیوقت جو نیوگ پر وارد ہوتا ہے بالکل لاجواب اور عاجز ہوجاتے ہین تو پھر انصاف اور خداترسی کی قوت سے کام نہین لیتے بلکہ اسلام کے مقابل پر نہایت مکروہ اور بیجا افتراؤن پر آجاتے ہین چنانچہ بعض تو مسئلہ طلاق کو ہی پیش کرتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ قدرتی طور پر ایسی آفات ہر یک قوم کے لئے ہمیشہ ممکن الظہور ہین جن سے بچنا بجز طلاق کے متصور نہین مثلاً اگر کوئی عورت زانیہ ہو تو کسطرح اُس کی خاوند کی غیرت اُسکو اجازت دیسکتی ہے کہ وہ عورت اُس کی بیوی کہلاکر پھر رات دن زناکاری کی حالت مین مشغول رہے ایسا ہی اگر کسی کی جورو اسقدر دشمنی مین ترقی کرے کہ اُس کی جان کی دشمن ہو جاوے اور اُسکے مارنے کی فکر مین لگی رہے تو کیا وہ ایسی عورت سے امن کے ساتھ زندگی بسر کرسکتا ہے بلکہ ایک غیرتمند انسان جب اپنی عورتمین اسقدر خرابی بھی دیکھے کہ اجنبی شہوت پرست اُسکو پکڑتے ہین اور اسکا بوسہ لیتے ہین اور اُس سے ہم بغل ہوتے ہین اور وہ خوشی سے یہ سب کام کراتی ہے تو گو تحقیق کی رو سے ابھی زنا تک نوبت نہ پہونچی ہو بلکہ وہ ناسفہ موقع کے انتظار مین ہو تاہم کوئی غیرتمند ایسے ناپاک خیال عورت سے نکاح کا تعلق رکھنا نہین چاہتا اگر آریہ کہین کہ کیا حرج ہے کچھ مضائقہ نہین تو ہم اُن سے بحث کرنا نہین چاہتے ہمارے مخاطب صرف وہ شریف ہین جنکی فطرتمین خدا تعالے نے غیرت اور حیا کا مادہ رکھا ہے اور وہ اسبات کو سمجھتے ہین کہ عورت کا جوڑا اپنے خاوند سے **پاکدامنی اور فرمانبرداری** اور باہم رضامندی پر موقوف ہے اور اگر تین باتون مین سے کسی ایک بات مین بھی فرق آجاوے تو پھر یہ جوڑ قائم رہنا محالات مین سے ہو جاتا ہے انسان کی بیوی اُسکے اعضا کیطرح ہین پس اگر کوئی عضو سڑ گل جائے یا ہڈی ایسی ٹوٹ جائے کہ قابل پیوند نہ ہو تو پھر بجز کاٹنے کے اور کیا علاج ہے اپنے عضو کو اپنے ہاتھ سے کاٹنا کوئی نہین چاہتا کوئی بڑی ہی مصیبت پڑتی ہے تب کاٹا جاتا ہے ✝ پس جب حکیم مطلق نے انسان کے مصالح کے لئے نکاح تجویز کیا ہے اور چاہا ہے کہ مرد اور عورت ایک ہو جائین اُسی نے مفاسد ظاہر ہونے کے وقت اجازت

✝ نوٹ۔ خدا تعالے نے جو ضرورتون کے وقت مین مرد کو طلاق دینے کی اجازت دی اور کھولکر یہ نہ کہا کہ عورت کی زناکاری سے یا کسی اور بدمعاشی کیوقت اُسکو طلاق دیجاوے اس مین حکمت یہ ہے کہ

دی ہے کہ اگر آرام اس مین متصور ہو کہ کرم خوردہ دانت یا سڑے ہوئے عضو یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کی طرح موذی کو علیحدہ کر دیا جائے تو اسیطرح کاربند ہو کر اپنے تئین نوق الطاقت آفت سے بچالین کیونکہ جس جوڑ سے وہ فواید مترتب نہین ہو سکتے کہ جو اس جوڑ کی علت غائی ہین بلکہ اُن کی ضد پیدا ہوتی ہے تو وہ جوڑ درحقیقت جوڑ نہین ہے -

اور بعض آریہ عذر معقول سے عاجز آکر یہ جواب دیا کرتے ہین کہ مسلمانون مین حلالہ کی رسم نیوگ سے مشابہ ہے یعنے جو مسلمان اپنی عورت کو طلاق دے وہ اپنی جورو کو اپنے پر حلال کرنے کے لئے دوسرے سے ایک رات ہم بستر کراتا ہے تب آپ اُسکو اپنے نکاح مین لے آتا ہے سو ہم اس افترا کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دے سکتے ہین - ناظرین پر واضح رہے کہ اسلام سے پہلے عرب مین حلالہ کی رسم تھی لیکن اسلام نے اس پاک رسم کو قطعاً حرام کر دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگون پر لعنت بھیجی ہے جو حلالہ کے پابند ہون چنانچہ ابن عمر سے مروی ہے کہ حلالہ زنا مین داخل ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حلالہ کرنے کرانیوالے سنگسار کئے جاوین - اگر کوئی مطلقہ سے نکاح کرے تو نکاح تب درست ہوگا کہ جب واقعی طور پر اسکو اپنی جورو بنائے اور اگر دل مین یہ خیال ہو کہ وہ اس حیلہ کے لئے اسکو جورو بناتا ہے کہ تا اُسکے طلاق کے بعد دوسرے پر حلال ہو جائے تو ایسا نکاح ہرگز درست نہین اور ایسا نکاح کرنیوالا اُس عورت سے زنا کرتا ہے اور جو ایسے فعل کی ترغیب دے وہ اُس سے زنا کروانا ہے غرض حلالہ علمائے اسلام کے اتفاق سے حرام ہے اور ائمہ اور علمائے سلف جیسے حضرت قتادہ - عطاء - اور امام حسن اور ابراہیم نخعی - اور حسن بصری اور مجاہد اور شعبی اور سعید بن مسیب اور امام مالک - لیث - ثوری - امام احمد بن حنبل وغیرہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور سب محققین علماء اس کی حرمت کے قائل ہین اور شریعت اسلام اور نیز لغت عرب مین بھی زوج اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت کو فی الحقیقت اپنی جورو بنانے کے لئے تمام حقوق کو مدنظر رکھکر اپنے نکاح مین لا دے اور نکاح کا معاہدہ حقیقی اور واقعی ہو نہ کہ کسی دوسرے کیلئے ایک حیلہ ہو اور قرآن شریف مین جو آیا ہے حتیٰ تنکح زوجاً غیرہٗ اس کے بھی معنے ہین کہ جیسی دنیا مین نیک نیتی کے ساتھ اپنے نفس کی اغراض کیلئے نکاح

ہوتے ہین ایسا ہی جب تک ایک مطلقہ کے ساتھ کسیکا نکاح نہ ہوا اور وہ پھر اپنی مرضی سے اُس کو طلاق ندے تب تک پہلے طلاق دینیوالے سے دوبارہ اسکا نکاح نہیں ہو سکتا + سو آیت کا یہ منشاء نہین ہے کہ جو روکر نیوالا پہلے خاوند کیلئے ایک راہ بنادے اور آپ نکاح کرنے کے لئے سچی نیت نہ رکھتا ہو بلکہ نکاح صرف اُسصورت مین ہوگا کہ اپنے پختہ اور مستقل ارادہ سے اپنے صحیح اغراض کو مدنظر رکھکر نکاح کرے ورنہ اگر کسی حیلہ کی غرض سے نکاح کریگا تو عندالشرع وہ نکاح ہرگز درست نہین ہوگا اور زنا کے حکم مین ہوگا لہذا ایسا شخص جو اسلام پر حلالہ کی تہمت لگانا چاہتا ہے اُسکو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام کا یہ مذہب نہین ہے اور قرآن اور صحیح بخاری اور مسلم اور دیگر احادیث صحیحہ کی رو سے حلالہ قطعی حرام ہے اور مرتکب اسکا زانی کیطرح مستوجب سزا ہے +

اور بعض آریہ نیوگ کے مقابل پر اسلام پر یہ الزام لگانا چاہتے ہین کہ اسلام مین متعہ یعنے نکاح موقت جائز رکھا گیا ہے جسمین ایک مدت تک نکاح کی میعاد ہوتی ہے اور پھر عورت کو طلاق دیجاتی ہے لیکن ایسے معترضون کو اس بات سے شرم کرنی چاہئے تھی کہ نیوگ کے مقابل پر متعہ کا ذکر کرین اول تو متعہ صرف اُس نکاح کا نام ہے جو ایک خاص عرصہ تک محدود کر دیا گیا ہو پھر ماسوا اسکے متعہ اوائل اسلام مین یعنی اُسوقت مین جبکہ مسلمان بہت تھوڑے تھے صرف تین دن کے لئے جائز ہوا تھا اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ وہ جواز اس قسم کا تھا جیسا کہ تین دن کے بھوکے کے لئے مردار کھانا نہایت بے قراری کی حالت مین جائز ہو جاتا ہے اور پھر متعہ ایسا حرام ہوگیا جیسے سؤر کا گوشت اور شراب حرام ہے اور نکاح کے احکام نے متعہ کے لئے قدم رکھنے کی جگہ باقی نہین رکھی - قرآن شریف مین نکاح کے بیان مین مردون کے حق عورتون پر اور عورتون کے حق مردون پر قائم کئے گئے ہین اور متعہ کے مسائل کا کہین ذکر بھی نہین اگر اسلام مین متعہ ہوتا تو قرآن مین نکاح کے مسائل کیطرح متعہ کے مسائل بھی بسط اور تفصیل سے لکھے جاتے لیکن کسی محقق پر پوشیدہ نہین کہ نہ تو قرآن مین اور نہ احادیث مین متعہ کے مسائل کا نام و نشان ہے لیکن نکاح کے مسائل بسط اور تفصیل سے موجود ہین یہ تو ظاہر ہے کہ ہر یک قوم مین جو ایک امر عامہ خلائق کے متعلق جائز یا واجب قرار دیا جاتا ہے تو اس امر کی بسط اور تفصیل کی مسائل بھی بیان کئے جاتے ہین مثلاً نیوگ جو ہندوؤن مین ایک امر واجب العمل ہے تو

+ نوٹ - ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ قرآن شریف مین یہ شرط ہے کہ اگر تین طلاق تین طہر مین جو تین مہینہ ہوتے ہین دیجائین تو پھر ایسی عورت خاوند سے بالکل جدا ہو جاویگی اور اگر اتفاقاً کوئی دوسرا خاوند اسکا اُسکو طلاق دیدے تو ...

ان کی کتابون مین اس کی تفصیل بھی بیان کی گئی ہے مثلاً لکھا گیا ہے کہ نیوگ تین قسم پر ہے
اول بیوہ عورتون کا نیوگ کیونکہ بیوہ کو وید کے رو سے نکاح کی اجازت نہین اور یہ بھی وید
کا مسئلہ ہے کہ نجات کے لئے اولاد کا حاصل کرنا ضروری ہے اسلئے بیوہ کو نیوگ کی اجازت دی
گئی اسطرح پر کہ وہ اپنے دیور یا کسی برہمن سے ہمبستر ہو کر اولاد حاصل کرے (دوم) دوسری
قسم نیوگ کی یہ ہے کہ اگر کسی مرد کے گھر مین اولاد نہ ہو اور نہ اولاد ہونے کے آثار پائے جائین
تو اُسے چاہیئے کہ اپنی عورت کو اولاد حاصل کرنے کے لئے دوسرے سے ہمبستر کرا دے اور اسطرح
سے اولاد حاصل کرے (سوم) تیسری قسم نیوگ کی یہ ہے کہ اگر مثلاً مرد کہین باہر نوکری پر
گیا ہو اور اُسکو رخصت نہ ملسکے تو عورت کو روا ہے کہ دوسرے سے ہم بستر ہو کر اپنی شہوت
کو فرو کرے اور ان تینون قسمون کے متعلق احکام بھی ہین مثلاً۔

ایک یہ کہ جو عورت زندہ خاوند والی اولاد کے لئے دوسرے سے ہمبستر ہو اُسکو چاہیئے کہ
اپنے خاوند کو بھی خدمت سے محروم نہ رکھے اور اس کی خدمت کے لئے بھی جایا کرے +

دوسرے وید مقدس کا یہ حکم ہے کہ جو عورت کسی دوسرے سے ہمبستر ہو وہ اُس آشنا کے
گھر مین جا کر اُس سے ہم بستر نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ اُس آشنا کو اپنے خاوند کے گھر مین بلاوے اور
اسی گھر مین اس سے ہم بستر ہو +

تیسرے یہ بھی لکھا ہے کہ مرد نیوگ کرنیوالا اپنے بدن کو تیل مل لے یعنی عضو تناسل کو
چوتھے پنڈت دیانند نے وید کی رو سے یہ بھی تاکید کی ہے کہ نیوگ مین سخت صحبت نہ ہو
پانچوین یہ قواعد بھی مقرر کر دئے گئے ہین کہ اتنے عرصے مین اتنی مرتبہ صحبت ہو اس سے کم نہ ہو
نہ اس سے زیادہ ہو اور اتنے بچے لئے جائین اس سے زیادہ نہون +

چھٹے یہ بھی حکم ہے کہ جو بچہ نیوگ سے پیدا ہوگا وہ اسی مرد کا ہوگا جس نے اپنی عورت کو اولاد
کی خواہش سے کسی دوسرے سے ہم بستر کرایا ہے اس مرد کا ہرگز نہین ہوگا جسکے نطفہ سے
وہ پیدا ہوا ہے +

ساتوین یہ بھی حکم ہے کہ وہ بیٹا جو بیج داتا یعنی نیوگ کرنے والے کے نطفہ سے
پیدا ہوا ہے وہ اسی مرد کا وارث ہوگا جس نے اپنی عورت کو اولاد کی خواہش سے دوسرے

سے ہم بستر کرایا ہے اور یہ رج دانا یعنی جبکا نطفہ عورت کے اندر گیا ہے کچھ حق اس لڑکے پر نہین رکھیگا اور کوئی ادب اور لحاظ اُسکا حق کے طور پر نہین ہوگا اور لڑکا اسکے مال کا وارث نہین ہوگا بلکہ اُسی مرد کا وارث ہوگا جس نے اپنی پاکدامن عورتکو اولاد کی خواہش سے دوسرے سے ہمبستر کرایا ہے۔ اسیطرح اور بھی احکام نیوگ کے ہین جو ہم لکھ چکے ہین لیکن قرآن اور حدیث کے دیکھنے والون پر ظاہر ہوگا کہ اسلام مین متعہ کے احکام ہرگز مذکور نہین نہ قرآن مین اور نہ احادیث مین۔ اب ظاہر ہے کہ اگر متعہ شریعت اسلام کے احکام مین سے ایک حکم ہوتا تو اسکے احکام بھی ضرور لکھے جاتے اور وراثت کے قواعد مین اسکا بھی کچھ ذکر ہوتا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ متعہ اسلامی مسائل مین سے کوئی مسئلہ نہین ہے۔ اگر بعض احادیثون پر اعتبار کیا جائے تو صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ جب بعض صحابہ اپنے وطنون اور جورُون سے دور تھے تو ایک دفعہ انکی سخت ضرورت کیوجہ سے تین دن تک متعہ انکے لئے جائز رکہا گیا تہا اور پھر بعد اسکے ایسا ہی حرام ہوگیا جیسا کہ اسلام مین خنزیر و شراب وغیرہ حرام ہے اور چونکہ اضطراری حکم جبکی ابدیت شارع کا مقصود نہین شریعت مین داخل نہین ہوتے اس لئے متعہ کے احکام قرآن اور حدیث مین درج نہین ہوئے اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے پہلے متعہ عرب مین نہ صرف جائز بلکہ عام رواج رکھتا تہا اور شریعت اسلامی نے آہستہ آہستہ عرب کے رسوم کی تبدیلی کی ہے سو جسوقت بعض صحابہ متعہ کے لئے بے قرار ہوئے سو اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتظامی اور اجتہادی طور پر اُس رسم کے موافق بعض صحابہ کو اجازت دیدی کیونکہ قرآن مین ابھی اس رسم کے بارے مین کوئی ممانعت نہین آئی تھی پھر ساتھ ہی چندروز کے بعد نکاح کی مفصل اور مبسوط ہدایتین قرآن مین نازل ہوئین جو متعہ کے مخالف اور منقض نہین اس لئے ان آیات سے متعہ کے قطعی طور پر حرمت ثابت ہوگئی۔ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ گو متعہ صرف تین دن تک تہا مگر وحی اور الہام نے اسکے جواز کا دروازہ نہین کھولا بلکہ وہ پہلے سے ہی عرب مین عام طور پر رائج تہا اور جب صحابہ کو بے وطنی کی حالت مین اس کی ضرورت پڑی تو آنحضرت نے دیکھا کہ متعہ ایک نکاح موقت ہے کوئی حرامکاری اس مین نہین کوئی ایسی بات نہین کہ جیسی خاوندوالی عورت دوسرے سے ہمبستر ہو جائے بلکہ

درحقیقت بیوہ یا باکرہ سے ایک نکاح ہے جو ایک وقت تک مقرر کیا جاتا ہے تو آپنے اس خیال سے کہ نفس متعہ مین کوئی بات خلاف نکاح نہین اجتہادی طور پر پہلی رسم کے لحاظ سے اجازت دیدی لیکن خدا تعالےٰ کا یہ ارادہ تہا کہ جیسا کہ اور صدہا عرب کی بیہودہ رسمین دور کر دی گئین ایسا ہی متعہ کی رسم کو بھی عرب مین سے اُٹہا دیا جاوے سو خدا نے قیامت تک متعہ کو حرام کر دیا ماسوا اسکے یہ بھی سوچنا چاہئیے کہ نیوگ کو متعہ سے کیا مناسبت ہے نیوگ پر تو ہمارا یہ اعتراض ہے کہ اسمین خاوند والی عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے دوسرے سے ہم بستر کرائی جاتی ہے لیکن متعہ کی عورت تو کسی دوسرے کے نکاح مین نہین ہوتی بلکہ ایک باکرہ یا بیوہ ہوتی ہے جسکا ایک مقرری وقت تک ایک شخص سے نکاح پڑہا جاتا ہے سو خود سوچ لو کہ متعہ کو نیوگ سے کیا نسبت ہے اور نیوگ کو متعہ سے کیا مناسبت ۔

پھر ماسوا اسکے ہم یہ کہتے ہین کہ درحقیقت یہ اسلام ہی مین خوبی ہے کہ اس مین ایک موقت نکاح بھی حرام کر دیا گیا ہے ورنہ دوسری قومون پر نظر ڈالکر معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے ادنے ادنے ضرورتون کے لئے زناکاری کو بھی جائز رکہا ہے بہلا ایک دانشمند نیوگ کے مسئلہ پر ہی غور کرے کہ صرف اولاد کی لالچ کی وجہ سے اپنی پاکدامن عورت کو نامحرم کے بستر پر لٹا دیا جاتا ہے حالانکہ نہ اسعورت کو طلاق دیگئی ہے نہ خاوند کے تعلقات اُس سے ٹوٹے ہین بلکہ وہ خاوند کی سچی خیر خواہ بنکر اُس کے لئے اولاد پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے ایسا ہی عیسائیون مین کوئی ایسی تعلیم نہین جو ایک نوجوان عورت کو دوسرے نوجوان اجنبی مرد سے ہم بغل ہونے سے روکے اور مرد کو اس عورت کا بوسہ لینے سے منع کرے بلکہ یورپ مین یہ تمام مکروہ باتین نہایت بے تکلفی سے رائج ہین اور پردہ پوشی کے لئے ان کامون کا نام پاک محبت رکہا جاتا ہے سو یہ ناقص تعلیم کے بدنتائج ہین ۔ اسلام مین یہ دستور تہا کہ اگر کوئی ایسی سفر مین جانا جس مین کئی سال کی توقف ہوتی تو وہ عورتکو ساتھ لیجاتا یا اگر عورت ساتھ جانا نہ چاہتی تو وہ ایک دوسرا نکاح اُس ملک مین کر لیتا لیکن عیسائی مذہب مین چونکہ اشد ضرورتون کے

دقت مین بھی دوسرا نکاح ناجائز ہے اس لئے بڑے بڑے مدبر عیسائی قوم کے جب ان مشکلات مین آپڑے ہین تو نکاح کی طرف اُن کو ہرگز توجہ نہین ہوتی اور بڑے شوق سے حرامکاری مین مبتلا ہوجاتے ہین جن لوگون نے ایکٹ چھاونی ہائے نمبر ۱۳ ۱۸۸۹ء پڑہا ہوگا وہ اسبات کی شہادت دیسکتے ہین کہ عیسائی مذہب کی پابندی کی وجہ سے ہماری مدبر گورنمنٹ کو بھی بھی مشکلات پیش آگئین ناظرین جانتے ہین کہ یہ گورنمنٹ کس قدر دانا اور دور اندیش اور اپنے تمام کامو نمین با احتیاط ہے اور کیسی کیسی عمدہ تدابیر رفاہ عام کے لئے اُسکے ہاتھ سے نکلتی ہین اور کیسے کیسے حکماء اور فلاسفر یورپ مین اسکے زیر سایہ رہتے ہین مگر تاہم یہ دانا گورنمنٹ مذہبی روکون کی وجہ سے اس کام مین احسن تدابیر پیدا کرنے سے ناکام رہی ہے یون تو اس گورنمنٹ نے اپنی تدبیر اور حکمت اور ایجادات سے یونانیون کے علوم کو بھی خاک مین ملا دیا مگر جس انتظام مین مذہب کی روک واقع ہوئی اس کی درست کرنے اور ناقابل اعتراض بنانے مین گورنمنٹ قادر نہ ہوسکی اسبات کے سمجھنے کیلئے وہی نمونہ ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۸۹ء کافی ہے کہ جب گورون کو اس ملک مین نکاح کی ضرورت ہوئی تو مذہبی روکون کی وجہ سے نکاح کا انتظام نہو سکا اور نہ گورنمنٹ اُس فطرتی قانون کو تبدیل کرسکی جو جذبات شہوت کے متعلق ہے آخر یہ قبول کیا گیا کہ گورون کا بازاری عورتون سے ناجائز تعلق ہو کاش اگر اس کی جگہ پر متعہ بھی ہوتا تو لاکھون بندگان خدا زنا سے بچ جاتے ایک مرتبہ گورنمنٹ نے گھبرا کر اس قانون کو منسوخ بھی کر دیا مگر چونکہ فطرتی قانون تقاضا کرتا تھا کہ جائز طور پر یا ناجائز طور پر اُن جذبات کا تدارک کیا جائے کہ جن سے جسمانی بیماریاں زور مارتی ہین لہذا اُسی پہلے قانون کے جاری کرنیکیلئے اب پھر سلسلہ جنبانی ہورہی ہے اور ہم مناسب دیکھتے ہین کہ اسجگہ اخبار عام ۹ نومبر ۱۸۹۵ء کا وہ مضمون جو اس بحث کے متعلق ہے بجنسہ لکھدین

اور وہ یہ ہے

قانون دکھائی

وزارت کے تبدیل ہوتے ہی ولایت کے نامور اور سربرآوردہ اخبار ٹائمز نے جس زور شور سے قانون دکہائی کو پھر جاری کرنے کے سلسلہ جنبانی کی ہے وہ ناظرین پر ظاہر کیجا چکی ہے کنسرویٹو وزارت سے جو سرکاری عہدہ داران کی رائے کو ہمیشہ بڑی وقعت سے دیکھتی ہے امید ہوسکتی ہے کہ بالضرور وہ اس معاملہ پر اچھی طرح غور کریگی کیونکہ اس قانون کی منسوخی کیوقت سر جارج وائٹ صاحب کمانڈر انچیف افواج ہند نے جو پُرزور مخالفانہ رائے ظاہر کی تھی وہ اس قابل ہے کہ ضرور کنسرویٹو گورنمنٹ اس پر توجہ کرے۔ گورنمنٹ ہند بھی اس قانون کے منسوخ کرنے پر رضامند نہ تھی۔ پس ان واقعات کی رو سے پورے طور پر خیال ہوسکتا ہے کہ قانون دکہائی پھر جاری کیا جاوے اس مین شک نہین ہے کہ قانون دکھائی کے منسوخ ہونے کے دن سے گورہ سپاہیون کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے دیکھا جاتا ہے کہ برٹش کے بہادر سپاہی بازارون مین آتشک کی مریض فاحشہ عورتون کے ساتھ خراب ہوتے پھرتے ہین جسکا نتیجہ حسب رائے کمانڈر انچیف صاحب بہادر بہت خوفناک نکلنے کی امید ہے۔ ہمین افسوس ہے کہ سرکاری طور پر ہمین اس بات کی خبر نہین ملی کہ سال ۱۸۹۴ء مین کتنے گورے سپاہی مرض آتشک مین مبتلا ہوئے گو مخالفان قانون دکہائی نے مہم چترال کی گورہ فوج کی صحت کو دیکھکر نہایت حسرت ظاہر کی تھی اور کہا تہا کہ مویدان قانون دکہائی کی یہ رائے کہ اس قانون کے منسوخ ہو جانے سے تمام گورہ سپاہ مرض آتشک وغیرہ مین مبتلا ہوجاویگی غلط ٹھہرتی ہے مگر یہ واقعہ اس قابل نہین ہے کہ جس سے تشفی ہوسکے کیونکہ مہم چترال مین چیدہ اور تندرست جوان بھیجے گئے تھے نیز لڑائی اور جنگلی ملک کی وجہ سے وہ کہین خراب ہوکر بیمار نہین ہوسکتے تھے اس امر کا دہرانا ضروری نہین کہ گورے سپاہی چونکہ بالکل کم تعلیم یافتہ اور دیہاتی نوجوان ہین نیز بوجہ گوشت خور ہونیکے وہ زیادہ گرم مزاج کے ہین اس لئے اُن سے نفسانی خواہش روکے رکھنے کی امید رکہنا لاحاصل

ہے قانون دکھائی کے جاری ہونے کے دنون ہر ایک گورہ پلٹن کے لئے کسبی عورتین ملازم

رکھی جاتی نہین جنکا ہمیشہ ڈاکٹری معائنہ ہوتا رہتا تہا اور تمام گورہ لوگون کو ان ملازم رنڈیون کے علاوہ اور جگہ جانے کی بھی شاید ممانعت تھی .... اس طریق سے ان کی صحت مین کسی قسم کا خلل واقع نہین ہوتا تہا۔ نیز اس طریق کے بند ہونے کی وجہ سے اور بھی کئی ایسی واردا تین ہوئی ہین جن سے اہل ہند کی طرف سے بہت ناراضی پھیلتی جاتی ہے جن مین سے میامیر کا مقدمہ زنا بالجبر جو گورہ سپاہیون کی طرف سے ایک بدصورت بڈہی اور اندہی عورت سے کیا گیا تہا قابل غور ہے ایسا ہی ایک واقعہ مدراس کے صوبہ مین ہوا جہان ایک ریلوے پہاٹک کے چوکیدار نے ہندوستانی عورتون کی عفت بچانے مین اپنی جان دیدی تھی اگر چند سے گورے سپاہیون کے لئے انتظام سرکاری طور پر کیا گیا تو علاوہ اسکے کہ تمام فوج بیماری سے ناکارہ ہو جائیگی ملک مین بڑی بہاری بددلی پھیلنے کا اندیشہ ہے اور یہ دونون امور قیام سلطنت کیلئے غیر مفید ہین اس وقت جبکہ قانون دکہائی کو پھر جاری کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے ہمین یہ ظاہر کر دینا بھی نہایت ضروری ہے کہ اگر اب پھر قانون مذکور جاری کیا جاوے تو گورنمنٹ ہند اور خصوصًا کمانڈر انچیف افواج ہند کو یہ بھی ضرور انتظام کرنا چاہئے کہ بجائے ہندوستانی عورتون کے یورپین عورتین ملازم رکھی جاوین کیونکہ قانون دکھائی کے متعلق ہندوستانی اور انگریزی مخالفین کا سب سے بڑا اعتراض بھی تہا کہ ہندوستان کی غریب عورتون کو دلالہ عورتون کے ذریعہ سے اس فحش ملازمت کی ترغیب دی جاتی ہے اور بعض اوقات نہایت کمینہ فریبون سے اچھے گھرون کی یتیم لڑکیون کو اس پیشہ کیلئے مجبور کیا جاتا ہے اور یہی وجہ تھی جس سے ہند کے بہت سے باشندگان نے قانون دکہائی کی منسوخی میں معمول سے بڑہکر انٹرسٹ لیا تہا ورنہ کسی معمولی سمجھ کے آدمی کو بھی ان بدمعاش عورتون سے ہرگز ہمدردی نہین ہوسکتی تھی۔ قانون دکہائی کے نکر راجرا کی کوشش محض اسی غرض سے کیجاتی ہے کہ گورہ سپاہیون کی خواہش نفسانی کو پورا کرنیکیلئے سرکاری طور پر انتظام کیا جاوے ورنہ دیسی لوگون کی بہتری کا اس مین ذرا بھی خیال نہین اس لئے اگر مخالفین قانون مذکور کی دلجوئی گورنمنٹ کو منظور ہو تو بھی ایک طریق ہے جس سے بلا قانون مذکور کے جاری کرنے کے مقصد مطلوبہ حاصل ہوسکتا ہے اگر حسب تجویز ہماری کے یورپین سپاہیون کے لئے یورپین عورتین بہم پہنچائی جائین تو اول تو مرض آتشک کا خدشہ نہین رہ سکتا کیونکہ اکثر یورپ مین مرض مذکور شاید ہوگا ہی نہیں۔ دوم ان عورتون کو بروقت بھرتی ہونے کے دایہ ڈاکٹرون کے ذریعہ مثل فوجی سپاہیون کے ملاحظہ کرایا جاویگا

اس سے فریقین کے مرض مذکور سے پاک ہونے کی وجہ سے ڈاکٹری معائنہ کی ہمیشہ کے لئے ضرورت ہی نہ رہیگی - اس طرح بغیر قانون دکہائی جاری کرنے کے سپاہیون کی خواہش نفسانی کے لئے عمدہ طور سے انتظام ہوسکتا ہے +

اس بات سے تو کوئی انکار ہی نہین کرسکتا کہ ولایت مین مثل ہندوستان کے فاحشہ عورتین موجود ہین اس لئے گورنمنٹ کو اس انتظام مین ذرا بھی دقت نہوگی بلکہ ہمین یقین ہے کہ یورپ کی مہذب کسبیان بہادر سپاہیونکو خوش رکھنے کے لئے بہایت خوشی سے اپنی خدمات سپرد کردینگی رہی یہ بات کہ ان عورتون کے ہندوستان لانے اور واپس لیجانے مین گورنمنٹ کو رقم کثیر خرچ کرنی پڑیگی - اسکا ہندوستان کے باشندونکو ذرا بھی رنج نہوگا جہان وہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات کے لئے پہلے سے ہی لاتعداد روپیہ خوشی سے دیتے ہین اس رقم کے اضافہ سے بھی ہرگز انہین اختلاف نہوگا بلکہ وہ اس تجویز کو جس سے ہندوستان کی بدبخت عورتونکی عفت بچ رہیگی اور برٹش گورنمنٹ کے بہادر گورے سپاہی تندرست اور خوش رہ سکینگے نہایت خوشی سے پسند کرینگے -

اگر گورنمنٹ ہند کو یہ مطلوب ہے کہ ہندوستان کے نوجوان بھی جنہین دیسی پلٹنون اور رسالون کے سپاہی بھی شامل ہین بازاری عورتون کے ذریعہ مریض ہونیسے بچ رہین تو ہم تمام ہندوستان کی فاحشہ عورتون کے لئے قانون دکہائی کے جاری ہونیکو صدق دل سے پسند کرتے ہین کسی شریف ہندوستانی کو ان بدکار فاحشہ عورتون کے ساتھہ جو تمام قسم کے لوگون کے لئے باعث خرابی ہین ذرا بھی ہمدردی نہین ہوسکتی - ہم قبل ازین بارہا کہہ چکے ہین کہ ایسی عورتون کیلئے جنہون نے اپنے خاندان کے ناموس کو خیرباد کہدی ہے قانون دکہائی کی آزمائش باعث شرم نہین ہوسکتی ہر وہ عورتین جو ہفتوں سے بیسونہین بھنگی کیساتھہ منہ کالا کرنیکو طیار ہین معزز ڈاکٹر کے معائنہ سے کب شرمسار ہوسکتی ہین - بیشک افسوس ناک امر ہے کہ عورتونکی عفت کا مردونکے ذریعہ امتحان کرایا جائے مگر کیا ہو سکتا ہے ان بیشرم بدذات عورتون کے لئے جنہون نے دنیا کی شرم کو بالائے طاق رکھ دیا ہے حق بات تو یہ ہے کہ قانون دکہائی کی ہندوستان مین سخت ضرورت ہے - جب یہ قانون جاری تہا تو ہر ایک بدکار عورت کو خوف ہوتا تہا کہ اگر وہ فحش پیشہ اختیار کریگی تو اسے قانون دکہائی کی سخت آزمائش بھی برداشت کرنی پڑیگی بہت سی عورتین اسی خوف کی وجہ سے اپنی زندگی خراب کرنے سے بچ رہتی

تھین ۔ اس زمانہ مین جبکہ دکہائی کا طاق بند ہے مرض آتشک کے ادویات کے اشتہارات کثرت سے شائع ہوتے ہین جو اس امر کا کافی ثبوت ہین کہ ملک مین مرض آتشک بہت پہیلا ہوا ہے اول تو ہمین اس خراب فرقہ کے وجود سے ہی سخت اختلاف ہے مگر ایسے زمانے مین جبکہ اخلاق اور مذہب کی سخت کمزوری ہو رہی ہے یہ امید کرنا فضول ہے کہ یہ شیطانی فرقہ نیست و نابود ہو جائے گا اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انکے لئے کوئی ایسا قانون بنایا جائے جس سے یہ اخلاق اور مذہب کو بگاڑنے کے علاوہ عوام کی صحت کو ہمیشہ کیلئے خراب کرنے کے قابل نہ سکین اور وہ قانون صرف قانون دکہائی ہی ہے ۔ ہم نہایت شکر گزار ہونگے اگر دوبارہ ہند مین قانون دکہائی جاری کیا جاویگا مگر یہ شرط ضرور ساتھ ہے کہ گورہ لوگون کے لئے یورپین رنڈیان بہم پہنچائی جاوین ۔ یقین ہے کہ گورنمنٹ ہند اور معزز معصران اس معاملہ پر ضرور توجہ اور غور فرماوینگے +

جنکو رسم نیوگ پیاری ہے
دین و دنیا میں ان کی خواری ہے

جسکے دین مین ہے ایسی بیشرمی
عقل و تہذیب سے وہ عاری ہے

جنکو آتی نہین نیوگ سے عار
اُن کی شیطان نے عقل ماری ہے

بید کی کہل گئی حقیقت کل
اب تو ناحق کی پردہ داری ہے

جسکے باعث یہ گندگی پہیلی
وہ تو اک خبث کی پٹاری ہے

دوسرا بیاہ کیون حرام ہو
جبکہ رسم **نیوگ** جاری ہے

کیون نہ پوشیدہ ہو نیوگ کی رسم
اسکے اظہار مین تو خواری ہے

چپکے چپکے **حرام کروانا**
آریون کا **اصول** بہاری ہے

آدسے یہ خبیث اور بد رسم
بید کے خادمون مین ساری ہے

زن بیگانہ پر یہ شیدا ہین
جسکو دیکھو وہی **شکاری** ہے

لائق سوختن ہین انکے مرد
اُن کی ناری ہر ایک ناری ہے

واہ وا کیا **دہرم** ہے کیا ایمان
جس مین واجب **حرامکاری** ہے

آریو! دل مین غور سے سوچو
شرم و غیرت کہان تمہاری ہے

جسکو کہتے ہین آریو نمین نیوگ — ناک کے کاٹنے کی آری ہے
کچھہ نہین سوچتے یہ دشمن شرم — کہ یہ پوشیدہ ایک یاری ہے
مرتکب اس کا ہے بڑا دیوث — اعتقاد اسپہ بدشعاری ہے
غیر مردون سی مانگنا نطفہ — **سخت خبث** اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھہ جو کہ سوتی ہے — وہ نہ بیوی زن بزاری ہے
ہے وہ چنڈال ڈشٹ اور پاپی — جفت اُس کی کوئی چماری ہے
ہین کروڑون نیوگ کے بچے — آریہ دیس مین یہ خواری ہے
ایسی اولاد پر خدا کی مار — یہ نہ اولاد قہر باری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے — ساری شہوت کی بیقراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اسکو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن — پاک دامن ابھی بچاری ہے
لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہین — ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر مین لائے ہین اسکے یارونکو — ایسی جورو کی پاسداری ہے
اس کے یارونکو دیکھنے کے لئے — سر بازار ان کی باری ہے
جورو جی پر فدا ہین یہ جی سے — وہ **نیوگی** پہ اپنے واری ہے
شرم وغیرت ذرا نہین باقی — کسقدر ان مین بردباری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہین — خوب جورو کی خو گذاری ہے
ناک کٹوائین پھر اسے گندی — پاک ہونے کی انتظار + ہے
خاک مین ملتے ہین پسر کے لئے — کیا مزاجون مین خاکساری ہے
قابل شرم بھیک لیتے ہین — بھیک کی رسم یہ نیاری ہے
گھر بہ گھر ہین نیوگ کے چرچے — نہ حیا ہے نہ شرمساری ہے
گو زمانہ مین **روشنی** پھیلی — ان پہ اندھیرا اب بھی طاری ہے
کیا کرین وید کا یہی ہے حکم — ترک کرنا گناہ گاری ہے

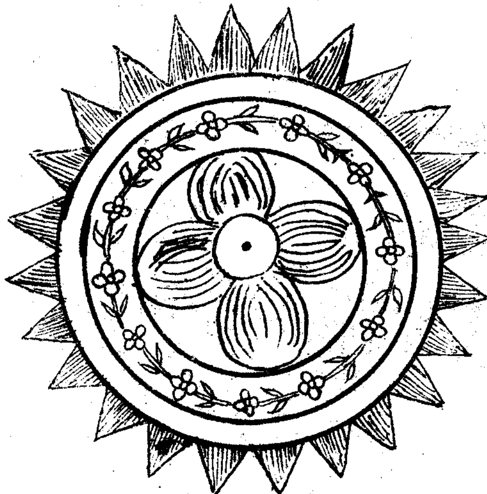
+ یعنی حیض سے پاک ہونے کا انتظار ہے

ہے یہ قرآن کی دشمنی کا وبال
بالیقین رائے یہ ہماری ہے

بعض آریہ اپنے تئین نہایت منصف مزاج ظاہر کرکے کہا کرتے ہین کہ درحقیقت ہم بھی نیوگ کو نہایت ناپاکی کا طریق سمجھتے ہین اور جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہین ہم دیانند کی ساری باتون کے پیرو نہین یہ صرف دیانند کا خیال ہے اور وید مقدس کا دامن اس سے پاک ہے۔ بہلا یہ ممکن ہے کہ کوئی بہلا مانس ایسی گندی حرکت کرے۔ اور اگر وید مین یہ گندی تعلیم ہوتی تو بڑے بڑے ودیادان کیونکر اسکو مانتے اور نیز اگر وید مین ایسی گندی تعلیم ہوتی تو عمدہ تعلیمین کیونکر اس مین درج ہوسکتین سو ان صاحبون کا جواب ہے کہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ دیانند کی واقفیت آپ لوگون کی واقفیت سے بہت زیادہ تھی اور وہ بھی آپ لوگونکی طرح وید کے لئے غیرت رکھتا تھا۔ پس اگر وید مین یہ مسئلہ یقینی اور واقعی طور پر نہوتا تو وہ دانستہ ایسا کلنگ وید پر ہرگز نہ لگاتا۔ بلکہ اگر اسکے لئے ممکن ہوتا تو وہ آپ لوگون سے ہزار حصہ زیادہ کوشش کرتا کہ تا یہ گندی تعلیم وید کی ظاہر نہو اب خود سوچنا چاہئے کہ دیانند کو کیا کچھ مشکلات پیش آئے اور خدا جانے کس قدر صراحت سے اور کہلے کہلے طور پر نیوگ کی تعلیم اس نے وید مین دیکھی جسکو وہ کسی حیلہ اور تدبیر سے چھپا نہ سکا آخر اسکو اقرار کرنا ہی پڑا اور اسبات پر جم گیا کہ خیر نیوگ مین کچھ مضائقہ نہین اور پھر دیانند نے وید کی صاف صاف شرتیان نیوگ کے بارہ مین لکھدین اور خوب تاڑ تاڑ کر سکتون اور شرتیون کے حوالے دیے۔ اب دیانند پر کون الزام لگا سکتا ہے کہ اس نے اپنی طرف سے نیوگ کا مسئلہ گھڑ لیا ہے۔ اور یہ کہنا کہ اگر وید ایسا ہوتا تو پھر ودیادان لوگ کیونکر اسکو مانتے اسکا جواب یہ ہے کہ بڑے بڑے ودیادان بھی نیوگ کو مانتے رہے ہین بلکہ وہ لوگ اپنے گھر مین نیوگ کراتے رہے ہین جو اپنے وقت کے رشی اور رکھی اور اوتار تھے۔ کیا پانڈون اور ان کی جورو کی کتھا آپنے نہین پڑھی۔ اگر نہین پڑہی تو اب ضرور پڑھین کہ کیسے مہاتما نیوگ کے کاربند رہے ہین اور نیوگ بھی زندہ خاوند والی عورت کا۔ اور سوا اس کے غور کرنا چاہیے کہ کیا سوجی ودیاَن کم تھے یا یاگولک جی کی ودیا مین کچھ کلام تھا بلکہ یہ تمام لوگ ہندو

دہرم کے ستون اور مدار الہام گورہے ہین اور وید کی دوسری عمدہ تعلیمین جنکا آپنے ذکر کیا ہے
مین نہین سمجہہ سکتا کہ اس سے کونسی تعلیم مراد ہے وید مین سے اگر فضول قصے اور بے سر و پا
کہانیان الگ کردیجائین تو باقی خلاصہ اسکا صرف دو تین باتین رہجاتی ہین یعنی عناصر پرستی اور
آفتاب پرستی اور ستارہ پرستی اور نیوگ۔ پس اگر یہی عمدہ تعلیم ہے تو آپسے کیا بحث کرین۔
ہان ایک تناسخ بھی ہے مگر سوچنے سے آپ معلوم کرسکتے ہین کہ یہ تناسخ ہی وید پیا اول درجہ
کا داغ ہے جسکی وجہ سے آپکا پرمیشر تمام خدائی طاقتون سے معطل ہوگیا اور معزول راجون کیطرح
صرف نام کا پرمیشر رہ گیا اور اگر غور کرکے دیکھو تو یہ تناسخ پرمیشر کے وجود کا دشمن ہے۔ آواگون
یعنی تناسخ کے ماننے والے پرمیشر کو ہرگز مان نہین سکتے۔ اور نیز آواگون مین بھی ایک نیوگ
کی رگ ہے کیونکہ اگر آواگون کی صورتمین کسی شخص کی فوت شدہ والدہ جو اسکے پیدائش کیوقت ہی
فوت ہوگئی تھی پھر جنم لیکر اسکی عورت بنائی جاوے تو کیونکر وہ شناخت کرسکتا ہے کہ یہ میری والدہ ہے
غرضکہ وید کی پاک تعلیمین یہی ہین جو ایکدوسرے سے مشابہ ہین اور نیوگ کی حالت مین تو ایک آریہ آپ
زندہ موجود ہوکر اپنی بیوی کو عین بیوی ہونے کی حالت مین دوسرے سے ہمبستر کراتا ہے مگر تناسخ یعنی
آواگون مین اپنی مان سے بھی ہم بستر ہوسکتا ہے۔ پس وید کی مقدس تعلیمیں سب مساوی ہین۔

این خانہ تمام آفتاب است



نوٹس

بنام آریہ صاحبان و پادری صاحبان و دیگر صاحبان مذاہب مخالفہ

ان مسلمانون کی طرف سے جنکے نام نیچے درج ہین و نیز ایک التماس

گورنمنٹ عالیہ کی

توجہ کے لائق

اے صاحبان مندرجہ عنوان نہایت ادب اور تہذیب سے آپ صاحبون کی خدمتمین عرض ہے کہ ہم سب فرقے مسلمان اور ہندو اور عیسائی وغیرہ ایک ہی سرکار کے جو سرکار انگریزی ہے رعایا ہین لہذا ہم سب لوگونکا فرض ہے کہ ایسے امور سے دستکش رہین جن سے وقتاً فوقتاً ہمارے حکام کو دقتین پیش آوین یا بیہودہ نزاعین باہمی ہوکر کثرت سے مقدمات دائر ہوتے ہین اور نیز جبکہ ہمسائگی اور قرب وجوار کے حقوق درمیان ہین تو یہ بھی مناسب نہین کہ مذہبی مباحثات مین ناحق ایک فریق دوسرے فریق پر بے اصل افترا قائم کرکے اسکا دل دکہاوے اور ایسی کتابون کے حوالے پیش کرے جو اس فریق کے نزدیک مسلم نہین ہین یا ایسے اعتراض کرے جو خود اپنے دین کی تعلیم پر بھی وارد ہوتے ہین۔ چونکہ اب تک مناظرات و مباحثات کے لئے کوئی ایسا قاعدہ باہم قرار یافتہ نہین تہا جسکی پابندی یا وہ گو لوگونکو انکی فضول گوئی سے روکتی۔ لہذا پادریون مین سے پادری عمادالدین و پادری ٹہاکرداس و پادری فنڈل صاحب وغیرہ صاحبان اور آریہ* صاحبونمین سے منشی کنہیالال الکہہ دہاری اور منشی اندرمن مرادآبادی اور لیکہرام پشاوری نے اپنا بھی اصول

* نصیحت	پادری صاحبان اگر ہماری اس نصیحت کو غور سے سنین تو بیشک اپنی بزرگی اور شرافت ہمپر ثابت کرینگے اور اس حق پسندی اور صلح کاری کے موجب ہونگے جس سے ایک راستباز اور پاک دل شناخت کیا جاتا ہے اور وہ نصیحت صرف دو باتین ہین جو ہم پادری صاحبونکی خدمتمین عرض کیا چاہتے ہین ✤ **اول** یہ کہ وہ اسلام کے مقابل پر ان بیہودہ روایات اور بے اصل حکایات سے مجتنب رہین

مقرر کرلیا کہ ناحق افتراؤن اور بے اصل روایتون اور بے بنیاد قصونکو واجبی اعتراضات کی مدافعت مین پیش کیا مگر اصل قصور تو اس مین پادری صاحبونکا ہے کیونکہ ہندؤن نے آپنے ذاتی تعصب اور کینہ کی وجہ سے جوش تو بہت دکھلایا مگر براہ راست اسلام کی کتابونکو وہ دیکھ نہ سکے وجہ یہ کہ بباعث جہالت اور کم استعدادی دیکھنے کا مادہ نہین تہا سو انہون نے اپنی کتابونمین پادریون کے اقوال کا نقل کردینا غنیمت سمجہا غرض ان تمام لوگون نے بے قیدی اور آزادی کی گنجائش پاکر افتراؤن کو انتہا تک پہنچا دیا اور ناحق بیوجہ اہل اسلام کا دل دکہایا اور بہتون نے اپنی بذذاتی اور بادری بدگوہری سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگائے یہانتک کہ کمال خباثت اور اس پلیدی سے جو انکے اصل مین تھی اُس **سید المعصومین** پر سراسر دروغگوئی کی راہ سے زنا کی تہمت لگائی اگر غیرتمند مسلمانونکو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہوتا تو ایسے شریرونکو جنکے افترا مین یہانتک نوبت پہنچی وہ جواب دیتے جو اُنکی بداصلی کے مناسب حال ہوتا مگر شریف انسانون کو گورنمنٹ کی پاسداریان ہر وقت روکتی ہین اور وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسری گال پر عیسائیونکو کہانا چاہیئے تہا ہملوگ گورنمنٹ کی اطاعت مین ہوکر پادریون اور اُنکے ہاتہ کے اُکسائے ہوئے آریون سے کہا رہے ہین یہ سب بردباریان ہم اپنے **محسن گورنمنٹ** کے لحاظ سے

تنبیہات

جو ہمارے مسلم اور مقبول کتابون مین موجود نہین اور ہمارے عقیدہ مین داخل نہین اور نیز قرآن کے معنے اپنی طرف سے نہ گہڑ لیا کرین بلکہ وہی معنے کرین جو تواتر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہون اور پادری صاحبان اگرچہ انجیل کے معنے کرنے کیوقت ہر یک بے قیدی کے مجاز ہون مگر ہم مجاز نہین ہین اور اُنہین یاد رکہنا چاہیئے کہ ہمارے مذہب مین تفسیر بالرائے معصیت عظیمہ ہے قرآن کے کسی آیت کے معنے اگر کرین تو اسطور سے کرنے چاہیئے کہ دوسری قرآنی آیتین ان معنون کے موید اور مفسر ہون اختلاف اور تناقض پیدا نہو کیونکہ قرآن کی بعض آیتین بعض کیلئے بطور تفسیر کے ہین اور پہر ساتہ اسکے یہ بہی ضروری ہے کہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی اُنہین معنون کی مفسر ہو کیونکہ جس پاک اور کامل نبی پر قرآن نازل ہوا وہ سب سے بہتر قرآن شریف کے معنے

کرتے ہین اور کرینگے کیونکہ ان احسانات کا ہم پر شکر کرنا واجب ہے جو سکھونکے زوال کے بعد ہمے خدا تعالےٰ کے فضل نے اس مہربان گورنمنٹ کے ہاتھ سے ہمارے نصیب کئے اور نہایت بدذاتی ہوگی اگر ایک لحظہ کے لئے بھی کوئی ہم مین سے اُن نعمتون کو فراموش کر دے جو اس گورنمنٹ کے ذریعے سے مسلمانونکو ملی ہین بلاشبہ ہمارا جان ومال گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی مین فدا ہے اور رہیگا اور ہم غائبانہ اُسکے اقبال کے لئے دعاگو ہین اور اگرچہ گورنمنٹ کی عنایات سے ہر ایک کو اشاعت مذہب کے لئے آزادی ملی ہے لیکن اگر سوچکر دیکھا جائے تو اُس آزادی کا پورا پورا فائدہ محض مسلمان اُٹھا سکتے ہین اور اگر عمداً آپ نہ اُٹھاوین تو اُنکی بدقسمتی ہے وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اپنی عام مہربانیون کی وجہ سے مذہبی آزادی کا ہر یک قوم کو عام فائدہ دیا اور کسیکو اپنے اصولونکی اشاعت سے نہین روکا لیکن جن مذہبونمین سچائی کی قوت اور طاقت نہیں اور انکے اصول صرف انسانی بناوٹ ہین اور ایسے قابل مضحکہ ہین جو ایک محقق کو ان کی بیہودہ کہتا اور کہانیان سنکر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے کیونکر اُن مذہبون کے واعظ اپنی ایسی باتون کو وعظ کیوقت دلونمین جما سکتے ہین اور کیونکر ایک پادری مسیح کو خدا کہتے ہوئے ایک دانشمند شخص کو اس حقیقی خدا پر ایمان رکھنے سے برگشتہ کر سکتا ہے جسکی ذات مرنے اور مصیبتونکے اُٹھانے اور دشمنونکے ہاتھ مین گرفتار ہونے اور پھر مصلوب ہوجانے سے پاک ہے اور جسکا جلالی نام قانون قدرت کے ہر یک صفحہ مین چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہم نے خود بعض منصف مزاج عیسائیون سے خلوت مین سنا ہے کہ جب ہم کبھی

جانتا ہے غرض اتم اور اکمل طریق معنے کرنیکا تو یہ ہے لیکن اگر کسی آیت کے بارہ مین حدیث صحیح مرفوع متصل نہ ملسکے تو ادنے درجہ استدلال کا یہ ہے کہ قرآن کی ایک آیت کے معنے دوسری آیات بینات سے کئے جاوین لیکن ہرگز یہ درست نہوگا کہ بغیر ان دو قسم کے التزام کے اپنے ہی خیال اور رائے سے معنے کرین کاش اگر پادری عماد الدین وغیرہ اس طریق کا التزام کرتے تو نہ آپ ہلاک ہوتے اور نہ دوسرونکے ہلاکت کا موجب

دوسری نصیحت اگر پادری صاحبان سنین تو یہ ہے کہ وہ ایسے اعتراض سے پرہیز کرین جو خود ان کی کتب مقدسہ مین بھی پایا جاتا ہے مثلاً ایک بڑا اعتراض جس سے

مسیح کی خدائی کا بازارون مین وعظ کرتے ہین تو بعض وقت مسیح کے عجز اور اضطرار کی سوانح پیش نظر آجانے سے بات کرتے کرتے ایسا انفعال دلکو پکڑتا ہے کہ بس ہم ندامت مین غرق ہی ہو جاتے ہین غرض انسان کو خدا بنانیوالا کیا وعظ کریگا اور کیونکر اس عاجز انسان مین اُس قادر خدا کی عظمت کا نمونہ دکھائیگا۔ جسکے حکم سے ایک ذرہ بھی زمین و آسمان سے باہر نہین اور جسکا جلال دکھلانے کے لئے سورج چمکتا اور زمین طرح طرح کے پھول نکالتی ہے۔ ایسا ہی ایک آریہ کیا وعظ کریگا کیا وہ دانشمندونکے سامنے یہ کہہ سکتا ہے کہ تمام روحین اور اُنکی قوتین اور طاقتین اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہین اور کسی کے سہارے سے انکا وجود اور بقا نہین اور یا یہ کہہ سکتا ہے کہ وید کی یہ تعلیم عمدہ ہے کہ خاوند والی عورتین اولاد کی غرض سے دوسرے سے ہمبستر ہو جایا کرین ابھی ہمین تجربہ ہوا ہے کہ جب ہماری بعض جماعت کے لوگون نے کسی آریہ یا اُن کے پنڈت سے نیوگ کی حقیقت بازار مین پوچھی جہان بہت سے آدمی موجود تھے تو وہ آریہ یا پنڈت شرمندہ ہوا اور چپکے سے کہا کہ آپ اندر چلکر مجھ سے یہ گفتگو کرین بازار مین لوگ سنکر ہنسی کرتے ہین اب ظاہر ہے کہ جن لوگونکا اپنا ہی یہ حال ہے کہ ایسے عقائد اور اعمال کی نسبت اپنا ہی کانشنس انکا اُنکے عقیدے کو دھکے دیتا ہے اور قبول نہین کرتا تو پھر وہ غیرونکو کیا وعظ کرینگے اس لئے مسلمانونکو نہایت ہی گورنمنٹ کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ گورنمنٹ کے اس قانون کا وہی اکیلے فائدہ اُٹھا رہے ہین۔ بچارے پادری صدہا روپیہ خرچ کرکے ایک ہندو کو قابو مین لاتے ہین اور وہ آخر بعد آزمایش مسلمانون کیطرف آجاتا ہے اور یا صرف پیٹ کا بندہ ہو کر

بقیہ حاشیہ

بڑھکر شاید ان کی نظر مین اور کوئی اعتراض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین ہے وہ لڑائیان ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باذن اللہ ان کفار سے کرنی پڑین جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مین تیرہ ۱۳ برس تک انواع اقسام کے ظلم کئے اور ہر یک طریق سے ستایا اور دکھ دیا اور پھر قتل کا ارادہ کیا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ اپنے اصحاب کے مکہ چھوڑنا پڑا اور پھر بھی باز نہ آئے اور تعاقب کیا اور ہر ایک بے ادبی اور تکذیب کا حصہ لیا اور جو مکہ مین ضعفاء مسلمانون مین سے رہ گئے تھے انکو غایت درجہ دکھ دینا شروع کیا لہذا وہ لوگ خدا تعالی کی نظر مین اپنے ظالمانہ کامون کی وجہ سے اس لائق ٹھہر گئے کہ انپر موافق سنت قدیمہ الہیہ کے کوئی عذاب نازل ہو اور اس عذاب کی وہ قومین بھی سزاوار تھین

محض دنیوی لالچ سے اُنہین مین گذارہ کرتا ہے لیکن ہمین اپنے دلآزار ہمسائیون مخالفون سے ایک اور شکایت ہے اگر ہم اُس شکایت کے رفع کے لئے اپنی **محسن اور مہربان گورنمنٹ کو اس طرف توجہ نہ دلاوین تو کسکو دلاوین** اور وہ یہ ہے کہ ہمارے مذہبی مخالف صرف **بے اصل روایات** اور بے بنیاد قصون پر بھروسہ کرکے جو ہماری کتب مسلمہ اور مقبولہ کی رو سے ہرگز ثابت نہین ہین بلکہ منافقون کے مفتریات ہین ہمارا دل **دکہاتے ہین**۔ اور ایسی باتون سے ہمارے سید و مولےٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہین اور گالیون تک نوبت پہنچاتے ہین جنکا ہماری معتبر کتابون مین نام و نشان نہین اس سے زیادہ ہمارے دل دکہانیکا اور کیا موجب ہوگا کہ چند بے بنیاد افتراؤنکو پیش کرکے ہمارے اس سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر زنا اور بدکاری کا الزام لگانا چاہتے ہین جسکو ہم اپنی پوری تحقیق کی رو سے سید المعصومین اور ان تمام پاکون کا سردار سمجھتے ہین جو عورت کے پیٹ سے نکلے اور اسکو خاتم الانبیاء جانتے ہین کیونکہ اسپر **تمام نبوتین** اور تمام پاکیزگیان اور تمام **کمالات ختم ہوگئے** اسصورت مین صرف یہی ظلم نہین کہ ناحق اور بیوجہ ہمارا دل دکہایا جاتا ہے اور اس **انصاف پسند گورنمنٹ کے ملک مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم** کو گالیان دیجاتی ہین اور بڑے بڑے پیرایون مین ہمارے رسول

جنہون نے مکہ والونکو مددی اور نیز وہ قومین بھی جنہون نے اپنے طور سے ایذا اور تکذیب کو انتہا تک پہنچایا اور اپنی طاقتون سے اسلام کی اشاعت سے مانع آئے سو جنہون نے اسلام پر تلوارین اٹہائین وہ اپنی شوخیونکی وجہ سے تلوارون سے ہی ہلاک کئے گئے اب اسصورت کی لڑائیونپر اعتراض کرنا اور حضرت موسیٰ اور دوسرے اسرائیلی نبیونکی لڑائیونکو بہلا دینا جن مین لاکھون شیرخوار بچے قتل کئے گئے کیا یہ دیانت کا طریق ہے یا ناحق کی شرارت اور خیانت اور فساد انگیزی ہے۔ اسکے جواب مین حضرات عیسائی یہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیونمین بہت ہی نرمی پائی جاتی ہے کہ اسلام لانے پر چھوڑا جاتا تہا اور شیرخوار بچون کو قتل نہین کیا اور نہ عورتون کو اور نہ بڈہونکو اور نہ فقیرون اور مسافرون کو مارا اور نہ عیسائیون اور یہودیون کے گرجاؤن کو مسمار کیا لیکن اسرائیلی نبیون نے ان امور کیا یہانتک کہ تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ شیرخوار بچے قتل کئے گئے گویا حضرات پادریون

مقدس مذہب کی توہین کی جاتی ہے بلکہ یہ ظلم بھی ہوتا ہے کہ ایک حق اور راست امر کو محض یا وہ گوئی کے ذخیرہ سے مشتبہ اور کمزور کرنے کے لیے کوشش کی جاتی ہے اگر گورنمنٹ کے بعض اعلی درجہ کے حکام دو تین روز اسیات پر بھی خرچ کرین کہ ہم مین سے کسی منتخب کے روبرو ایسے بیجا الزامات کی وجہ ثبوت ہمارے مذکورہ بالا مخالفون سے دریافت فرماوین تو زیرک طبع حکام کو فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ کس قدر یہ لوگ بے ثبوت بہتانون سے سرکار انگریزی کے وفادار رعایا اہل اسلام پر ظلم کر رہے ہین ہم نہایت ادب سے **گورنمنٹ عالیہ کی جناب مین یہ عاجزانہ** التماس کرتے ہین کہ ہماری محسن گورنمنٹ ان احسانون کو یاد کر کے جو اب تک ہم پر کئے ہین ایک یہ بھی ہماری جانون اور آبروؤن اور ہمارے ٹوٹے ہوئے دلون پر احسان کرے کہ اس مضمون کا ایک **قانون پاس** کر دیوے یا کوئی سرکلر جاری کرے کہ آئندہ جو مناظرات اور مجادلات اور مباحثات مذہبی امور مین ہون ان کی نسبت ہر ایک قوم مسلمانون اور عیسائیون اور آریون وغیرہ مین سے **دو امر کے ضرور پابند** ہین ؛

(۱) اول یہ کہ ایسا اعتراض جو خود معترض کے ہی الہامی کتاب یا کتابون پر جنکے الہامی ہونے پر

کے نظر مین اس نرمی کیوجہ سے اسلام کی لڑائیان قابل اعتراض ٹھہرین کہ انمین وہ سختی نہین جو حضرت موسٰی اور دوسرے اسرائیلی نبیون کی لڑائیون مین تھی اگر اس درجہ کی سختی پر یہ لڑائیان بھی ہوتین تو قبول کر لیتے کہ در حقیقت یہ بھی خدا تعالے کیطرف سے ہین اب ہر یک عقلمند کے سوچنے کے لائق ہے کہ کیا یہ جواب ایمانداری کا جواب ہے حالانکہ آپ ہی کہتے ہین کہ خدا رحم ہے اور اس کی سزا رحم سے خالی نہین پھر جب موسٰے کی لڑائیان باوجود اس سختی کے قبول کی گئین اور خدا تعالے کی طرف سے ٹھہرین تو کیون اور کیا وجہ کہ یہ لڑائیان جو الٰہی رحم کی خوشبو ساتھ رکھتی ہین خدا تعالی کی طرف سے نہ ہوئین اور ایسے لوگ کہ اُن باتون کو بھی خدا تعالے کے احکام سمجھتے ہین کہ شیرخوار بچے اُن کی ماؤن کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائین اور ماؤن کو ان کے بچون کے سامنے بیرحمی سے مارا جاوے وہ کیون ان لڑائیون کو خدا تعالے کی طرف سے نہ سمجھین جن مین یہ شرط ہے کہ پہلے مظلوم

وہ ایمان رکھتا ہے وارد ہو سکتا ہو یعنی وہ امر جو بنا اعتراض کی ہے اُن کتابون میں بھی پایا جاتا ہو جن پر معترض کا ایمان ہے ایسے اعتراض سے چاہیئے کہ ہر یک ایسا معترض پرہیز کرے ✦

(۲) دوم اگر بعض کتابون کے نام بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے کسی فریق کی طرف سے اس غرض سے شائع ہو گئے ہون کہ درحقیقت وہی کتابین اُنکی مسلم اور مقبول ہین تو چاہیئے کہ کوئی معترض اُن کتابون سے باہر نجلے اور ہر یک اعتراض جو اس مذہب پر کرنا ہو اُنہیں کتابون کے حوالہ سے کرے اور ہرگز کسی ایسی کتاب کا نام نہ لیوے جسکے مسلم اور مقبول ہونیکے بارہ مین اشتہار مین ذکر نہین اور اگر اس قانون کے خلاف ورزی کرے تو بلا تامل اُس سزا کا مستوجب ہو جو **دفعہ ۲۹۸** تعزیرات ہند مین مندرج ہے یہ **التماس ہے جسکا پاس ہونا** ہم بذریعہ کسی ایکٹ یا سرکلر کے گورنمنٹ عالیہ سے چاہتے ہین اور ہماری زیرک گورنمنٹ اس بات کو سمجھتی ہے کہ اس قانون کے پاس کرنے مین کسی خاص قوم کی رعایت نہین بلکہ ہر یک قوم پر اسکا اثر مساوی ہے اور اس قانون کے پاس کرنے مین بیشمار برکتین ہین جن سے عامہ خلائق کے لئے امن اور عافیت کی راہین کہلتی ہین اور صدہا بیہودہ نزاعون اور جھگڑون کی صف لپیٹی جاتی ہے اور آخر نتیجہ صلح کاری اور ان شرارتون کا دور ہو جانا ہے جو فتنون اور بغاوتون کی جڑھ ہوتے ہین اور دن بدن مفاسد کو ترقی دیتے ہین اور ہماری قلم جو ہر یک وقت گورنمنٹ عالیہ کی مدح وثنا مین چل رہی ہے اس قانون کے پاس ہونے سے اپنی گورنمنٹ کو دوسرون پر ترجیح دینے کے لئے ایک ایسا وسیع مضمون پائے گی جو آفتاب کیطرح چمکیگا اور اگر ایسا نہ ہوا تو خدا معلوم کہ روز کی لڑائیون اور بیہودہ جھگڑون کی کہانتک نوبت پہنچیگی۔ بیشک اس سے پہلے توہین کیلئے دفعہ ۲۹۸ تعزیرات مین موجود ہے لیکن وہ ان مراتب کے تصفیہ پا جانے سے پہلے فضول اور نکمی ہے اور رخنات پیشہ لوگون کے لئے گریزگاہ وسیع ہے ✦

اور پھر ہم اپنے مخالف فریقون کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہین کہ آپ لوگ بھی برائے خدا ایسی تدبیر کو منظور کرین جسکا نتیجہ سراسر امن اور عافیت ہے اور اگر یہ احسن انتظام نہ ہوا تو علاوہ اور مفاسد اور فتنون کے ہمیشہ سچائی کا خون ہوتا رہیگا اور صادقون اور راستبازون

کی کوششون کا کوئی عمدہ نتیجہ نہین نکلیگا اور نیز رعایا کی باہمی نااتفاقی سے گورنمنٹ کے اوقات بھی ناحق ضائع ہونگے اس لئے ہم مراتب مذکورہ بالا کو آپ سب صاحبونکی خدمتین پیش کرکے یہ نوٹس آپ صاحبون کے نام جاری کرتے ہین اور آپکو یاد دلاتے ہین کہ ہماری کتب مسلمہ مقبولہ جنپر ہم عقیدہ رکھتے ہین اور جنکو ہم معتبر سمجھتے ہین بہ تفصیل ذیل ہین +

اول قرآن شریف مگر یاد رہے کہ کسی قرآنی آیت کے معنے ہمارے نزدیک وہی معتبر اور صحیح ہین جسپر قرآن کے دوسرے مقامات بھی شہادت دیتے ہون کیونکہ قران کی بعض آیات بعض کی تفسیر ہین اور نیز قرآن کے کامل اور یقینی معنون کے لئے اگر وہ یقینی مرتبہ قرآن کے دوسرے مقامات سے میسر نہ آسکے یہ بھی شرط ہے کہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل بھی اُسکی مفسر ہو غرض ہمارے مذہب مین تفسیر بالرائے ہرگز جائز نہین پس ہر یک معترض پر لازم ہوگا کہ کسی اعتراض کیوقت اس طریق سے باہر نجائے دوم دوسری کتابین جو ہماری مسلم کتابین ہین اون مین سے اول درجہ پر صحیح بخاری ہے اور اس کی وہ تمام احادیث ہمارے نزدیک حجت ہین جو قرآن شریف سے مخالف نہین اور ان مین سے دوسری کتاب صحیح مسلم ہے اور اُسکو ہم اس شرط سے مانتے ہین کہ قرآن اور صحیح بخاری سے مخالف نہو اور تیسری درجہ پر صحیح ترمذی۔ ابن ماجہ۔ موطاء۔ نسائی۔ ابن داؤد۔ دارقطنی۔ کتب حدیث ہین جن کی حدیثون کو ہم اس شرط سے مانتے ہین کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہون۔ یہ کتابین ہماری دین کی کتابین ہین اور یہ شرائط ہین جنکی رو سے ہمارا عمل ہے اب ہم قانونی طور پر آپ لوگونکو ایسے اعتراضون سے روکتے ہین جو خود آپ کی کتابون اور آپکے مذہب پر وارد ہوتے ہین کیونکہ انصاف جنپر قوانین مبنی ہین ایسی کارروائی کو صحت نیت مین داخل نہین کرتا اور ہم ایسے اعتراضون سے بھی آپ لوگونکو منع کرتے ہین جو ان کتابون اور ان شرائط پر مبنی نہین جنکا ہم اشتہار مین ذکر کرتے ہین کیونکہ ایسی کارروائی بھی تحقیق حق کے برخلاف ہے پس ہر یک معترض پر واجب ہوگا کہ کسی اعتراض کے وقت ان کتابون اور ان شرائط سے باہر نجائے اور ضروری ہوگا کہ اگر آئندہ آپ صاحبون مین سے کوئی صاحب ہماری کسی تالیف کا رد لکھے یا رد کے طور پر کوئی اشتہار شائع کرین یا کسی مجلس مین تقریری مباحثہ کرنا چاہین تو ان شرائط مذکورہ بالا کی پابندی سے باہر قدم نہ رکھین یعنی ایسی باتونکو بصورت اعتراض پیش نکرین جو آپ لوگون کی الہامی کتابون مین بھی موجود ہون اور ایسے اعتراض

بھی پیش نکریں جو ان کتابوں کی پابندی سے نہیں ہیں جو ہم اشتہار میں شائع کر چکے ہیں غرض اس طریق مذکورہ بالا سے تجاوز کر کے ایسی بیہودہ روایتوں اور بے سر و پا قصوں کو ہمارے سامنے ہرگز پیش نکریں اور نہ شائع کریں جیسا کہ یہ خائنانہ کارروائیاں پہلے اس سے ہندوؤں میں اندرمن مراد آبادی نے اپنی کتابوں تحفہ اسلام و پاداش اسلام وغیرہ میں دکھلائیں اور پھر بعد اسکے یہ ناپاک حرکتیں مسمی لیکھرام پشاوری نے جو محض نادان اور بےعلم ہے اپنی کتاب تکذیب براہین اور رسالہ جہاد اسلام میں کیں اور جیسا کہ یہی بیہودہ کارروائیاں پادری عماد الدین نے اپنی کتابوں میں اور پادری ٹھاکرداس نے اپنے رسائل اور صفدر علی وغیرہ نے اپنی تحریروں میں لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کیں اور سخت دہوکے دیکر ایک دنیا کو گندگی اور کیچڑ میں ڈالدیا اور اگر آپ لوگ اب بھی بعد اس نوٹس کے جاری ہونے کے بعد بھی اپنی خیانت پیشہ طبیعت اور عادت سے باز نہیں آئینگے تو دیکھو ہم آپ کو ہلا ہلا کر متنبہ کرتے ہیں کہ اب یہ حرکت آپکی صحت نیت کے خلاف سمجھی جائے گی اور محض دلآزاری اور توہین کی مدمیں متصور ہوگی اور اس صورت میں ہمیں استحقاق ہوگا کہ عدالت سے اس افترا اور توہین اور دلآزاری کی چارہ جوئی کریں اور دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کی رو سے آپکو ماخوذ کرائیں اور قانون کی حد تک سزا دلائیں کیونکہ اس نوٹس کے بعد آپ اپنی ناواقفی اور صحت نیت کا عذر نہیں کر سکتے اور آپ سب صاحبوں کو بھی اختیار ہوگا کہ اپنی مقبولہ مسلمہ کتابوں کا اشتہار دیدیں اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان معترض اپنے اعتراض میں آپکے اشتہار کا پابند نہ ہو اور کوئی ایسا اعتراض کرے کہ جو ان کتابوں کی بنا پر نہ ہو جنکے مقبول ہونے کی نسبت آپ اشتہار دے چکے ہیں یا کوئی ایسا امر مورد اعتراض ٹھہرا دے جو خود اسلام کی تعلیم میں موجود ہے تو بیشک ایسا معترض مسلمان بھی اشتہار کے بعد اسی دفعہ ۲۹۸ کی رو سے سزا پانے کے لائق ہوگا جس دفعہ سے ہم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اب ذیل میں اس نوٹس دینے والوںکے دستخط اور مواہیر ہیں۔ فقط

قادیان

حضرۃ اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ و السلام۔
حضرۃ مولوی حاجی حافظ حکیم نوردین صاحب بھیروی ثم قادیانی۔
حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔

سیالکوٹ

مولوی عبدالکریم صاحب مولوی حکیم ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب منشی غلام قادر فصیح صاحب رئیس مالک پنجاب پریس سید حامد شاہ صاحب الحمد معافیات سید محمود شاہ صاحب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر۔ سید امیر علی شاہ صاحب

مولوی حکیم فضلدین بھیروی ۔ صاحبزادہ محمد سراج الحق
صاحب جمالی نعمانی قادیانی سابق سرساوی سید ناصر
نواب صاحب دہلوی حال قادیانی صاحبزادہ افتخار
احمد صاحب لودیانوی حال قادیانی صاحبزادہ منظور محمد
صاحب مولوی حاجی حافظ احمد اللہ خانصاحب
مولوی نور الحسن صاحب روالی منشی محمد خانصاحب
کپورتھلہ قاضی ضیاء الدینصاحب قاضی کوٹ ضلع
گوجرانوالہ شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم سابق لیس
دفعدار صاحب رسالہ نمبر ۱۲ چھاؤنی سیالکوٹ مولوی
قطب الدین صاحب بڈوہی مفتی فضل الرحمن صاحب
مدرس جموں منشی جلال الدین صاحب میر منشی
رجمنٹ نمبر ۱۲ سواران بنگال منشی غلام محمد صاحب
خوشنویس امرتسری مولوی فیض احمد صاحب جہلمی
میرزا یعقوب بیگ صاحب طالب علم اسسٹنٹ سرجن
کلاس مڈیکل کالج لاہور ۔ میرزا ایوب بیگ صاحب
طالب علم بے اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور
شیر محمد خان صاحب طالب علم ایف اے
کلاس گورنمنٹ کالج لاہور شیخ غلام محی الدین
صاحب کتب فروش جہلم میرزا اسمٰعیل قادیانی
بابو غلام رسول صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر راول
پنڈی ڈسٹرکٹ شیخ عبد اللہ صاحب پٹواری سنوری
شیخ حامد علی صاحب قادیانی منشی تاج الدین صاحب
کلارک اگزیمنر آفس ریلوے ۔ لاہور ۔ منشی نبی
بخش صاحب شیخ عبد الرحمن صاحب شیخ عبد العزیز
صاحب شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری ۔
حاجی دریام صاحب خوشابی سید مقبول حسن صاحب
ڈیرہ اسمٰعیل خان سید محمد کبیر صاحب دہلوی شیخ
شہاب الدین صاحب

بھیرہ ضلع شاہ پور

شیخ فضل الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ شیخ غلام نبی
صاحب وائس پریزیڈنٹ منیونسپل کمیٹی میاں غلام
محمد صاحب ضلعدار انہار پیر جی صاحب حافظ
چودہری ولی احمد صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر
گورنمنٹ سکول مولوی گل محمد صاحب بورڈ
سکول بابو غلام جیلانی صاحب مدرس سکول
پنڈ دادنخان شیخ نذیر محمد صاحب فارسٹ
انجنیئر شیخ علی محمد صاحب انگلش ٹیچر بورڈ
سکول شیخ عبد العزیز صاحب ایف اے شیخ
محمد مبارک صاحب اپیل نویس ملک سمند خان
صاحب عرضی نویس سید لال شاہ صاحب عرضی
نویس قاضی غلام شاہ صاحب ذیلدار و منیونسپل
کمشنر چنیوٹ حکیم علاء الدین صاحب شیخپوری
سردار محمد چراغ خان صاحب رئیس ساہیوال
کرسی نشین درباری نمبر اول و جاگیردار نسلاً بعد
نسل و اہل جوری و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ۔ میاں شاد خان
صاحب میاں عطا محمد صاحب اور سیر غلام حیدر خانصاحب
ڈپٹی انسپکٹر نار و وال میاں عبد العزیز صاحب
مخدوم محمد صدیق صاحب مخدوم محمد عثمان صاحب
میاں الہ بخش صاحب نمبردار جھولپور بابو محمد اسحاق
صاحب اور سیر قاضی سید امام شاہ صاحب عرضی
نویس راجہ کرم داد خان صاحب ذیلدار ملک وال
راجہ محمد خان صاحب ذیلدار کوٹ احمد خان راجہ
خانصاحب ذیلدار جیون وال راجہ محمد حیات خان
ذیلدار وچھی میاں عالم دین صاحب ذیلدار نمتاس
میاں شیخ صدر الدین صاحب پراچہ منیونسپل کمشنر و
مالگذار منشی محمد شاہ صاحب سوداگر چرم و مالگذار
سید ستار شاہ صاحب مالگذار علی پور پیر لقمان
شاہ صاحب نمبردار شیخ عالم دینصاحب پٹواری بابو
غلام محمد مختار و سکرٹری سید زمان شاہ صاحب
عرضی نویس عباس خانصاحب بھرت مفتی الٰہی بخش
صاحب مفتی محمد حسین صاحب مدرس ۔ حکیم فضل احمد
صاحب طبیب سرکار مولوی علی محمد صاحب روالی
مولوی محمد یٰسین صاحب ڈھڈی شیخ دین محمد صاحب
ملازم نہر شیخ محمد امین صاحب سابق کرنل فوج
سفر مینا امیر صاحب والیٔ کابل شیخ سراج الدین
صاحب پراچہ سوداگر کابل میاں شیخ محمد بخش صاحب
تلوار چنیوٹی ۔ ملک غلام محمد خانصاحب راجڑ ملک
دوست محمد خانصاحب نمبردار بہولوال میاں
رحیم بخش صاحب مختار ۔ ملک حاکم خانصاحب خان
بہادر ۔ ملک حسن خان صاحب نمبردار راجڑ
ملک جلال خان صاحب نمبردار پنڈی کوٹ چودہری
پیرد نمبردار ایضاً شیخ صدر الدین صاحب قریشی و
نمبردار چودہری ولی داد صاحب جہانیوالا میاں
گل محمد صاحب مختار ملک شیر محمد خان بہادر چودہری
غلام محمد نمبردار بہاٹر چودہری زیادہ صاحب نمبردار
چودہری بادو صاحب نمبردار ایضاً شیخ الہ بخش صاحب
رئیس شیخپور سلطان عارب خان صاحب ذیلدار کہنا
ملک شیر محمد ولد سلطان مقرب مولوی عبد الکریم صاحب
اخوند میاں خدا بخش صاحب میاں غلام حسین صاحب
میاں محمد رفیق صاحب مدرس اینگلو سنسکرت سکول
شیخ محمد حسن صاحب کاتب مستری قطب الدینصاحب
مستری اسمٰعیل صاحب مستری قمر الدین صاحب
مستری غلام نبی صاحب مستری نور احمد صاحب
مستری محمد اسلام صاحب حکیم احمد دینصاحب مولوی
سردار محمد برادر زادہ مولوی نور الدین صاحب محمد
عبد الرحمن صاحب طالب علم ہائی سکول میاں
عالم دین صاحب مولوی احمد دین صاحب مدرس عربی
سکول بھیرہ میاں خادم حسین صاحب مدرس اینگلو
سنسکرت سکول بھیرہ حکیم شیخ قادر بخش صاحب

احمد آبادی میاں نجم الدین صاحب بابو امام الدین صاحب
سب اورسیر محمد حیات صاحب نقشہ نویس میاں محمد
صدیق صاحب پٹواری مولوی عالم دین صاحب قریشی
میاں کامل الدین صاحب قریشی حکیم مولوی شیر محمد صاحب
ہجن میاں شیر علی صاحب ایف اے کلاس مولوی
نظام الدین صاحب مدرس

لاہور

چودہری نبی بخش صاحب بی اے اسلامیہ کالج
خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پروفیسر "
خواجہ ضیاء الدین صاحب " " "
میر عبدالواحد صاحب " " "
منشی عبداللہ صاحب " " "
مولوی فضل کریم صاحب
مولوی محمد علی صاحب ایم اے " " "
منشی سعد الدین خان صاحب بی اے - محمد ایوب صاحب
بی او ایل چودہری سردار خان صاحب ملازم دفتر اکونٹنٹ
جنرل پنجاب مولوی احمد صاحب ایضاً سید خورشید انور
صاحب ایضاً منشی رحیم بخش ایضاً میرزا محبوب بیگ
صاحب ایضاً میاں حفیظ اللہ صاحب " معلم ایل ایل
بی اے کلاس منشی محمد الدین صاحب " پروفیسر رنبیا لاہور
کالج مولوی عمر الدین صاحب ایم اے سنٹرل ماڈل
سکول شیخ عبدالقادر صاحب بی - اے - سب
اڈیٹر اخبار پنجاب غلام حسین صاحب بی اے
ہیڈ ماسٹر تلا گنگ

از دفتر اگزیمنر ریلوے لاہور

مولا بخش صاحب محمد علی صاحب غلام حسین صاحب
حافظ فضل احمد صاحب خلیفہ محمد شریف صاحب منشی
غلام محمد صاحب فضل الدین صاحب نظام الدین صاحب
محمد یوسف صاحب معراج الدین صاحب ❋

دفتر لوکو لاہور

عبدالرحمن صاحب کلرک علم الدین صاحب بوٹا خان صاحب
خدا بخش صاحب گیلانی بخش صاحب شہاب الدین صاحب
وزیر شاہ " محمد یسین صاحب نوازش علی صاحب "
میر میراں علی صاحب ❋

متعلمان ٹریننگ کالج لاہور

الہ داد خان صاحب محمد نواز خان صاحب سراج الحق صاحب
سید فرزند علی صاحب محمد تقی صاحب خدا بخش صاحب صدر الدین
صاحب رحمت اللہ صاحب خورشید عالم صاحب کرم الدین صاحب
اس فہرست کے ۱۸ نام ہیں اسقدر بطور اختصار لکھے
گئے

تاجران لاہور

شیخ محمد رفیع صاحب اینڈ برادرس سوداگران انار
کلی لاہور حافظ محمد حسین صاحب سوداگر منیجر محمد رفیع
صاحب شیخ نبی بخش صاحب سوداگر منیجر کشمیری
شاپ رمضان خان اینڈ کو انارکلی شیخ رحمت اللہ
صاحب سوداگر بمبئی ہوس شیخ قادر بخش صاحب
سوداگر انارکلی حاجی کریم بخش صاحب سوداگر انارکلی
نواب محمد ابراہیم صاحب پروپرائٹر ویسٹرن سوپ
کمپنی حاجی عبدالرحیم و محمد یعقوب سوداگران
انارکلی شیخ نصیر الدین محمد یعقوب صاحب مالک
ڈرگ ہال لاہور انارکلی غلام محی الدین صاحب
پروپرائٹر رستم کمپنی شیخ غلام حسین غلام حیدر
مالکان وکٹوریا کلاتھ کمپنی لاہور سیٹھ غلام علی صاحب
انارکلی لاہور شیخ محمد عید و صاحب سوداگر انارکلی
حسن علی اسمٰعیل جی صاحب سوداگر ایضاً شیخ محمد عارف
محمد اسحاق صاحب سوداگران " ڈاکٹر گلن خان
صاحب سرجن ڈنسٹنٹ انارکلی لاہور خلیفہ رجب الدین
صاحب رئیس و سوداگر برنج لاہور محمد بخش صاحب سوداگر
ریشم شیخ محمد عالم منیجر گجراتی شاپ " شیخ احمد بخش صاحب
تاجر چرم حاجی شیخ رحمت اللہ " شیخ محمد صدیق "
منیجر ویسٹرن سوپ کمپنی شیخ محبوب بخش صاحب
سوداگر انار کلی لاہور

دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور

غلام محمد کلرک صاحب منشی نظام الدین صاحب منشی
شرف الدین صاحب محمد علی صاحب منشی احمد دین صاحب
خوشدل نجابت اللہ صاحب اللہ بخش صاحب میر امیر شاہ
صاحب

آئمہ مساجد لاہور

مولوی محمد یار صاحب امام مسجد طلائی مولوی غلام حسین
صاحب امام مسجد گمٹی حافظ غلام علی صاحب محمد اعلی
صاحب مفتی فصیح الدین صاحب عبداللطیف صاحب
حافظ اللہ دتا صاحب مولوی جواہر علی صاحب مولوی
عنایت اللہ صاحب امام مسجد پرانی انارکلی مولوی
حسام الدین محلہ سہتان مولوی نور الدین صاحب امام
مسجد خلیفہ امام الدین صاحب امام - غلام محمد ولد مولوی
فتح محمد صاحب امام مسجد لوہاری منڈی امام محمد عالم
صاحب مولوی احمد دین صاحب مولوی حافظ وزیر محمد صاحب
امام غلام محمود صاحب

رؤساء لاہور

ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب گمٹی بازار ماسٹر شیر محمد صاحب آرٹ
سکول احمد رضا خان صاحب رئیس رامپور حال وارد لاہور

❋ نوٹ اس دفتر کے کل نام ۲۱ ہیں ❋ اس دفتر کے کل نام ۳۲ ہیں اور لاہور کے ایکہزار سے زیادہ نام ہیں
بباعث طوالت تھوڑے لکھے گئے فقط۔

میر تقی صاحب مدرس ایچی سن سکول منشی کرم الہی صاحب
دفتر نہر محمد لطیف خان ڈپٹی انسپکٹر صاحب حاجی عبدالحکیم
خانصاحب ٹھیکہ دار میاں فرید بخش صاحب نقشہ نویس دفتر
نہر جناب سرکل میاں چنن دین صاحب پنجاب بنک لاہور
نواب الدین صاحب نقشہ نویس بھاٹی دروازہ منشی میراں
بخش صاحب اکونٹنٹ محکمہ نہر بھاٹی دروازہ کرم بخش
صاحب کاردار زمیندار بھاٹی دروازہ محمد ابراہیم خان
صاحب اوورسیر ملازم امیر کابل خورشید عالم کلرک
چیف کورٹ پنجاب نصیر الدین صاحب نقشہ نویس
جلال الدین صاحب نقشہ نویس حسین بخش نقشہ نویس
میراں بخش صاحب " احمد بخش صاحب "
مفتی غلام حیدر سٹور کیپر نہر جناب شیخ کرم دین صاحب
پنشنر ماسٹر غلام نبی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول
اسلامیہ کالج ماسٹر کریم خان ناظم [illegible] عبدالشکور
خان دفتر فنانشل کمشنر پنجاب پیر محمد عثمان صاحب
[illegible] صاحب [illegible] الہی بخش "
سوداگر پشمینہ کوچہ جراحاں میاں چنن دین "
ہیڈ کلرک ٹریفک آفس لاہور میاں اسلام الدین
کلرک ایضاً میاں سیف الدین ایضاً حافظ عبدالعزیز
صاحب نقشہ نویس دفتر چیف انجینئر ریلوے منشی نور
الہی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع [illegible] حکیم مبارک دین
صاحب بھاٹی دروازہ میرزا فدا حسین صاحب کلرک ریلوے
عبدالرحمن صاحب [illegible] عبداللطیف صاحب
شہاب الدین صاحب [illegible] پنجاب [illegible] محمود علی خان نقشہ
نویس دفتر سول سکرٹریٹ گورنمنٹ پنجاب محمد فضل
الہی [illegible] سعادت علی خان صاحب نائب
دار [illegible] لاہور منشی کرم الہی صاحب مہتمم
مدرسہ نصرت الاسلام مولا بخش صاحب [illegible] پیر
شیخ گلاب الدین صاحب انور علی صاحب پنشنر خواجہ
عزیز الدین صاحب سوداگر [illegible] جلال الدین صاحب
[illegible] بابو عبد محمد صاحب نقشہ نویس دفتر فنانشل
کمشنر [illegible] خان فدا علی صاحب کلرک دفتر نہر شیخ
گلاب دین صاحب مختار عدالت میاں مہتاب الدین صاحب
سب [illegible] واکس ڈاکٹر غلام علی صاحب ایل ایم
ایس مرزا آغا [illegible] بیگ صاحب پنشنر منشی محمد امیر الدین
صاحب [illegible] دار منشی نصیر الدین صاحب حاجی عبدالصمد صاحب
میونسپل کمشنر و ٹھیکہ دار لاہور

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس [illegible] قاضی
سید محمد صاحب زمیندار مالگزار [illegible] قاضی سراج دین
صاحب نمبردار مولوی وزیر محمد صاحب مدرس اول عربی
و فارسی شیخ غلام قادر صاحب سوداگر چرم منشی نبی بخش
صاحب مدرس مشن سکول شیخ محمد حیات صاحب تاجر کتب
بابو فضل دین صاحب گڈس کلرک شیخ پیر محمد صاحب

سوداگر غلام رسول صاحب نقشہ نویس میاں شیخ محمد
دین صاحب ممبر کمیٹی میاں شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر
حکیم سلطان علی صاحب شیخ دین محمد صاحب ٹھیکہ دار
منشی نجم الدین صاحب اسٹام فروش میاں عمر بخش صاحب
سوداگر چوب سید اکبر علی شاہ صاحب شیخ فتح دین "
سوداگر شیخ احمد جان صاحب ماسٹر عنایت اللہ صاحب
مشن سکول شیخ الہ بخش صاحب سوداگر آہن حافظ
گلاب خان صاحب سارٹر سفری ڈاک قاضی محمد یوسف
صاحب مالگذار

جموں

خلیفہ نور الدین صاحب تاجر کتب مولوی محمد صادق صاحب
فارسی مدرس ہائی سکول خواجہ جمال الدین صاحب لاہوری
بی اے - ہیڈ ماسٹر ہائی سکول محمد شاہ صاحب
ٹھیکہ دار منشی محمد عمر صاحب منشی محمد دین صاحب ملازم
ریلوے احمد پور حافظ محمد دین صاحب ٹھیکہ دار وردی
پولیس میاں اللہ دتا صاحب سوداگر چرم شیخ محمد دین
صاحب سوداگر چرم منشی نبی بخش صاحب سوداگر
اللہ دتا صاحب

خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب

مولوی حبیب شاہ صاحب قریشی [illegible] خان صاحب
سید حیدر شاہ صاحب مولوی فضل دین خانصاحب مولوی
غلام احمد صاحب [illegible] مولوی فتح دین صاحب مولوی
غلام احمد صاحب بہادر خان صاحب ذیلدار رئیس
سید عبدالمجید شاہ صاحب قریشی [illegible] خانصاحب
[illegible] عالم خان صاحب میونسپل کمشنر پیر [illegible] شاہ
شاہ صاحب قریشی پیر غلام مرتضے شاہ صاحب
قریشی پیر جمال الدین صاحب قریشی مولوی دین محمد
صاحب قریشی سید راجہ شاہ صاحب سید ستار شاہ
صاحب سید جلال شاہ صاحب سید عالم شاہ صاحب
عبدالمجید صاحب

گڑیانی ضلع رہتک

وزیر محمد خان ہیڈ ماسٹر مدرسہ گڑیانی عبدالصمد خانصاحب
وقعدار محمد اسمعیل خان ہاسپٹل اسسٹنٹ گوجرانوالہ
ضلع ایاز محمد خان صاحب نائب مدرس کلانور
ضلع گجرات پنجاب امیر خان صاحب ممبر کمیٹی
عطا محمد خان صاحب ذیلدار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ
شاہ محمد خان صاحب سوداگر عمدہ خانصاحب
سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول بہادر گڑھ سردار خان
صاحب وقعدار سلوتری نمبر ۳ رسالہ پنجاب
کریم بخش صاحب سوداگر اسپان قاضی سید
محمود الحسن صاحب قادری قاضی عزیز الحسن
صاحب سید رحمت علی شاہ صاحب عنایت خان

صاحب جمعدار محمد حیدر خان صاحب سوداگر اسپان ۔
عبداللطیف خان سوداگر قاضی محمد یعقوب صاحب
محمد یعقوب خان سوداگر عبدالمناف صاحب
سوداگر عبدالصمد صاحب سوداگر خدا بخش صاحب
پنشن خوار ریاست گوالیار الٰہی بخش صاحب سوار
پنشن خوار غلام دین خان سوداگر اسپان ڈاکٹر محمد
ظہیر الدین خانصاحب منظور احمد صاحب سوداگر
اسپان نیاز احمد صاحب سوداگر اسپان عطا محمد
خانصاحب سوداگر اسپان نیاز محمد خان سوداگر
سردار خان و عبداللہ خان و محمد حسن خان و
عبدالرزاق خان صاحب سوداگران

جہلم

منشی محمد نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم مولوی
برہان الدین صاحب میاں عبداللہ خان برادر
تحصیلدار صاحب جہلم شیخ غلام محی الدین صاحب
عرضی نویس مولوی حافظ محمد قاری صاحب مولوی غلام
علی صاحب رہتاسی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست مولوی
گلاب دین صاحب مدرس رہتاس اللہ دتا صاحب نائب
محافظ دفتر سپرنٹنڈنٹ جھنگ محمد امین صاحب تاجر
کتب مولوی خان ملک شیخ غلام نبی صاحب تاجر راول
پنڈی ساکن کہوٹیاں شیخ ابراہیم جہلم ۔

الہ آباد

شیخ عبدالغنی صاحب کمپاؤنڈر سید رمضان علی صاحب
ہیڈ کانسٹیبل پولیس دفتر الہ آباد سید جیون علی ؍؍
سید فرزند حسین صاحب ایضاً دلدار علی صاحب سب
انسپکٹر سید احسان علی صاحب زمیندار مہرونڈ سید
اہتمام علی صاحب ہیڈ کانسٹیبل پنشنر شیخ امیر علی صاحب
پنشنر عبدالغنی صاحب ہیڈ ؍؍ سید منصب علی
صاحب ڈاکٹر محلہ کٹرہ شیخ نعمت اللہ صاحب ہیڈ کانسٹیبل
شیخ غلام محمد صاحب انسپکٹر پولیس محمد احمد خان
صاحب ہیڈ کانسٹیبل پنشنر محمد عبدالرحمان خان صاحب
ایضاً سید نیاز علی صاحب بدایونی محلہ دوندی پور حال
محرر ملک ریاست رام پور قاضی احسن الدین صاحب
قریشی اکبر آبادی پولیس الہ آباد حاجی نجف علی ؍؍
شیخ حرمت علی صاحب کراری محلہ باران دری ،
شیخ خدا بخش صاحب ولد غوث محمد صاحب جونپوری
حال الہ آباد شیخ اکبر علی صاحب حبیبی خان صاحب محلہ
کٹرہ سعداللہ خان صاحب ؍؍

انبالہ

بابو محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر نہر میاں محمد اسمٰعیل صاحب
نقشہ نویس

کپور تھلہ

منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس میاں روشن دین صاحب
ٹھیکہ دار منشی اروڑا صاحب نقشہ نویس عدالت منشی
عبدالرحمن صاحب اہلمد جیلی قاضی شیخ احمد صاحب منشی
فیاض علی صاحب میاں حبیب الرحمن صاحب مالک
نمبردار موضع حاجی پور حسو خان صاحب میاں
سردار خان صاحب کوٹ دفعدار رسالا امپیریل سروس
مولوی محمد حسین صاحب کہیوٹدار موضع بھاگوارائن
حکیم سید مہتاب علی اہلمد نظامت بشیر احمد کانسٹیبل

قصور

شیخ امین الدین صاحب میونسپل کمشنر میرزا افضل
بیگ صاحب مختار عدالت حکیم شیخ محمد صاحب ڈاکٹر
بوٹا خان صاحب اسسٹنٹ سرجن مولوی فضل
حق صاحب مدرس اسلامیہ سکول میاں حسین خان
صاحب سکول ٹھیکہ دار ۔

لودیانہ

منشی رحیم بخش صاحب ممبر میونسپل کمیٹی منشی عبدالحق
صاحب لودیانہ شہاب الدین صاحب لودیانہ
منشی ابراہیم صاحب تاجر قاضی خواجہ علی صاحب
ٹھیکہ دار شکرم شہزادہ عبدالمجید صاحب محلہ
اقبال گنج مولوی نور محمد صاحب ہائکٹ تاج محمد صاحب
کلرک میونسپل کمیٹی کرم الٰہی صاحب کانسٹبل میرزا حکیم رحمت اللہ
صاحب تاجر نافرنفت سید عنایت علی شاہ صاحب
محلہ صوفیان

پشاور

مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار بابو الٰہی بخش صاحب
جیلہی کلارک محکمہ ملٹری ورکس چھاؤنی کوہ جرات
علاقہ پشاور شیخ عبدالرحیم صاحب محلہ کوٹلہ فیلبانان
احمد جان ولد محمد کمال صاحب محلہ نو ۔

بٹالہ

منشی عبدالعزیز صاحب عرف بنی بخش نمبردار ممبر کمیٹی
بابو علی محمد صاحب مالک مطبع شعلہ نور میاں محمد
امین صاحب میاں اکبر صاحب ٹھیکہ دار لکڑی ۔

پٹیالہ

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب سول سرجن چھاؤنی
پٹیالہ شیخ منشی محمد حسین صاحب مرادآبادی شیخ
عنایت اللہ صاحب مولوی حافظ عظیم بخش صاحب
مولوی محمد یوسف صاحب

بلاد متفرقات

ڈاکٹر عبدالشکور صاحب سرسہ ضلع حصار مولوی
غلام امام صاحب عزیز الواعظین مٹی بور ملک آسام
منشی زین الدین صاحب محمد ابراہیم صاحب انجنیر
چیچ بوکلی کالی چوکی بمبئی سید تفضل حسین صاحب
تحصیلدار شکوہ آباد ضلع مین پوری منشی عبدالعزیز
صاحب محرر دفتر نہر جمن غربی دہلی سیٹھ عبدالرحمن
صاحب حاجی اللہ رکھا صاحب ساجن کمپنی مدراس
سیٹھ محمد صالح صاحب مدراس سیٹھ محمد علی صاحب
بنگلور مولوی حسن علی صاحب واعظ اسلام بھاگلپور
صوبہ بہار مولوی انور حسین صاحب رئیس شاہ آباد
ضلع ہردوئی شیخ مولوی حسین عرب صاحب یمانی
محدث بھوپال مولوی محمد بشیر صاحب بھوپال سابق
مہتمم مدرس ریاست مذکور ابوالحبیب محبوب احمد
صاحب مدرس مدرسہ ملتان بابو الہ بخش صاحب
گڈس کلرک ریلوی اسٹیشن پہلور منشی محمد فضل حق
صاحب مختار کار ساکن سراوہ ضلع میرٹھ میاں
عبد الواسع صاحب مولوی عبداللہ ملتان
اندرون پاک دروازہ سید خصلت علی شاہ صاحب
ڈپٹی انسپکٹر ٹونگہ ضلع گجرات بابو غلام محی الدین
صاحب گوڈس کلارک پہلور چودہری رستم علی
صاحب ڈپٹی انسپکٹر گورداسپور مولوی سید محمد
عسکری خان صاحب تحصیلدار کڑہ ضلع الہ آباد
مولوی میر مراد علی صاحب منتظم صدر محاسب سرکار
نظام حیدر آباد مولوی سید ظہور علی صاحب وکیل
حیدر آباد دکن شیخ یوسف علی صاحب رئیس نشام
ضلع حصار درجہ اول انسپکٹر ریاست جیند مرزا
محمد امین بیگ رئیس بھالوجی ریاست کمٹری علاقہ
بیجہ پور خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر چکپروتہ
مولوی جمال الدین صاحب سید والہ ضلع منٹگمری
مولوی عبداللہ صاحب ٹھٹھا شیرکا ضلع گگیرہ
حاجی سید عبدالہادی صاحب سید اور سیر ضلع شملہ
میرزا نیاز بیگ صاحب صفعدار نہر ضلع ملتان منشی احمد
جان صاحب مدرس گوجرانوالہ غلام جیلانی صاحب
مدرس گہرونوہ مولوی وزیر الدین صاحب مدرس
مدرسہ ریاست نادون مولوی حاکم شاہ صاحب ،،
امانت خان صاحب عرضی نویس مولوی عبدالحکیم
صاحب آصف موضع دیار واڑہ علاقہ بمبئی مولوی
محمد افضل صاحب گلہ ،، گجرات پنجاب مولوی محمد اکرم
صاحب ،، مولوی محمد شریف صاحب ،، مولوی نظام
الدین صاحب رنگپور ضلع جہنگ حافظ نور احمد صاحب
سوداگر لودیانہ مولوی سید تلطف حسین صاحب تاجر
دہلوی پہانک حبش خان محمد عبدالرحیم صاحب موٹس
بارٹر صدر انبالہ فضل حسین صاحب قصبہ جہابو ضلع
بجنور حافظ امام الدین صاحب امام مسجد کپور تہلہ

مستری جانی صاحب کپور تہلہ حافظ محمد علی امام مسجد
کپور تہلہ میاں محمد صاحب زمیندار بوٹ ،، مولوی صادق
حسین صاحب اٹاوہ۔

امرتسر

شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر اخبار فیروز میاں عطاء اللہ
صاحب سوداگر مس میاں قطب الدین صاحب سوداگر
مس مولوی قاضی سید امیر حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ
مولوی غلام محمد صاحب مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ سٹیج
روز بازار حافظ عبدالرحمن صاحب ملازم محکمہ دفتر مال
صاحب ڈپٹی کمشنر میاں فیروزدین سوداگر و پرایٹر اخبار
فیروز میاں علی محمد صاحب مدرس ایم بی سکول مولوی
نیاز علی خان صاحب سوداگر مالک مطبع وکیل پنجاب
شیخ کرم الہی صاحب سارجنٹ پولیس میاں اسد اللہ
صاحب سوداگر پشمینہ میاں غلام رسول صاحب ٹھیکہ
دار مستری کریم بخش صاحب میاں خیر الدین صاحب ٹھیکہ
دار حکیم رحیم بخش صاحب میاں نورالدین صاحب سوداگر
پشمینہ محمد غلام قادر صاحب ٹھیکہ دار داروغہ تفضل دین
صاحب میاں حبیب اللہ خان صاحب خیر الدین صاحب
سوداگر حافظ احمد صاحب سوداگر میاں محمد عبد الصمد
شال مرچنٹ میاں نقشوشاہ صاحب گدی نشین لوپوکے
تحصیل اجنالہ +

ہوشیارپور و جالندہر

امیر المومنین صاحب سررشتہ دار محکمہ نہر منٹگمری باشندہ
ہوشیارپور احمد جان صاحب امین ،، ،، ساکن
نندا چور ضلع ہوشیارپور حکیم غلام رسول صاحب شیخ رحمت
علی صاحب کتب فروش شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم
ہوشیارپور شیخ حاجی محمد صاحب ممبر میونسپل کمیٹی شیخ
محمد بخش طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور مستری محمد صدیق
صاحب فیض محمد صاحب نار بابو ہوشیارپور محمد حیات خان
صاحب عرضی نویس حسین بخش صاحب ٹھیکدار جالندہر
محی الدین صاحب پوسٹل کلارک ہوشیارپور حکیم غلام رسول
صاحب شیخ رحمت علی صاحب تاجر کتب عبدالعلی صاحب
رئیس جالندہر شیخ محمد بخش صاحب عرضی نویس سید
محبوب عالم سربراہ ذیلدار جالندہر محمد وزیر علی صاحب
رئیس جالندہر شیخ شادی صاحب سوداگر فضلدین
سوداگر شیخ عمر بخش سوداگر و قائع نگار شیخ محمد
بخش سوداگر برکت علی صاحب ملہی عبدالکریم صاحب
رحمت علی صاحب کلرک محکمہ ڈاک پیر بخش صاحب سوداگر
شمس الدین صاحب سوداگر چرم امام الدین صاحب ،،
کرم الہی صاحب ،، اللہ یار صاحب ،، چراغ الدین ،،
حاجی خلیل اللہ صاحب ،، خدا بخش صاحب ،،
سید رستم علی صاحب۔ محمد علی صاحب نمبردار بستی سید

مہتاب علی صاحب سید سندہی شاہ صاحب حسنی چشتی منشی
علی گوہر خان صاحب برنچپور سب ماسٹر عمر بخش صاحب
مختار عدالت سید محمد صاحب منشی فاضل صاحب مدرس
نواب خان صاحب شیخ نور احمد صاحب محمد بخش صاحب
مثلخوان ولی احمد خان صاحب نائب شرف سید
امیر الدین صاحب نقلنویس صدر محمد عالم خان صاحب
نائب شرف محمد گوہر صاحب سابق شرف عدالت
حال پنشنر حکیم ابراہیم صاحب بستی سید شاہ قلی سید
قاضی دوست محمد انریری مجسٹریٹ شہر جالندہر بیار محمد
صاحب وکیل میرزا نواب بیگ صاحب سارجنٹ درجہ بزا
محمد اکبر علی صاحب نمبردار بستی سید غلام حسین ڈاکٹر سید
احمد شاہ صاحب منشی حیم ڈوکرشن ہی مولوی رحمت علی
صاحب غلام حسین سابق صوبہ دار میجر سردار بہادر
انریری مجسٹریٹ وسب رجسٹرار شہر جالندہر حیدر خان
صاحب نمبردار افغانان

مالیر کوٹلہ

نواب صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ
مولوی میرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب صاحب
موصوف نوابخان صاحب حکیم الہ بخش صاحب

بلاد متفرقات

منشی عبد المجید صاحب محرر دفتر ان گورداسپور شہامت
خان صاحب عرضی نویس تادون ضلع کانگڑہ....
عبد الرحمن خان صاحب مختار عدالت سلیمان علی
صاحب نائب تحصیلدار برکت علی شاہ صاحب عرضی نویس
مولوی حکیم فضل محمد صاحب برکت علی صاحب کلرک
پبلک ورکس چھاونی جالندہر شہاب الدین صاحب عرضی نویس
محمد بخش صاحب اپیل نویس فتح گڑھ غلام رسول صاحب
نائب مدرس سکول بجواڑہ غیاث الدین صاحب طالب
علم ایف اے کلاس سانا محمد بخش صاحب
ذیلدار ہریہ

سہارنپور وغیرہ

عبد الحمید صاحب سہارنپور محمد خان صاحب سامانہ ریاست
پٹیالہ محمد یسین خان پوہاہا ضلع سہارنپور محمد عارف صاحب
ساکن تہانہ بہون ضلع مظفر نگر احمد حسن صاحب گنگوہ ضلع
سہارنپور محمد امیر خان صاحب بیٹہر ضلع سہارنپور علی محمد
صاحب سہارن پور عبد اللطیف خان صاحب پٹواری
فہیم الدین صاحب تاجر کتب سہارنپور محمد اسمعیل صاحب
جلد گر ریاست مالیر کوٹلہ عبد العزیز صاحب سہارنپور
امیر حسن صاحب ساکن سہارنپور غلام محمد خان ساکن
سہارنپور محمد نعیم خان صاحب آنریری مجسٹریٹ ورئیس
سہارن پور احسان الحق صاحب گنگوہ ضلع
سہارن پور محمد یوسف صاحب رئیس انصاری
رحمت اللہ خان صاحب سہارنپوری محمد حسین
صاحب سوداگر حاجی محمد عمر صاحب سوداگر شہر
سہارن پور احمد بیگ صاحب 〃
حافظ محمد حسین صاحب 〃 حاجی
محمد اسماعیل صاحب 〃 نور احمد صاحب 〃 محمد
ابراہیم صاحب رئیس سہارن پور فضل رحیم
صاحب رئیس 〃 مولوی قمر الدین
صاحب مدرس عربی سہارن پور محمد ذکریا
صاحب ساکن سہارنپور امام علی صاحب نمبردار
بلاس پور ضلع 〃 علاؤالدین صاحب
سہارنپور احمد جان صاحب سہارن پور احمد
حسین صاحب سہارن پور محمد یسین صاحب
سوداگر سہارنپور زین الدین احمد صاحب سوداگر
سہارن پور منشی رحیم بخش صاحب سہارنپور
محمد ابراہیم صاحب 〃 نبی بخش صاحب 〃
حمید اللہ صاحب 〃 محمد ابراہیم صاحب سوداگر 〃
وحید خان صاحب امروہہ ضلع مراد آباد حکیم اللہ
خان صاحب ضلع بلند شہر ظہور اللہ صاحب
کہاتولی ضلع مظفر نگر الہ دیا صاحب تہانہ بہون
ضلع مظفر نگر نبی بخش صاحب حسین بخش صاحب
منظور محمد صاحب 〃 رحیم بخش صاحب 〃 محمد
اسماعیل صاحب رئیس سہارنپور سید حیدر حسن صاحب
سہارنپور مناظر الدین 〃 محمد صدیق صاحب
سہارنپور حافظ نور رمضان صاحب پانی پت
ضلع کرنال محمد عمر الدین صاحب عبد الرحمن صاحب
سہارنپور ذوالفقار خان صاحب سوداگر
سہارنپور محمد ابراہیم صاحب سہارنپور سرفراز
خان تہانہ دار خان صاحب پنشنر سہارنپور
عمر خان صاحب سہارن پور حافظ کریم بخش
صاحب سہارن پور عبد الکریم صاحب 〃
عبد الحی و کریم بخش صاحبان 〃 علاؤالدین
صاحب مدرس مدرسہ انجمن اسلام سہارنپور ساکن
نور محل ضلع جالندہر۔

ملتان و علاقہ ملتان

میرزا نیاز بیگ صاحب ساکن کلانور ضلع گورداسپور
پور الطاف حسین صاحب سب اورسیر موہال
نہر سدہنی ملتان عبد الغنی صاحب سب اورسیر
میاں محمد صاحب ٹھیکہ دار محمد بخش صاحب مجیٹا
موہال نہر سدہنی اسسٹنٹ سب اورسیر سب
علی صاحب گرداور ملتان امام بخش پنسال نویس
الہ دتا صاحب 〃 نہر راجباہ ضلع ملتان غلام
صاحب چپڑاسی موہال نہر سدہنی محمود بخش

صاحب گرداور نہر ضلع ملتان برکت علی صاحب
گرداور " الٰہی بخش صاحب امیدوار ساکن ملتان
سابق محرر محکمہ انہار ملتان الٰہ داد صاحب گرداور
نہر محمد حسن صاحب زمیندار مہتاب نمبردار سو ضلع ہتار
ضلع ملتان

اجنالہ ضلع امرتسر وغیرہ

برکت علی شاہ صاحب اجنالہ ضلع امرتسر ڈاکٹر محمد یٰسین
صاحب ڈسپنسری اسسٹنٹ جسروال ضلع امرتسر امام الدین
صاحب دوکاندار کرم الدین صاحب منصرم ساکن
فتح گڈھ ضلع لاہور مولوی غلام محمد صاحب مدرس اعلیٰ
جسروال ضلع امرتسر شیخ نبی بخش صاحب دوکاندار
بلند خان صاحب رئیس ببیال ضلع امرتسر حیدر حسین صاحب
قانونگو اجنالہ ضلع امرتسر محمد وارث صاحب محرر "
فضل دین صاحب عرضی نویس " علی بخش صاحب نمبردار
ملک پور ضلع امرتسر کریم بخش صاحب نمبردار " عبد الواحد
صاحب پٹواری روڑے خان جمعدار ملک پور پیر بخش
صاحب لوہار ساکن لوہار کہ ضلع " حسن محمد صاحب شیخ
دلاور صاحب زمیندار نبی بخش صاحب مدرس اجنالہ
ضلع امرتسر محسن علی صاحب دوم مدرس "
متوطن قلعہ سوبھا سنگھ سیالکوٹ غلام دستگیر صاحب
نائب مدرس اجنالہ متوطن جسروال " شیخ رحیم بخش
صاحب قطب شاہ صاحب " غلام حسین صاحب قاضی
قاضی غلام رسول صاحب جسروال کرم الدین صاحب پٹواری
بنال خدا بخش صاحب نائب تحصیلدار حصہ دار ڈہ پہلووال
ضلع " غلام رسول صاحب امام مسجد ڈہ پہلووال "
عبد اللہ خان صاحب پنشنخوار جسروال محمد ابراہیم صاحب
لوہیان شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر جسروال "
شیخ عمر بخش صاحب حوالدار عیسیٰ پور خلیل خان صاحب
اعلیٰ نمبردار عمر پور " شاہ سوار صاحب مالک عمر پور "
ابراہیم خان صاحب حصہ دار عمر پور فتح خان صاحب
حصہ دار عمر پور فضل الدین صاحب موروثی عمر پور فیروز
خان صاحب حصہ دار عمر پور دین محمد صاحب اجنالہ میان
ہیرا صاحب زمیندار کمال پور میان بڈھا صاحب حصہ دار
ساہورکار بنو کے نبی بخش صاحب راجپوت چہارسی
الٰہ داد خان صاحب ولد علی اکبر خان نمبردار محلانوالہ
قاضی امام الدین صاحب بنو کے " چودہری امام الدین
صاحب اعلیٰ امرتسر غلام محمد صاحب نمبردار کمال پور
خورد۔ محمد یار علی نمبردار شہزادہ " مقبول حسین صاحب
ہیڈ ماسٹر سکول نام داش۔ فضل حسین صاحب
گرداور قانونگو حلقہ چہارسی ضلع امرتسر قاضی اکبر علی
صاحب وثیقہ نویس جنتراہ کلاں " گلاب خان صاحب
نمبردار اعلیٰ " ہاشم علی صاحب وثیقہ نویس " حکیم گوہر
علی صاحب " صادق علی شاہ صاحب چہارسی " محمد خان
صاحب نمبردار جسروال ضلع امرتسر

بلاد متفرقات

فتح محمد صاحب بزدار بلوچ ساکن لیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان
سید بہادر علی شاہ صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ عبد اللہ
خان صاحب لیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان شمس الدین
صاحب میونسپل کمیٹی کشمیر ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور پیر بخش
صاحب تاربابو وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مولا نواز صاحب
اسسٹنٹ منیجر سیالکوٹ غلام جیلانی صاحب سوداگر سیالکوٹ
محمد ابراہیم صاحب " امرتسر مولا بخش صاحب گماشتہ "
غلام رسول صاحب سوداگر " الٰہ بخش صاحب سابق
ڈپٹی انسپکٹر لاہور " شیخ عبد اللہ صاحب قریشی جزیرہ
مکہ معظمہ محمد حافظ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کشمیر ساکن بھیرہ
ضلع شاہ پور رحیم بخش صاحب نقشہ نویس لاہور محمد
شریف صاحب ٹھیکہ دار ہیلان ضلع گجرات نور علی
صاحب سوداگر پشاور " کرم الدین صاحب
سوداگر وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ شیخ عبد الغفار
صاحب سوداگر کشمیر۔ محمد خلیل صاحب سوداگر
سید غلام رسول صاحب واعظ کشتوار جموں
شہاب الدین صاحب منصرم کشمیر ارجن ضلع راول
پنڈی عبد العزیز صاحب سوداگر کشمیری غلام محمد
عبد الرحیم صاحب سوداگر عبد العزیز صاحب ملک الطاف
منشی حوالات کشمیر سید حسن علی صاحب
منصرم بندوبست بٹالہ ضلع گورداسپور حاجی
محمد نور دین صاحب سابق وزیر اعظم جموں غلام
جیلانی صاحب سوداگر ماسٹر خدا بخش صاحب
کشمیر حبیب اللہ صاحب شال مرچنٹ کشمیر سید
حبیب شاہ صاحب خلف غلام محی الدین صاحب
لودیانہ فضل الٰہی صاحب سب اوورسیر مولوی محمد حافظ
اللہ صاحب کشمیری بابو محمد دین صاحب دفتر
ریذیڈنسی کشمیر بابو دل محمد صاحب ایضاً
مصطفیٰ شاہ صاحب خانقاہ شاہ ہمدان رحمۃ اللہ
علیہ۔ مہر صدر الدین صاحب " مہر بہار شاہ
صاحب " محمد حسین سراج صاحب ایرانی
محمد حسن سراج صاحب ایرانی ؞

نوٹ ان صاحبوں کے سوا اور بہت سے صاحب ہیں
جنہوں نے نوٹس پر دستخط کئے ہیں اگر سب لکھے
جاتے تو چار ہزار سے زیادہ نوبت پہنچتی مگر طول سے
اندیشہ کر کے اسی قدر پر کہ (۲۸۰) ہیں کفایت کی گئی
ہے

(یہ وہ خطوط ہین جو مسلمانون کی خدمت مین دستخط کرانیکو لیئے بھیجے گئے ہین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ ۔ اما بعد اسے غمخواران دین اسلام ومحبان خیرالانام علیہ الف الف سلام مین اس وقت ایک نہایت ضروری التماس آپ لوگونکی خدمت مین پیش کرتا ہون اور

خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہون

کہ اس التماس کے قبول کرنے کے لئے آپ لوگون کے سینے کو کھولے اور اس مقصد کے فوائد آپ لوگون کے دلونمین الہام کرے کیونکہ کوئی امر گوکیسا ہی عمدہ اور سراسر خیر اور مصلحت پر مبنی ہو مگر تب بھی اسکی بجا آوری کیلئے جبتک خدا تعالےٰ سے قوت نہ ملے ہرگز انسان ضعیف البنیان سے ہو نہین سکتا اور وہ

التماس یہ ہے

کہ آپ صاحبون پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہوگی کہ ان دنونمین دینی مباحثات ومناظرات کا اسقدر ایک طوفان برپا ہے کہ جہان تک تاریخ پتا لگا سکتی ہے اسکی کوئی نظیر پہلے زمانونمین معلوم نہین ہوتی اور اس معاملہ مین اس قدر تالیفین بڑھ گئی ہین کہ پادری صاحبان کی ایک رپورٹ مین مین نے پڑھا ہے کہ چند سال مین کروڑ چھ کتابین انکی طرف سے شائع ہوئین ایسا ہی اہل اسلام کی طرف سے کروڑہا تو نہین مگر صد ہا رسالون تک نوبت پہنچی ہوگی اور آریہ صاحبون کی کتابین جو اسلام کے مقابل پر یا عیسائیون کے مقابل لکھی گئین اگرچہ تعداد مین تو کم ہین مگر گالیان دینے اور دل آزار کلمات لکھنے مین اول نمبر پر ہین اور یہ بے تہذیبی اور بدزبانی دن بدن بڑھتی جاتی ہے آپ جانتے ہین کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جو کسی قوم کے پیشوا کو گالی دینا اسکا اصول نہیں کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہم اُن پیغمبرونپر ایمان لائے ہین جنکا ذکر قرآن مین ہے اور یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر یک قوم مین کوئی نہ کوئی مصلح گذرا ہے اور ہمین یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ ہم پورے علم کے بغیر کسی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہ کرین جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **لا تقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا**‡ سو یہ پاک عقاید ہمین بیجا بدزبانیون اور

‡ نوٹ ۔ یعنی جس بات کا تجھکو قطعی علم نہین دیا گیا اس بات کا پیرو کار مت بن اور یاد رکھ کہ کان اور آنکھ اور دل جس قدر اعضاء ہین ان سب اعضاء سے باز پرس ہوگی ۔۔۔

متعصبانہ نکتہ چینیون سے محفوظ رکھتے ہین مگر ہمارے مخالف چونکہ تقوی کی راہون سے بالکل دور اور بے قید اور خلیع الرسن ہین اور قرآن کریم جو سب سے پیچھے آیا انکو طبعاً برا معلوم ہوتا ہے لہذا وہ جلد فحش گوئی اور بدزبانی اور توہین کی طرف مائل ہو جاتے ہین اور سچی باتون کے مقابل پر افتراؤن سے کام لیتے ہیں چنانچہ اس تیس ۳۰ سال کے عرصے مین ہمارے مخالفون نے اس قدر فحش گالیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتابون میں دی ہین اور اس قدر افترا اسلامی تعلیم پر کئے ہین کہ مین یہ دعوی سے کہتا ہون کہ آپ لوگ تیرہ سو گزشتہ سالو نمین یعنی اسلام کے ابتدائی زمانہ سے آج تک اس کی نظیر نہین پاؤگے اور اسی پر بس نہین بلکہ یہ ناجائز طریق ترقی پر ہے اس لئے ہر یک ایسے سچے مسلمان کا فرض ہے کہ جو درحقیقت اپنے تیئن مسلمان سمجھتا ہے کہ ایسے موقعہ پر بے غیرتون اور بے ایمانون کے رنگمین بیٹھا نرہے بلکہ جیسا کہ اپنی حفظ عزت کے لئے کوشش کرتا ہے اور جب عزت برباد ہونے کا کوئی موقعہ پیش آوے تو جہان تک طاقت وفا کرتی اور بس چل سکتا ہے اپنی آبرو کے بچاؤ کے لئے کوئی تدبیر باقی نہین چھوڑتا بلکہ ہزار ہا روپیہ پانی کیطرح بہا دیتا ہے ایسا ہی شریف اور سچے مسلمانونکے لئے بھی زیبا ہے کہ اس پیارے رسول کی عزت کے لئے بھی جسکی شفاعت کی امید رکھتے ہین کوشش کرین اور ایمانی نمونہ دکھلانے سے نامراد نجائین •

شاید بعض صاحبونکی یہ رائے ہو کہ کیا ضرور ہے کہ اسلام کی طرف سے مذہبی تالیفات ہون اور کیون اس طریق کو اختیار نہ کیا جائے کہ مخالفون کی تحریرات کا جواب ہی ندین اسکے جواب مین عرض کیا جاتا ہے کہ اول تو کوئی مذہب بغیر دعوت اور امر معروف اور نہی منکر کے قائم نہین رہ سکتا اور اگر ایسا ہونا فرض بھی کرلین تو پھر اسلام جیسا کوئی مذہب مصیبت زدہ نہین ہوگا کیونکہ جس حالت مین پادری صاحبان و آریہ صاحبان وغیرہ پورے زور و شور سے اسلام پر حملے کر رہے ہین اور چاہتے ہین کہ اسکو نابود کر دین اور ہر یک رنگ سے کیا علم طبعی کے نام سے اور کیا علم طب اور تشریح کے بہانہ سے اور کیا علم ہیئت کے پردہ مین انواع اقسام کے دھوکے لوگونکو دے رہے ہین اور ٹھٹھے اور ہنسی اور تحقیر کو انتہا تک پہنچا دیا ہے پھر اگر ہماری معزز بہائیونکی طرف سے بھی تدبیر ہے کہ چپ ہو اور سنے جاؤ تو یہ خاموشی مخالفون کی یکطرفہ ڈگری کا موجب ہوگی اور نعوذ باللہ ہماری خاموشی ظاہر کردیگی

که ہر یک الزام انکا سچا ہے اور اگر ہم الزامی جواب دین چنانچہ کئی سال سے دیئے جاتے ہین تو کوئی ان کی طرف متوجہ نہین ہوتا اور ہمارا وقت برباد جاتا ہے اور بار بار وہی باتین اور وہی بہتان ہتک آمیز الفاظ کیساتھ سناتے ہین جو لوگ حیا اور شرم کو چھوڑ دین انکا منہ بجز قانون کاور کون بند کرے اور ہم اپنے بھائیون کے صوابدید سے کل مناظرات اور مباحثات اور تحریر اور تقریر سے دست بردار ہو سکتے ہین اور چپ رہ سکتے ہین مگر کیا ہمارے معزز بھائی ذمہ وار ہو سکتے ہین کہ مخالف حملہ کرنیسے ہندوستان کے تمام پادریون اور آریون اور برہموؤنکو بھی چپ کرا دینگے اور اگر نہین کرا سکتے اور انکی گالیون اور سب و شتم کی کوئی اور تدبیر انکے ہاتھ مین نہین تو پھر یہ بات کیون حرام ہے کہ ہم اپنی محسن گورنمنٹ سے اسبارہ مین مدد لین اور ان آئندہ خطرات سے اپنی قوم اور نیز دوسری قومون کو بھی بچا لین جو ایسے بے قیدی کے مناظرات مین ضروری الوجود ہین +

سو بھائیو یہ تدبیر عمدہ نہین ہے کہ ہر روز ہم گالیان سنین اور روا رکھین کہ ہندوؤنکے لڑکے بازارونمین بیٹھکر اور عیسائیونکی جماعتین ہر یک کوچہ گلی مین ہمارے نبی پاک صلعم کو گندی گالیان نکالین اور آئے دن پر توہین کتابین شائع کرین بلکہ اسوقت ضروری تدبیر یہی ہے کہ ایسے لوگونکا منہ بند کرنیکے لئے **سرکاری قانون** سے مدد لین اور اُس درخواست کیموافق جو گورنمنٹ کی توجہ کے لئے علیحدہ لکھی گئی ہے اس مضمون کا گورنمنٹ عالیہ سے قانون پاس کرا دین کہ آئندہ مناظرہ ومجادلات مین بغرض دفع فتنہ و فساد عام آزادی اور بیقیدی کو محدود کر دیا جاوے اور ہر یک قوم کے لوگ اعتراض اور نکتہ چینی کے وقت ہمیشہ دو باتون کے پابند رہین +

(۱) یہ کہ ہر یک فریق جو کسی دوسرے فریق پر کوئی اعتراض کرے تو صرف اسصورت مین اعتراض کرنے کے وقت نیک نیت سمجھا جائے کہ جب اعتراض مین وہ باتین نہ پائی جائین جو خود اسکے مسلم عقیدہ مین پائی جاتی ہین یعنی ایسا اعتراض نہو جو وہ اسکے عقیدہ پر بھی وارد ہوتا ہو اور وہ بھی اُس سے ایسا ملزم ہو سکتا ہو جیسا کہ اسکا مخالف اور اگر کوئی اس قاعدہ سے تجاوز کرے اور وہ تجاوز ثابت ہو جاوے تو بغیر حاجت کسی دوسری تحقیقات کے یہ سمجھا جاوے کہ اس نے محض بدنیتی سے ایک مذہبی امر مین اپنے مخالف کا دل دُکھانے کے لئے یہ حرکت کی +

(۲) یہ کہ ہر ایک معترض ایسے اعتراض کرنیکا ہرگز مجاز نہ ہو کہ جو ان کتب مشتہرہ کے مخالف

ہوجنکو کسی فریق نے حصر کیطور پر اپنی مسلمہ کتابین قرار دیکر انکی نسبت اشتہار شائع کرایا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو قانونًا یہ قرار دیا جائے کہ اُس نے ایک ایسا امر کیا جو نیک نیتی کے برخلاف ہے اور جو شخص ان دونون تجاویزون مین سے کوئی ایک تجاویز کر کے یا دونون کر کے کسی قسم کی صریح ہجو یا اشارہ یا کنایہ سے کسی فریق کا دل دکہادے تو وہ دفعہ ۲۹۸ تعزیرات کا مجرم قرار دیکر اس سزا کا مستوجب سمجہا جائے جو قانون کی حد تک ہے ۔

یہ قانون ہے جسکا پاس کرانا ضروری ہے سوا ے بزرگو اور دین اسلام کے غمخوار و برادران خدا اس تجویز پر غور کر کے اُس درخواست کو اپنے دستخطون سے مزین کرو جو اس قانون کے پاس کرنے کے لئے لکھی گئی ہے تا فسادانگیز جھگڑے کم ہوجائین اور گورنمنٹ کو آرام ملے اور ملک مین صلحکاری اور امن پیدا ہو اور ملک کے باشندون کے کینے ترقی کرنے سے روکے جائیں ۔ بہائیو اس قانون کے پاس ہونے مین بہت ہی برکتین ہین اور سچے دین کو اس سے بہت ہی مدد ملتی ہے اور مفسدون اور افترا پردازون کے مُنہ بند ہوجاتے ہین گورنمنٹ کے کسی منشاء کے مخالف یہ کارروائی نہین بلکہ ہماری دانا گورنمنٹ خود ایسی باتونکو ہمیشہ سوچتی ہے جس سے اس ملک کے فتنے اور فساد کم ہون اور لوگ ایکدل ہوکر گورنمنٹ کی خدمتمین مشغول رہین اور نیز یہ وہ مبارک طریق ہے جن سے آئندہ بیجا حملہ کرنے والے رک جائینگے اور ہر ایک جاہل متعصب مناظرہ اور مجادلہ کے لئے جُرأت نہین کرسکیگا اور یہ امر تمام اُن لوگون کے لئے مفید ہے جو یاوہ لوگونکا کسی تدبیر سے منہ بند کرنا چاہتے ہین اور اگر کسی صاحب نے ایسے **مبارک محضر** پر دستخط نکئے جس سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت مفتری لوگون کے افتراؤن سے بچ جاتی ہے اور اسلام بہت سے کینہ اور سراسر دروغ حملون سے امن مین آجاتا ہے تو اسکا اسلام نہایت بودا اور تاریکی مین پڑا ہوا ثابت ہوگا اور ہم عزم بالجزم رکھتے ہین کہ جیساکہ اس موقع پر ہم دینی غمخوارونکا باعزت نام مخلصانہ دعاء خیر کیساتھ نہایت شوق سے شائع کرینگے تا انکی مردی اور سعادت عامہ خلائق پر ظاہر ہو **ایسا ہی ہم ایک پر درد تقریر** کے ساتھ ان بخیل اور پست فطرت لوگونکے نام بھی اپنے رسالہ مین شائع کردینگے جنہون نے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفٰے خاتم الانبیاء فخر الاصفیاء کی حمایت عزت کیلئے کچھ بھی غمخواری اور حمیت ظاہر نکی ۔ بہائیو کیا یہ مناسب ہے کہ آپ لوگ تو عزت کی کرسیون پر بیٹھین اور بڑے بڑے القاب پائین اور ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر یک طرف سے گالیان دیجائین اور تحریر اور تقریر مین سراسر افترا سے نہایت بے عزتی اور توہین

کی جائے اور آپ لوگ ایک ادنیٰ تدبیر کرنیسے بھی دریغ کرین نہین ہرگز نہین شریف اور نجیب لوگ ہرگز دریغ نہین کرینگے اور جو خبیث النفس دریغ کریگا وہ مسلمان ہی نہین +

مبادا دلِ آن فرومایہ شاد + کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

راقم خاکسار خادم دین مصطفےٰ غلام احمد قادیانی ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء

یہ درخواست بعد منظوری

درخواست

گورنمنٹ مین بعد تکمیل دستخطون کے بھیجی جائیگی

یہ درخواست مسلمانان **برٹش انڈیا** کیطرفسے جنکے نام ذیل مین درج ہین بحضور جناب **گورنر جنرل ہند** دام اقبالہٗ اس غرض سے بھیجی گئی ہے کہ مذہبی مباحثات اور مناظرات کو اُن ناجائز جھگڑون سے بچانے کے لیے جو طرح طرح کے فتنونکے قریب پہنچ گئے ہین اور خطرناک حالت پیدا کرتے جاتے ہین اور ایک وسیع بیقیدی انمین طوفان کی طرح نمودار ہو گئی ہے دو مندرجہ ذیل شرطون سے مشروط فرمایا جاوے اور اسیطرح اُس وسعت اور بے قیدی کو روک کر اُن خرابیونسے رعایا کو بچایا جاوے جو دن بدن ایک مہیب صورت پیدا کرتی جاتی ہین جنکا ضروری نتیجہ تو مومنین سخت دشمنی اور خطرناک مقدمات ہین ان دو شرطونمین سے **پہلی شرط** یہ ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام وہ فرقے جو ایکدوسرے سے مذہب اور عقیدہ مین اختلاف رکھتے ہین اپنے فریق مخالف پر کوئی ایسا اعتراض نکرین جو خود اپنے پر وارد ہوتا ہو یعنے اگر ایک فریق دوسرے فریق پر مذہبی نکتہ چینی کے طور پر کوئی ایسا اعتراض کرنا چاہے جسکا ضروری نتیجہ اس مذہب کے پیشوا یا کتاب کی کسر شان ہو جسکو اس فریق

کے لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہون تو اس کو اس امر کے بارہ مین قانونی ممانعت ہو جاوے کہ ایسا اعتراض اپنے فریق مخالف پر اسصورت مین ہرگز نکرے جبکہ خود اس کی کتاب یا اس کے پیشوا پر وہی اعتراض ہو سکتا ہو **دوسری شرط** یہ ہے کہ ایسے اعتراض سے بھی ممانعت فرمائی جاوے جو ان کتابون کی بنا پر نہو جنکو کسی فریق نے اپنے مسلم اور مقبول کتابین ٹھہرا کر انکی ایک چھپی ہوئی فہرست اپنے ایک کھلے کھلے اعلان کیساتھ شائع کرادی ہو اور صاف اشتہار دیدیا ہو کہ یہی وہ کتابین ہین جنپر میرا عقیدہ ہے اور جو میری مذہبی کتابین ہین سو ہم تمام درخواست کنندون کی التماس ہے کہ ان دونون شرطون کے بارہ مین ایک قانون پاس ہو کر اس کے خلاف ورزیکو ایک مجرمانہ حرکت قرار دیا جاوے اور ایسے تمام مجرم دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند یا جس دفعہ کی رو سے سرکار مناسب سمجھے سزایاب ہوتے رہین اور جن ضرورتون کی بنا پر ہم رعایا سرکار انگریزی کی اس درخواست کیلئے مجبور ہوئے ہین وہ بتفصیل ذیل ہین *

اول یہ کہ ان دنون بین مذہبی مباحثون کے متعلق سلسلہ تقریرون اور تحریرون کا اس قدر ترقی پذیر ہو گیا ہے اور ساتھ ہی اسکے اسقدر سخت بدزبانیون نے ترقی کی ہے کہ دن بدن باہمی کینے بڑھتے جاتے ہین اور ایک زور کے ساتھ فحش گوئی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا دریا بہ رہا ہے اور چونکہ اہل اسلام اپنے برگزیدہ نبی اور اُس **مقدس کتاب کے** لئے جو اُس پاک نبی کی معرفت اُنکو ملی نہایت غیر تمند ہین٭ اور اُنکی آسمانی کتاب کی توہین سے اُنکے دل دکھ رہے ہین یہ ایک ایسا زخم اُنکے دلونپر ہے کہ شاید اسکے لئے اس تکلیف کے برابر دنیا میں اور کوئی بھی تکلیف ہو اور اسلامی اصول ایسے مہذبانہ ہین کہ یاوہ گوئی کے مقابل پر مسلمانون کو یاوہ گوئی سے روکتے ہین مثلاً ایک معترض جب ایک بیجا الزام مسلمانون کے نبی علیہ السلام پر کرتا ہے اور ٹھٹھے اور ہنسی اور ایسے الفاظ سے پیش آتا ہے جو بسا اوقات گالیونکی حد تک پہنچ جاتے ہین تو اہل اسلام اُسکے مقابل پر اُس کے پیغمبر اور مقتدا کو کچھ نہین کہہ سکتے کیونکہ اگر وہ پیغمبر اسرائیلی نبیون مین سے ہے تو ہر ایک مسلمان **اُس نبی سے ایسا ہی پیار کرتا ہے جیسا کہ اسکا فریق مخالف** وجہ یہ کہ مسلمان اسرائیلی نبیونپر ایمان رکھتے ہین اور دوسری قومون کی نسبت بھی وہ جلدی نہین کرتے کیونکہ اُنہین یہ تعلیم دیگئی ہے کہ کوئی ایسا آباد ملک نہین جسمین کوئی مصلح نہیں گذرا اسلئے گزشتہ نبیونکی نسبت خاصکر اگر وہ اسرائیلی ہون ایک مسلمان ہرگز بدزبانی

٭ یہ فرقہ جو دوسری قومون طرح طرح کے مفتریانہ الفاظ اور رنگا رنگ کی پھبتیان تحریر اور تقریر سے انکی نبی

نہین کرسکتا بلکہ اسرائیلی نبیوں پر تو وہ ایسا ہی ایمان رکھتا ہے جیسا کہ نبی آخرالزمان کی نبوت پر تو اس صورت مین وہ گالی کا گالی کیسے مقابلہ نہین کرسکتا - ہان جب بہت دکھہ اُٹھاتا ہے تو قانون کی روسے چارہ جوئی کرنا چاہتا ہے مگر قانونی تدارک بدنیتی کے ثابت کرنے پر موقوف ہے جسکا ثابت کرنا موجودہ قانون کی روسے بہت مشکل امر ہے لہذا ایسا مستغیث اکثر ناکام رہتا ہے اور مخالف فتحیاب ہوکر اور بھی توہین اور تحقیر کا موقعہ ملتا ہے اس لئے یہ بات بالکل سچی ہے کہ جسقدر تقریرون اور تحریرون کی رو سے مذہب اسلام کی توہین ہوتی ہے ابھی تک اسکا کوئی کافی تدارک قانون مین موجود نہین اور دفعہ ۲۹۸ حق الامر کے ثابت کرنے کے لئے کوئی ایسا معیار اپنے ساتھ نہین رکھتی جس سے صفائی کیساتھ نیک نیتی اور بدنیتی مین تمیز ہوجائے یہی سبب ہے کہ نیک نیتی کے بہانہ سے ایسی دلآزار کتابون کی کروڑون تک نوبت پہنچ گئی ہے لہذا ان شرائط کا ہونا ضروری ہے جو واقعی حقیقت کے کھلنے کیلئے بطور مؤید ہون اور صحت نیت اور عدم صحت کے پرکھنے کے لئے بطور معیار کے ہوسکین سو وہ معیار وہ دونون شرطین ہین جو اوپر گزارش کردی گئی ہین کیونکہ کچھہ شک نہین کہ جو شخص کوئی ایسا اعتراض کسی فریق پر کرتا ہے جو وہی اعتراض اُسپر بھی اسکی الہامی کتابون کی رو سے ہوتا ہے یا ایسا اعتراض کرتا ہے جو ان کتابون مین نہین پایا جاتا جنکو فریق معترض علیہ نے اپنی مسلمہ مقبولہ کتابین قرار دیکر اُنکے بارے مین اپنے مذہبی مخالفون کو بذریعہ کسی چھپے ہوئے اشتہار کے مطلع کردیا ہے تو بلاشبہ ثابت ہوجاتا ہے کہ شخص معترض نے صحت نیت کو چھوڑدیا ہے تو اس صورت مین ایسے مکار اور فریبی لوگ جن حیلون اور تاویلون سے اپنی بدنیتی کو چھپانا چاہتے ہین وہ تمام حیلے نکمے ہوجاتے ہین اور بڑی سہولت سے حکام پر اصل حقیقت کھلجاتی ہے اور اگرچہ یہ نہین کہہ سکتے کہ یاوہ گو لوگون کی زبانین روکنے کیلئے ایک یہ کامل علاج ہے مگر اسمین بھی کچھہ شک نہین کہ بہت کچھہ یاوہ گوئیون اور ناحق کے الزامون کا اس سے علاج ہوجائیگا +

دوسری ضرورت اس قانون کے پاس ہونیکے لئے یہ ہے کہ اس بے قیدی سے ملک کی اخلاقی حالت روز بروز بگڑتی جاتی ہے ایک شخص سچی باتکو سنکر پھر اس فکر مین پڑجاتا ہے کہ کسیطرح جھوٹ اور افترا سے مدد لیکر اُس سچ کو پوشیدہ کردیوے اور فریق ثانی کو خواہ ذلت پہنچادے سو ملک کو تہذیب اور راستروی مین ترقی دینے کے لئے اور بہتان طرازی کی عادت سے روکنے کے لئے یہ ایک

ایسی عمدہ تدبیر ہے جس سے بہت جلد دو مذہبون سچی پرہیزگاری پیدا ہو جائیگی +
تیسری ضرورت اس قانون کے پاس کرنیکی یہ ہے کہ اس بے قیدی سے ہماری محسن گورنمنٹ کی
قانون پر عقل اور کانشنس کا اعتراض ہے چونکہ یہ دانا گورنمنٹ ہر ایک نیک کام مین اول درجہ پر ہے تو کیون
اس قدر الزام اپنے ذمہ رکھے کہ کسیکو یہ بات کہنے کا موقعہ ملے کہ مذہبی مباحثات مین اسکے قانون
مین احسن انتظام نہین۔ ظاہر ہے کہ ایسی بے قیدی سے صلح کاری اور باہمی محبت دن بدن کم ہوتی
جاتی ہے اور ایک فریق دوسرے فریق کی نسبت ایسا اشتعال رکھتا ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکو نابود کر
دیوے اور اس تمام نااتفاقی کی جڑ مذہبی مباحثات کی بے اعتدالی ہے گورنمنٹ اپنی رعایا
کے لئے بطور معلم کے ہے پھر اگر رعایا ایکدوسرے سے درندہ کا حکم رکھتی ہو تو گورنمنٹ کا فرض ہے
کہ قانونی حکمت عملی سے اس درندگی کو دور کر دے +
چوتھی یہ کہ اہل اسلام گورنمنٹ کی وہ وفادار رعایا ہے جنکی دلی خیر خواہی روز بروز ترقی پر ہے
اور اپنے جان و مال سے گورنمنٹ کی اطاعت کے لئے حاضر ہین اور اسکی مہربانیون پر بھروسہ
رکھتے ہین اور کوئی بات خلاف مرضی گورنمنٹ کرنا نہایت بیجا خیال کرتے ہین اور دل سے
گورنمنٹ کے مطیع ہین پس اسکو نمین انکا حق بھی ہے کہ ان کی دردناک فریاد کی طرف
گورنمنٹ عالیہ توجہ کرے پھر یہ درخواست بھی کوئی ایسی درخواست نہین جس کا صرف
مسلمانون کو فائدہ پہنچتا ہے اور دوسرونکو نہین بلکہ ہر ایک قوم اس فائدہ مین شریک ہے اور یہ کام
ایسا ہے جس سے ملک مین صلحکاری اور امن پیدا ہوتا ہے اور مقدمات کم ہوتے ہین اور بدنیت
لوگون کا منہہ بند ہوتا ہے اور جیساکہ بیان کیا گیا ہے اس کا اثر مسلمانون سے خاص نہین ہر
یک قوم پر اس کا برابر اثر ہے۔ آخر ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالےٰ ہماری
اس گورنمنٹ کو ہمیشہ کے اقبال کے ساتھ ہمارے سرون پر
خوش و خورم رکھے اور ہمین سچی شکر گذاری کی توفیق دے
اور ہماری محسن گورنمنٹ کو اس مخلصانہ اور عاجزانہ درخواست کیطرف توجہ دلاوے کہ ہر یک
توفیق اسی کے ارادہ اور حکم سے ہے آمین الملتمسین اہل اسلام رعایا گورنمنٹ جنکے نام علیحدہ
نقشون مین درج ہین مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ء

اور عاجزانہ درخواست کی طرف توجہ دلاوے کہ ہر ایک
توفیق اسی کے ارادہ اور
حکم سے ہے

آمین

المستمسین
اہل اسلام رعایا گورنمنٹ جنکے
علیحدہ نقشون مین درج ہاین

مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء

تمام شد

قابل توجہ ناظرین

اس بات کو ناظرین یاد رکہین کہ عیسائی مذہب
کے ذکر مین ہمین اُسی طرز سے کلام کرنا
ضروری تہا جیساکہ وہ ہمارے مقابل پرکہ سنے ہیر
عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام
کونہین مانتے جو اپنے تئین صرف بندہ اور نبی

کہتے تھے اور پہلے نبیونکو راستباز جانتے تھے اور آنے
نبی حضرت محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وسلم پر سچے دلسے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرت کے
بارہ مین پیشگوئی کی تھی بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہین
جسکا قرآن مین ذکر نہین اور کہتے ہین کہ اس شخص نے خدائی
کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیونکو بٹ مار وغیرہ نامونسے یاد کرتا تھا
یہ بھی کہتے ہین کہ یہ شخص ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت مکذب
تھا اور اُس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئینگے سو
آپ خوب جانتے ہین کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے
کے لئے ہمین تعلیم نہین دی بلکہ ایسے لوگونکے حق مین صاف
فرما دیا ہے کہ اگر کوئی انسان ہوکر خدائی کا دعوے کرے تو ہم اسکو
جہنم مین ڈالینگے* اسی سبب سے ہم نے عیسائیونکے یسوع کے ذکر کرنیکے
وقت اُس ادب کا لحاظ نہین رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے ایسا
آدمی اگر نابینا نہوتا تو یہ نہ کہتا کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئینگے اور اگر ایماندار
ہوتا تو خدائی کا دعوےٰ نکرتا پڑھنے والون کو چاہئے کہ ہمارے
بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسی علیہ السلام کو نہ سمجھ لین بلکہ
وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہین جسکا قرآن وحدیث مین
نام ونشان نہین ✦

* ومن یقل منهم انی اله من دونه فذالك نجزیه جهنم كذالك نجزی الظالمین

قابلِ توجہ ناظرین

اس بات کو ناظرین یاد رکھین کہ عیسائی مذہب کے ذکر مین ہمین اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تہا
جیساکہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہین۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اُس **عیسیٰ علیہ السلام**
کو نہین مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تہے اور پہلے نبیون کو راستباز جانتے تہے اور آنے
والے نبی **حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم** پر سچے دل سے ایمان رکہتے تہے اور
آنحضرتؐ کے بارہ مین پیشگوئی کی تہی بلکہ ایک شخص **یسوع** نام کو مانتے ہین جس کا **قرآن**
مین ذکر نہین اور کہتے ہین کہ اس شخص نے خدائی کا دعوے کیا اور پہلے نبیون کو بٹ مار وغیرہ
نامون سے یاد کرتا تہا۔ یہ بہی کہتے ہین کہ یہ شخص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت مکذّب تہا اور
اس نے یہ بہی پیشگوئی کی تہی کہ میرے بعد سب جہوٹے ہی آئین گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہین کہ قرآن شریف
نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمین تعلیم نہین دی بلکہ ایسے لوگون کے حق مین صاف فرمادیا
ہے کہ اگر کوئی انسان ہوکر خدائی کا دعویٰ کرے تو ہم اس کو جہنم مین ڈالین گے اسی سبب سے
ہمنے عیسائیونکے یسوع کے ذکر کرنے کی وقت اس ادب کا لحاظ نہین رکہا جو سچے آدمی کی نسبت رکہنا
چاہیے ایسا آدمی اگر نابینا نہوتا تو یہ نہ کہتا کہ میرے بعد سب جہوٹے ہی آئینگے اور اگر نیک اور ایماندار ہوتا
تو خدائی کا دعوے نکرتا پڑہنے والونکو چاہیے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کو نہ سمجہہ لین بلکہ وہ کلمات اُس یسوع کی نسبت لکہے گئے ہین جس کا قرآن و حدیث مین نام و نشان نہین۔

وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ